

مجلس ابن کتاب بنده مرضی حسین از مقام

۲۹۶

مه آسمان معانی است او
نویسد چو شرآن شهر ارجمند
چو آرد بخت و در مکنون شعر
در آید می چون بعلم عروض
سخندان و هم قدر دان سخن
الهی بود تا سخن ز ابستا
بماند شاخت روی کرم
درین دور فرخ ز فکر بلند
بذکر غزائی وصی نبی
به توصیف شاه زمین زمین
ندارم بدح و شنایش مجال

سپهر همه نکتہ دانی است او
شود پائی معنی ز نشره بلند
و دوا و ج شعری بمضمون شعر
کند کشف اصل رموز و غموض
از و هست روشن جهان سخن
بود تا زبان زینت کا مها
باقبال و دولت بجاه و چشم
رقم زد کتاب فصاحت پسند
مستمی است با هیبت حیدری
بداد است لاریب داد سخن
کنون بایدم فکر تاریخ سال

توضیح متن از استاد
شعری با کسر و اعراس
را بگو و استمال فارسی را می
کند و خوانند آن شاه و شاعر
نویسند این حکایت و غیره
علم و هنر

بوی شه اختر تا جدار	محبت شهنشاه دلدل سوار
زهی قهرمان عدالت سرشت	که دارد به دنیا ستار بهشت
به صوم و صلوة و به بذل و کرم	به عشق و ولایتی امیرم
به طاعات حق بار کوع و سجود	ز خیل شهان گوئی سبقت بود
نوسیم اگر بخشش شهریار	شود جان حاتم به کلکم نثار
اگر انصاف سلطان نمایم بیان	شود محو ذکر انوشیروان
چه دارد سر فتنه چشم حیات	که در عهد او شد مریض نبات
شود گر بیدان کین جنگجو	بر آرد روان از نهاد عدو
بلندار کند نیزه خون فشان	رساند بمریخ نوک سنان
اکشد تیغ تیزار بیدان کین	اگر یزد تهم حوث گاوزمین
اگر آتش بزم عشرت کند	بر در و ج جمشید رشک و حسد

نوعی نظم اولی و دومیت که
خواب گران و طویل دارد

نوعی نظم با نامی و نامی
دوازدهم

رقم شد جلی سال طبع کتاب
شماره ۱۲ دلائی

دل منکران خون نمود این فوید
شماره ۱۲ بنگه

دخشان ز مهر شه پاک و سعد
شماره ۱۲ ۵۵

بهر مصرع چیده رقصان بری
شماره ۱۲ فصله

بجامل تبره بیت حیدری
شماره ۱۲ ۹۲

بجایا قلم گنج مدحت گری
شماره ۱۲ ۹۴

قطعه تاریخ از نتایج افکار شاعر شیرین کلام
 تعیش الدوله به باد و متخلص به تعیش

بده ساقیا ساعز جسم و قفا

ز فرط هجوم هموم و ملال

نه بیند مرا چرخ سفله پرست

بنامش بده ساغر لاجواب

بیار آتشین می به بزم طرب

در آیم به بزم شنگستری

که دل تنگم از دور دور خار

بشد کند طبع و زبان گشت لال

که باشم می بامی سور مست

که شد بهر او رجعت آفتاب

که سوز و زرشکش دل بولهب

فروزم چراغ سخن پروری

قطعات تاریخ

قطعه تاریخ طبع کتابت حیدر از نتائج افکار بلند آسمانیوند
مهتابی که بجا در متخلص و درخشان که هر مصرع اش تاریخ است

کتابی رقم زد سلیمان شبیه
۱۲۹۲ هـ

یم جو و وزیر بجا و گیتی پناه
۱۲۹۲ هـ

ملک خویری رخ فہیم و جمیل
۱۹۳۲ سمیت

سپهر عطا جان عالم خلیق
۱۲۹۲ هـ

ندیدہ چمن همچو آن گلزار
۱۲۹۲ هـ

زہی نظم اکمل عجب نام پاک
۱۲۹۳ هـ

بہر مصرع شاہ والا شکوہ
۱۲۹۲ هـ

بتابد پی رونق چنبتن
۱۲۹۲ هـ

فلک جاہ ابر کرم گستری
۱۲۹۲ هـ

بہار کرامت گل حفری
۱۲۹۲ هـ

بلرز و بجا خسرو خاوری
۱۹۳۲ سمیت

شر پاک نام و مہ برتری
۱۲۹۲ هـ

نگاری تہ چرخ نیلو فری
۱۲۹۵ هـ

بیان شرف ہیبت حیدری
۱۲۹۲ هـ

عجب جلوۂ زہرہ و مشتری
۱۲۹۲ هـ

بعرش علا کو کب استری
۱۲۹۲ سمیت

ز رنق کی یون ہوئی او فتاد

غنیمت کا آیا جو مال و منال

زبانِ مبارک فی تاثیر کی

کہ پورا ہوا مال تھا وہ جو کم

عطا کر دیا شہنی سلمان کو

و یا اسنی آقا کو جا کر وہ مال

رہا ہو گیا قید آقاسی وہ

سلیمان کی مانند سلمان ہوا

جمال و درون و برون نیک تھا

نبی کو ہوا جبکہ حکم جہاد

ہوا وزن کر نیسی وہ کم کمال

و عائی معلیٰ فی تدبیر کی

چل اوقیہ وہ ہوا بی الم

کیا اس طرح کامل ایمان کو

بیان کر دیا معجز نکاحی حال

ملا آ کی اپنی سیحاسی وہ

سخی و غنی اہل ایمان ہوا

ہزار و نین لاکھ و نین وہ ایک تھا

تمام مشبہ

کہا بوجہ ان سب کو آگاہ کر	زمین میں زمین جب بھی دی خبر
قضیہ میں جو مسلمان کو کین عطا	تو مسلمان فی گاڑین وہ ایک جا
پیمبری پہ عرض کی امی جناب	رسالت مآب و ثریا رکاب
خداوند شاخین وہ سب گڑھ کین	حضور ایک ہی زمین باقی نہیں
چلی اون قضیہ نو کی جانب رسول	و عالمی خدا سی جہن سب اصول
ثری سہما تک اثر کر گئے	و عا خشک شاخون کو تر کر گئی
ہری ہو گئی نخل خرمابند	لگی اون زمین خرمی ہی مانند قند
گلستان جو تیار و تر ہو چکا	و عائی تبی کا اثر ہو چکا
تو مسلمان سی ارشاد حضرت ہوا	کہ لا اپنی آقا کو ای بی ریا
نہو تو مفکر نکر کچھ ہر انس	خرید آپ کو اب تو ای حق شناس
زر نقد مانگی تو یہی اوستی کہہ	کہ بروقت پانیکا اوسکو ہی رہ

خرید و نگاہین اپنی کو تجھسی آج
 بتا لیک کیا ای نہ سالِ کرم
 کہا اوسنی اشجارِ خرمائیں مول
 اوسہیں اپنی ہاتھنسی ہو ہون راز
 بڑھیں وہ گہنی ہون بخوبی شجر
 تو بعد اوسکی تکلیف یہہ و نگاہین
 خریدی جو اپنی کو یہہ راہ ہی
 یہہ قیمت ہی تیری اگر دی سکی
 یہہ خدمت میں شاہِ جہان کی
 نبیٰ فی سنا اور کیا سب قبول
 صحابہ سی منگوا کی پہر بر ملا

اود قیہ بھدار وہ دم
 دینے کے دم و بھنی گوند
 چل درم از محبت

غیبی گند دوزخ

نہ نیکی سی ہونا ہمیں بد مزاج
 کہاں تک ہی قیمت ہی کتنی رقم
 مگر تین سو کیون کہون گول گول
 زمین سی کشیدہ ہون ای سرفرا
 ہری اور تر و تازہ اور پر شمر
 طلا کی چل اود قیہ و نگاہین
 یہہ منظور ہی اور دلخواہ ہی
 خرید آپ اپنی کو گر لی سکی
 کہا دست بستہ وہ سب ماجرا
 کہا اپنی دل میں نہ تو ملول
 اوسی تین سو کیون قضیبین عطا

نهایت تناسی وه باصفنا

یہم دیکھا رسولِ خدا فی جوہین

اولٹ دی روادوش سی اسطرح

پڑی مہر دین پر جو اسکی نظر

اوسی وقت ممتاز سلمان ہوا

بصد صدقِ دل لایا ایمانِ پاک

پیمبرِ فی لطف و کرم سی کہا

کچھ احوال اپنا ہی کرتو بیان

کیا عرض حال اپنا سلمانِ حق

خرید اپنی مالک سی تو آپ کو

وہ ہنستا چلا اپنی آقا کی پاس

پس پشت مولا کھڑا ہو گیا

نبیؐ الہ را پیشوا فی جوہین

نکل آئی بدلی سی مہ جسطرح

لیا بوسہ ہونہو نسی بس دوڑ کر

مسلمان ہوا وہ مسلمان ہوا

مسلم ہوا دلسی سلمانِ پاک

کہ اسی پاک دل نیکو باحیا

بتا کسطرح سی تو پہنچا بیان

کہا اوس سی شہ فی کہ انجی لقب

زرقند و نیگی ہم اوسکو جو ہو

کہا بیچ لی مجھ کو ای خوش قیاس

تصدق ہی شاہا اگر مقبول
 شہنشاہ فی وہ عرضِ شمس کی قبول
 نشانِ نبوت جتا یا اوسی
 جیسوں کو تقسیم سب کر دیا
 سلیمان کا سلمان کو آیا مزا
 بہرہ دوسری روز خرمون کا جام
 کہا میرا دیدہ یہ منظور ہو
 پذیرا ہوا اور وہ ہدیہ قبول
 علی کو دیا خود تناول کیا
 ہوئی پھر تو اسید سلمان یاد
 ارادہ ہوا دیکھنی مٹھ سے

مطالب لی ہون سہار می حصول
 کہ تاہونہ یہ اپنی دلیں ملو ل
 نبی و علی فی نہ کہا یا اوسی
 رخ نور ایمانسی دل بہر دیا
 نشانِ نبوت یہ پہلا ملا
 وہ لیکر گیا پیش خیر الانام
 جو مقبول ہو جان مسرور ہو
 ہوئی دولتِ عیش اسکو حصول
 بچا جو ہر اک کو عطا کر دیا
 کہا ولسی مونہ مانگی آئی مراد
 پئی امتحان ایسی تدبیر کی

بنی اوس و خزرج میں فرمان پذیر
 یہ مذکور سلمان ہی سنتا تھا سب
 ہوا دست بستہ حضورِ ولی
 کہ ای میری مالک سما کر کرم
 دو بار یہ تقریر سنوائی
 وہ آشفقہ رومی ادب ہو گیا
 کہا تجھ کو کیا جا کی لگ کام میں
 تو بیچارہ سلمان چپ رہ گیا
 سرِ شام لیکن یہ تدبیر کی
 کیا ایک تیارِ خوانِ طعام
 رکھا اگی حضرت کی خوانِ طعام

چراغِ جہان ہی شہِ بی نظیر
 حکایاتِ خوش داستانِ عرب
 پہ آقاسی یہ گفت گواہی کی
 سراجِ مولا ہمار کرم
 یہ کیا ہی یہ کیا کچھ تو فرمائی
 طمانچہ ہی مارا غضب ہو گیا
 تجسس نہ کر بی سبب نام میں
 نہ کچھ مونہہ سی بولا نہ پہ کچھ کہا
 بڑی روشنی ماہِ تقدیر کی
 چلا لیکی پیشِ شہِ نیک نام
 لگا امتحانِ یہ کرنی کلام

نہ بہکا بھی ساقی خوشمزاج

بط آب طاہر ہو بہر وضو

صراحی برنگ صبا اُڑ چلی

بہری شیشہ ولین رنگ وضو

فلک دور ایمانہ تحسین کی

یہودیکا بہانی جو عم زاد تھا

ملاقات کو آیا بہانی کی پاس

سنا ہی بہت شہری یہاں

قبائین ہوا ہی وہ منزل گزین

وہ کہتا ہی او پر سی وحی آتی ہی

بتاتا ہی خود کو رسول خدا

مئی دین کا ساغر پلا کوئی آج

کلووا و الشر بو کی نہو گفتگو

دل اہل کین سوز غم سی جلی

اُئی نکبت روی گل چار سو

سبہ وان پیما نہ نفرین کری

بڑانیک خونیک بنیاد تھا

تو کہنی لگا ای اخی خوش قیاس

کہ آیا ہی کبھی سی کوئی جوان

کہ خاتم یہ ہو بسطرح سی نگین

ہر اک نگہ ساحر کی شرماتی ہی

نبی مقتدا پا دشتہ پیشوا

خدا کی کروکار سازی پہ غور	سنو گوش ولسی فسانہ ابور
ملاقات کو آیا بہائی کی پاس	کہ آقا کا بہائی جو تھا خوشقیاس
غلامِ برادر جو پایا اسے	توڑا کی جو جنگل میں دیکھا اسے
کیا اسنی ہمراہ بیچا وہین	برادر سی اسکو خریدا وہین
چلی مہر حسب طرح مغرب کی سمت	چلا لیکے وہ انکو شیرب کی سمت
بصد شوق مطلوب کی لہر میں	غرض جبکہ پہنچی یہ اوس شہر میں
وہ سلمان پر ساری ظاہر ہوئے	نشان جو جو راہب فی تلامیٰ ہوئے
ہوا اولین خوش طالب وئی یار	پتی وہ جو بالکل ہوئی آشکار
کہ قسمت اوسی لائی اس شہر میں	مراد اوسکی برائی اس شہر میں
یہ ہی بات سلمان کی نام کی	حقیقت سناؤں اب سلام کی
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایمان لائے کی کیفیت	

قراکی جو جنگل میں پہنچا یہود

یہودی اک و اسکا تھا آشنا

طبع آگنی بیچا سلمان کو

بنایا یہودی فی انکو غلام

لیا ز یہودی فی رخصت ہوا

پہنسا جب مصیبت میں یہ خستہ

کہ خر مکی میں پڑا و سجا بہت

کہا اسنی دلسی کہ ای میر دل

وہی جا ہو شاید یہ ایہ رہاں

تجھی جسکی خواہش ہی ہو وہ زمین

وہ خوش خوش بہر حال رہی لگا

مروت حمایت ہوئی کچھ نہ سود

وہاں ترک انصاف اسنی کیا

کیا بھول جنگل میں احسان کو

خریدا انہیں زردیاشاد کام

یہ بیچارہ سلمان بچک گیا

تو کیا دیکھتا ہی وہاں یہ چاں

جو صحرا میں میوہ یہ پیا بہت

نہو تو عنہم و رنجسی مضحل

وصیت جو کر کی مو اتہا جوان

یہ جا آرزو کی نہوئی کہیں

مصائب کو راحت سی سہنی لگا

مشرف جو خدمت سی ہوا یحوان
 ہماری طرف سی درود و سلام
 وصیت یہ کر کی مراد و جوان
 فراغت جو ہین فن سی ہو چکی
 کہ اک قافلہ سی عربت روان
 کیا کاروانی سی اسنی بیان
 مری ملک میں ہیں بہت گوسفند
 سوارانکی گائیں ہی ہین شیردا
 اگر مجھ کو پہنچائی سوئی عرب
 کیا حیلہ پردازنی سب قبول
 غرض گائیں دیگر چلاو سکی تہ

ملی نقد اسلام جب ر میان
 بہت عرض کرنا سن ای نیکنام
 کیا دفن اسنی اوسی پروہان
 یکا یک خبرا سکوا و سجا ملی
 چلا جانب کاروان یہ جوان
 کہ سن گوش دلسی اسی ایحوان
 بہت چست چالاک فرہ بلند
 کہ قند مکرر ہی چہاتی کی دہار
 تو وہ اپنا مایہ تجھی دو نہیں سب
 کہا گائیں دی ہوگا مطلب حصول
 لئی جانا تھا وہ اسی ہاتھوں ہاتھ

وہ جب دارفانی سی راہی ہو

چہ عیسائی و ستاد انی مئی

غرض ساتوان شخص حب ملکیا

ہو ازخ کا وقت اسکا ہی حب

وصیت کر دنا کہ دل شاد ہو

کہا اوس سی راہب فی حق شناس

مری بعد ملک عرب جائیگا

اوس کوہ پر جا کی ہونا مکن

نشان نبی ہی یہی ای باصفا

ہدایا کر لکا مگر وہ قبول

نبوت کی ہی مہر شان و نہ صاف

اسی دوسری سی ملا عسا

یہ شاگردا و ن سبکی ہوتی رہے

لکھا ہی کہ وہ شہر موصل کا تھا

تو سلمان فی کی عرض انجی ش

ہماری سنوا اور اپنی کہو

وصیت یہی ہی نہو سچو اس

یہودی بہت کوہ پر پائیگا

ملین گی وہین خاتم المرسلین

تصدق نہ لیگا وہی بی ریا

سمجھتا ہی دنیکی فروع و اصول

اگر لگا وہ اعدائی دین سی مصا

ہوئی عقل ذنگ و سکی تقدیر پر
 جدا ہو گئیں دم میں رنجبیر پا
 نکل آیا زنجیر و نسی یون جوان
 جو بدلیسی نکلامہ بی کلف
 وہ پہنچا جو میں پیش عیسائیان
 بہت خوش ہوئی راہب یرہی
 اسی قافلے کو حوالہ کیا
 روانہ ہوا شام کی شہر کو
 جو پہنچا سوئی ملک یزدان پرست
 وہاں ایک راہب کی خدمت جو
 بدل وہ ہوا اسکی اوپر شفیق

لگا ہاتھ سلمان کا زنجیر پر
 ہر اک بند آپس سی کھل کھل گیا
 کہ بدلیسی ہو چاند حبسی عیان
 چلا گھر سی عیسائیوں کی طرف
 تمنائیں سب لگی برآئیاں
 بہت آفرین اسکی ہمت پہ کی
 اوپر ہم ہی ان سببی خصلت ہو
 یہی ٹھن گئی اب یہاں سی چلو
 بہت خوب دیکھا وہاں بند و بست
 محبت جو کی اور اطاعت جو
 عبادت بتائی سمجھ کر رفیق

ہوا قید زندانین سلمان جب
 نظر اوسکی تھی ایزد پاک پر
 کہہاں اسبوں فی کئی دنی بعد
 لکھا او کو سلمان فی یہ جواب
 رہا ہونگا جب قید خانسی مین
 رہا یہی صورت نہ آئی نظر
 اسی فکر مین وہ شب روز تھا
 غرض ایک شب باپ جو گیا
 دعا کی پسر فی کہ اخی والجلال
 جو کی عجز و زاری سی اسنی دعا
 وہین قدرت حق ہوئی آشکار

نتہا دلو کچھ اوسکی رنج و تعب
 اویٹ سی رکھتا تھا کچھ خطہ
 کہ چلی یہ تاریخ ہی نیک سعد
 کہ محیر تو ہی قید خانہ عذاب
 نہ باز آؤنگا شام جانیسی مین
 ہر اسان ہوا دلین وہ خوش سیر
 نہ یار و رفیق اور نہ دسوز تھا
 یہاں نخت بیدار بس ہو گیا
 چھون قیدی رفع ہو یہ ملال
 تو مطلب دعا کا نشانہ ہوا
 اوسیدم ہوا لطف پرور و گار

لکدشت ماری اوسی جان کر	شقی نی کبی دست پاتان کر
نه کهایگا اب ابن آدم اناج	وه بکل بیه بولانه مانونگا آج
بیه کتاتها بابانه مجگو هیت	بهت اسپه کرتاتها وه مارپٹ
هو عشق قلبی سرائین سی	مرادل هٹی گانه اوس دین سی
تو بیه عملی تدبیر نادان نی	مسلسل جو تقریر سلمان نی
بیه تغذیر سو نچا سگ بخیر	که در بند کر کی وه اشفته سر
جوابونکی پامی جزاؤ سزا	پسر کو کرون قید میں مبتلا
خلل لاتی بدنیک ایمان میں	کرون قید سلمان کو زندان میں
پسر کی قدم چومنی آسمان	وهیں اوسنی زنجیریں منگوائیان
پسر کو بنایا شکنجی میں مور	اوٹھایا ٹھایا دبی پور پور
بهت شور غل سنگدل نی کیا	هوئی پاؤن زنجیر سی آشنا

پسرنی چمک کر دیا یہ جواب
 اگر مھر دین دل کو دکھلائی نہی
 پریشانی سی آتش کی دل سرد
 مراد بیان ایند پرستی میں ہے
 مجھی جانتی آپ ایند پرست
 اوٹھا مثل بارسیہ اوسکا باپ
 طماچونسی مونہہ کو کیا لال لال
 گل گوش مل مل کی خوشبو کیا
 کیا چٹکیوں سی بدن نیلگون
 پکڑ ہاتھ جٹکا دیا زوری
 لب تریبی اوس خشک دلی ملی

یہ کیا آپ کہتی ہیں عالیجناب
 ہوس شعلہ نار کی کیا رہی
 مری سامنی آگ اب بردہی
 پسنداک یہی بات ہستی میں ہی
 مقدر ہوا تھا زور و راست
 کہا خوب پیچو نہیں آئی میں آپ
 رخ لالہ تر ہوئی دو نو گال
 جفا و نسی تن بہر کو اٹو کیا
 بنایا گل کاسنی رنگ خون
 کلیجہ کیوٹ کا دیا زوری
 رہا وہ تو اوپر یہ غمگین تلی

<p> اویسجار ہاشام تک با خدا کیا مستعد راہبوں کو اوہر اوسی گہرین آنا بھسانہ ہوا کہا باپ فی حال کہہ ای سپر زبس مزرع دینکی تہا فکرین کہا کہیت کا کیا کہون ماحبر نہ گوڑی زمین او چلا یا نہ ہر مگردین کا کہیت تیار ہی خفا ہو گیا باپ سنکر یہ حال بس اکبا چین حسین تیز کی کہ کسی کچی بھگو تسلیم کی </p>	<p> سر شام سلمان راہی ہوا روانہ ہوا اونی لکھریہ گہر کہ تیرالم کانشانہ ہوا زراعت کی دی مہکویکسر خبر منقص ہوا کہیت کی ذکرین نہ جوتانہ بویا کہین ماحبر مجھی کہیت کی کیا خبر ای پدر فقط پانی ایتقان کا درکاری منقص ہوا اوپسی کمال حسام نصیحت وہین تیز کی سجھائی روش کاف او رحیم کی </p>
---	---

ہوا فکر کی بعد جب ہوشیا
 جو ایمان سی جان پڑھو ہوئی
 کیا شعلہ نور فی گرم دل
 وہ دین سیج نبی سی ملا
 وہ مذہب سی اپنی ہوا اجنبی
 جو آغاز کانیک پایا مال
 کوئی جائی خوش چکو بتلانی
 کہا راہبوں فی کہ ای نیکنام
 بسی ہین وہاں اہل ایمان بہت
 کہا سنی مچھو یہی عید ہی
 کوئی قافلہ گر چلی شام کو

ہوا دین عیسیٰ اوسے آشکار
 ضیائی درون شمع کی کو ہوئی
 ہوئی مشعل عیسوی مشعل
 بصد صدق دل لاکہ جی سی ملا
 ہوا داخل ملت عیسوی
 تو نصرانیوں سی کیا یہ سوال
 جہان اہل ملت ہوں جو اپنی
 یہاں سی ہی نزدیک اک شہر شام
 فدائی نبی ہین وہ و ذیشان بہت
 وہ کیا ملک ہی قابل دیدی
 توی ساتھ اسن محنت انجام کو

زمین آسمان اوسنی پیدا کنی
 چرندی پرندی پری آدمی
 وہ خالق ہی اور سب یہ مخلوق ہیں
 عجب خالق خلق ہی بی نیاز
 نبی کر دیا نام عیسیٰ رکھا
 پتی رہنمائی وہ پیدا ہوا
 کتابِ خدا ہی عنایت ہوئی
 سر اسرین احکام دین اس میں
 سب شراف عیسیٰ کی ملت میں
 پڑی تھی جو الفاظ نیک ایوان
 سنا جبکہ سلمان فی یہ سخن

مکین و مکان اوسنی پیدا کنی
 اطاعت میں رہتی ہیں و سکی سہی
 دل خوش عبادت کی صندوق میں
 کہ بھیجا یہاں بندہ سر فراز
 پیمبر بنا یا کیا پیشوا
 عبادت کا آئین ہو ید اہوا
 یہ انجیل بھر ہدایت ملی
 کہ اللہ کا کام ہی بی سبب
 بصدق دل و سکی اطاعت میں
 وہ سب گرا نجیل تہاد میں
 ہوا بحرِ حیرت میں دل غوطہ زن

وہ انجیل پڑھتی تھی آواز سی
 محبت اسی دین کی آگنی
 اوسے گہرین بی خوف داخل ہوا
 تو کیا دیکھتا ہی یہ لڑکا وہاں
 نماز و نین مشغول ہیں سرسبز
 محرک کیا دل کو ایمان نی
 پرستش یہ کی ہی بول و شتاب
 کہا سب نی بیشک خدا ایک ہی
 بہت خوب ہی ذات پاک خدا
 فرازندہ آسمان ہی و ہی
 اوسے نی بنائی ہیں ساٹون سچر

بصوتِ حنین نیک انداز نی
 وہ آواز خوش دلیں جاپاگنی
 اوس آواز پر دل سی تل ہوا
 عبادت میں ہیں سب وہ انجیل دل
 عبادت سی روشن ہی راہ کب گہر
 تو اون سبسی پونچھا یہ سلمان نے
 یہ تم لوگ پڑھتی ہو کی کتاب
 پئی بندگان خالق نیک ہی
 اوسے نی دو عالم کو پیدا کیا
 برآرندہ جسم و جان ہی وہی
 اوسے نی کئی ہیں شبر رشک مھر

ملی تہی بہت جاہ و ثروت او سے
 زمیندار کا ایک لڑکا بھی تھا
 زبان پر خلاق کی مینہ نام تھا
 زمیندار رکھتا تھا او کو عزیز
 کہی گہری باہر نکالانہ تھا
 زمیندار تھا وہ جو آتش پرست
 زمیندار کہتی یہ جاتا تھا روز
 زمیندار کو کام اکدن ہوا
 عوض اپنی بیٹی کو تکلیف دے
 قدم گہری لڑکی فی باہر رکھا
 بہت راہب دیر تھی ایکیجا

مہیا تھی دنیا کی نعمت اوسی
 کہ تھا نام سلمان اوس ناہ کا
 پسر کا مگر نیک انجرام تھا
 سکھاتا تھا ہر روز لطف و مینر
 کوئی بوجہ لڑکی پہ ڈالانہ تھا
 پسر آتش افروز سی سخت پرست
 مکانین رخ آتش خانہ سوز
 نہ اوس روز وہ کہیت پر جا سکا
 حکم پر اسی محنت وہ کی
 گذر دیر رہا نہ اوسی کیا
 کہ تھا عالمونکا وہاں جگہٹا

نسیم بہاری سی سبز بون
 مجھی پانماں سنگر نہ کر
 نہ چڑھائی مجھ پر کوئی ضلع دار
 قلم مردہ ہو بدن چو بدار
 مجھی حاصل مملکت کر عطا
 بس اب بس نہ بڑا تانا ای راسگو
 نہ لگ میری مونہہ آج تو سایہ
 صراحی مجھی دی بہت پائندہ
 چہکانشہ دین احمد سی تو
 یہ اصحاب تاریخ نی ہی لکھا
 بڑا نامور اور آتش پرست

ہر اکدم ہر اوہ ورون برون
 بچا ہر کی چلنی سی ای داد گر
 مری کہیت پر تو ہی رو سایہ
 چڑھی میری مونہہ پر نہ کوئی گنوار
 بحق علی شاہ خیر کشا
 پیٹہ دکھائیں گی رومی نکو
 پلا جام بادہ بہت خوش مزا
 نہ ٹوٹی نہ چھوٹی نہ او تری خمار
 منگاؤ قصر زبرد سی تو
 کہ شیر زمین اک زمیندار تھا
 خور چرخ کا وصلہ اوس سی پست

برهن ہو تیغِ قلم سی حلال
 پہری اس زمین پر جو کاوِ قلم
 کہی دانہ گندم کا اللہ ایک
 بہارِ مضامین ہو فصلِ ربیع
 شعارِ شعیر سی دل سیر ہو
 بخوبی ہو مکرِ ربیع و خریف
 جو پیدا ہو مضمون ہو خوشتر اش
 نہ ہو بد نظری زمین پاش پاش
 رہی جمعِ عنلہ اگر کال ہو
 ہر اک بیتِ خوشِ حسن کی تاک ہو
 گلِ مدعا ہو شگفتہ مدام

ہلالِ مضامین ہوں بدِ کمال
 تو ہو تخمِ پاشی مضمونِ بہم
 بدیِ جایِ طینت سی خرم ہو نیک
 خرافات ہو ترکِ ربِ سمیع
 سیہ کار یو نفسی نہ اندہ ہو
 زمین کا نہ در پی ہو دستِ حریف
 ادبِ دال ہو چوڑ دین بد معا
 اوتا را کروں صدقی میں تیل ماس
 ہر اک نقطہ ہر بیت کا دال ہو
 نہ اوس نہ بکھر زمین پاک ہو
 بحقِ محمد علیہ السلام

عوض اسکا دی باغبانِ جهان
 خزانِ این او نہیں خارِ ہم دی خدا
 غم و رنج و ایزد گوارا نہیں
 نبیؐ تک جو نہ چاہیہ اخبارِ رنج
 و با آئی ہی لوگ رنجور ہیں
 وطن یاد کرتی ہیں یار و رفیق
 سفرِ او نہیں شہرِ تیرے ہے
 دعا کی نبیؐ فی کہ پروردگار
 دلآرا شفا بخش و دانا حکیم
 ضیاء بخش قندیلِ حبِ حرم
 عطا جس طرح الفتِ کعبہ کی

ہر اک خارِ غم سی رہے نیچان
 ملی خارِ نیت کی تن کو سنا
 کہ ہر بہاگ جائیں کہ چار نہیں
 کہ داغِ مرض سی ملا سکو گنج
 جوان باوہ غمسی مخمور ہیں
 علالت ہوتی ہی سبھوں پر شفیق
 فغانِ نالہ آرا ہر اک لمبی ہے
 مریضوں کا شافی طبیبِ بھار
 کریم و رحیم و علیم و حلیم
 کرم کرم کرم کرم کرم کرم
 سبھوں کی دلون پر عنایت ہوتی

تہی برگِ خزان دیدہ ہوش و حواس
 قدحِ نماشکلِ سرورِ راز
 نباشلِ قمری دلِ نعرہ زن
 ہوا خاکِ دلیں اڑانی لگی
 رنجِ گلِ جمالِ گلستانسی زدو
 گری فاختہ پڑ پڑانی لگی
 درختوں کی پتوںسی چوٹی بہار
 بدن خشک و رسمِ رنجو رہا
 ہر اک لالہ سان داغ کہائی ہوئے
 لبِ لسی کہتی تہی باکینِ وطنش
 وطن کی چین سی نکالا ہمیں

سرخِ آفتِ دل پڑھرا س
 خیابانِ جانینِ نشیب و فوار
 ہوا اثرِ الہِ خور وہ چمن کا چمن
 بڑی طاقتوں کو کہانی لگی
 ہوا باغبان کی کلجی مین ورو
 ہوا باغ مین لڑکھڑانی لگی
 خزانسی چین ہو گیا بے قرار
 وطن پاس سی منزلوں دور تھا
 گلِ رنج تازہ کہلائی ہوئی
 اتنی پسین رنج و غم مین قریش
 مصائب مین دود و دھنیں ڈالائیں

تہمتن کی رخ پر ہی چہا یا ہر
 رخ گل فی کی بہا گنی کی سبیل
 قضانی قضائی چمن خشک کی
 قیامت کا سامان گلشن ہوا
 جوانان خوش غم سی مڑ جہا گنی
 سرفاختہ کو قضا کا تہا شوق
 بدی فی گرائی دل نیک مرد
 تصادم سی بیمار رات ہی طلب
 دوانی اثر سی کنار کیا
 جوانان گل رنگ کھلا گنی
 ہوائی وطن سی وہ مالوف ہی

نہ آئی ہوائی خوشی آس پاپ
 حرات سی رائی اطبا علیل
 نئی چہاں بہر کفن خشک کی
 ہر اک سرو صور سرافیل تھا
 چمن سی گل و نخل تازا گنی
 گلی مین دکھایا تا لم کا طوق
 ہوئی گرمی موت سی جسم سرد
 عدو زندگی کی تہی جان حبیب
 کفن مردہ گان فی گوار کیا
 مثال گل خشک مڑ جہا گنی
 کبہ قلب تن سبکی ماؤف ہی

اوسى سال مين بيه هو اختلاف
 نه آيا نظر گل کو بلبل کا حال
 نه صياد کو فک کر بلبل رهي
 هو اجوش زن خوشه انگور کا
 چلی گلشن دهر مين باد تند
 اگر سروسى چو گئی باد تيز
 جوانان گلشن سى چو ٹی جوخت
 نتي برگ لاله چمن مين نهال
 جوانان گلزار گريان بوى
 لگی باد غم سى هراک دل په چوٹ
 هو اتب زده سرونو خواسته

اکہ با هم هو اعصرون مين خلاف
 نه کچھ باغبان کو گلون کا خیال
 نه وہ صورت زلف سنبل رهي
 په پهلوان با جسم رنجور کا
 کہ رورہ گئی شست صياد تند
 زمين مين گڑا تهي نه جائی گريز
 هوئی غمسی سرو صنو بر کخت
 طمانچو نسی رخ هو گئی لال لال
 بنی سنبل تر پریشان هوئی
 چمن مين هو باغبان لوٹ پوٹ
 و بانى کيا شھر آداستہ

اور سید المرسلین کی دُعا سی دور ہونا

خوش اقبال جان بخش گلک سُخن	تن آرا سی حامی سرو چین
سمبر پر پی مایہ ناز حسن	سر عشق معشوق انداز حسن
قیامت کی مضمون میں تعجیل ہی	قلم میرا صورتِ سرافیل ہی
خداوند جان شافی دو جہان	مداوا کُن در و افلاکیان
بچا سب کو ناسازی و ہر سے	رُخ زرد و بیماری شہر سے
ترپتی ہیں جانانِ نازک مزاج	جبالِ گران بارِ صندک آج
مُوحش طیبانِ حاذق خیال	ارسطوی عالم کا ہی دق خیال
بنی موجِ باد و سبوی گلاب	دل و سینہ کل ابجوا ہر کیاب
ہوا ایک ساحلِ نزدیک و دُور	پلا مجھ کو ساقی شرابِ ظہور
اُبہر آئی صورتِ سرِ باغ کی	ہوا مختلف ہو گئی بلغ کی

تجیر سی سنتا ہی میری کلام

نمایان ہوا ہی عجب نیک مرد

وہ مخبر ہی ہی حال آئندہ کا

کلام او سکا سنتا نہیں کوئی واہ

شبان فی سنی جیتا او سکی کلام

محبت محمد کی پیدا ہوئی

وہ آیا رسولِ حنڈ کی قرین

کیا گرگ کا ماجرا ہی بیان

نبی فی کہا ٹھیک ہی سانچا

تکلم سی حیوان کی اثبات ہے

انتشار پانا بیماری کا تیزب کی شہرین

نبی کا نکلتا نہیں مونہسی نام

اطاعت میں او سکی ہی ہر گرم پڑ

مفسر ہی افلاک تا بندہ کا

رسول و امین و نبی خیر خواہ

تو بیت سی و لکھ لیا تہام تہام

شب راہ الفت ہو یداموئی

مسلمان ہوا پیرِ بصدق و یقین

ہوئی شاد اصحابِ شاہِ جہان

تعجب کی جا کچھ نہیں ہی ذرا

قیامت کی آثار کی بات ہے

انتشار پانا بیماری کا تیزب کی شہرین

اوسى سال کا حال ہی دوستان
 یہودی وہاں پر تھا اک گلہ بان
 چراتا تھا اکرو زو دمی وہ مرد
 نمایان ہوا ایک گرگ بزرگ
 وہ لی بہا گا گلیسی اک گوسفند
 ہوا جبکہ آگاہ وہ گلہ بان
 وہ گرگ آگی اور چچی تھا گلہ بان
 ایک ایک حکم خدائی بزرگ
 مرارزق مونہہ سی چہڑیا تو کیا
 دیا تھا بھی رزق اللہ فی
 تعجب سی سہا بہت گلہ بان

زبانِ قلم سی کروں مین بیان
 چراتا تھا دمی سدا وہ جوان
 کہ ناگہ اوٹھی سامنی ایک گرد
 اگر اکوسفند و پنے آکر وہ گرگ
 گلیکو کیا اوسکی دانٹونسی بند
 ہوا اوسکی چچی بسرعت دوان
 چہڑائی غرض بہتر تھی نہ جان
 محافظ سی اسطرح بولا وہ گرگ
 مری چچی چچی تو آیا تو کیا
 چہڑیا رخِ مرد گمراہ فی
 کہا گرگ فی ڈرنہ ای مہربان

مجھی لوگ کہتی ہیں آتش زبان
 جلاؤں سردشت و گلزار کو
 گلہلو کو کیا مینی اور زنگ زیب
 رُخ گلستان مجھسی گلزنگ ہی
 توانی بہاریہ لاتا ہوں میں
 پہلا وہ کروں آہوی چین میں
 لبِ گلسی باتین کری عنایب
 چکاری ہرن ہون ہرن سچکار
 جو صحرائی مضمونیں آجائیں ہم
 غزالِ حکایات شیرِ بزرگ
 عجب واقعہ ہی عجب ماجرا

طبیبِ دل نازکِ گلرخان
 بناؤں گلِ لالہ ہر خار کو
 زرخدانِ معشوق کو رشکِ سب
 مری رخصی آئینی پر زنگ ہی
 نیازنگ و غمین و کہا تا ہونین
 ہلا دیتا ہوں شیرِ قالین کو میں
 چمن میں سرِ سرو قمری خطیب
 ابھی چو کڑی بھول جائیں سوار
 قلم سی کرین پائی آہو تسلیم
 رقیبِ کہن سالِ ہمشکلِ گرگ
 تعجب کی جا ہی نہیں شکِ ذرا

ہر اک بیت ہی محسوس معجز کلام
 سر نقطہ گر خال ہندو بنی
 فسوں سازی فکر افسانہ ہو
 ہمای مرا کلک جادو نگار
 پی سی زلف خوبان ہی فسوں
 روانی سی کاغذ پہ اُتو رہی
 عجب قلقل شیشہ کلک ہی
 لبونسی جو قسم قسم کہی ساقیا
 گل کاغذین نغمہ پرواز ہون
 مین تاج سر ہند پر راز ہون
 قفس مین رکھو طائر تکر کو

رنج شعر تراہو گردون مقام
 شمع نور بیت جگنو بنی
 سلیمان قصہ پریشانہ ہو
 اسی سی ہی عالم کا نقش و نگار
 کری را سو آسا قلم خون مار
 مضامین سی خامی کو اچھو رہی
 دُر پی بہا نظم کی سلک ہی
 تو تم تم صدا دی مرا قافیا
 بلا بل ترنم کی دمساز ہون
 نگین سلیمانی ممتاز ہون
 خفی و جلی سن لو ہر ذکر کو

مگر دین کہتی تھی بالاتفاق

عجب عہد کرتا ہی یہہ ارجبند

تعجب ہی یہہ صنع خلاق سی

دبجہ کی جانب نہیں میل دل

نہ لائینگی ایمان ہرگز مگر

اگرین گرچہ یہہ روز روشن سیا

اُٹھائینگی پر دشمنی سی نہ ہاتھ

بجہ نڈایزخت
اسماعیل علی نبیہ
علیہ السلام

رسولِ خدا سی کرنگی نفاق

نہ آیا ہمین تو یہہ ہرگز پسند

ہمین عشق ہی آلِ اسحاق سی

نبوت ہوتی کس طرف منتقل

ہمیشہ عداوت کرنگی او ہر

مثال کفِ خاک سبکو تباہ

کہی ہم چلین گی نہ احمد کی ستاہ

تکلم کرنا اگرگ خوش بیان کا اور تعبیر کرنا

رسولِ ایزد مستانکا

بنی سامری سحر ساز بیان

رخِ نظم ہی خوش بیان سخن

اُڑی دفرزون شاہباز بیان

زمین زبان آسمان سخن

خلاف اسکی ہرگز نہوارکار
 مناسب جو ہوئیگا بروقت خاص
 ضرورت جو پیش ہوگی کوئی
 سنا جب کہ اون شخصوں کا التماس
 لکھا عہد نامہ پیر اس شرط پر
 کریگا جو اسمین کوئی لکرو فن
 کہ پیر حربی کافروہ ہو جائیگا
 زرو مال ہوگا ہر اک پر حلال
 پستک تمہاری بنیگی غلام
 زن مرد ہوئیگی کوئی نہ غلام
 لکھا عہد کو بادل خوش سواد

رہی عمر بہر عہد یہ پاندار
 کرین گی ہم او سوقت کو اختصار
 وہ اک جلسی پر منعت ہوئیگی
 رسولِ خدانی کیا اون کا پاس
 نہ کوئی پیری قوسی عمر بہر
 تو آگاہ ترویر ہی ذو المنن
 نہ ہرگز امان جانسی پائیگا
 رہی یاد تم سب کو یہ قیل و قال
 پئی خدمت فوج ہونگی تمام
 سرائی خطرین رہن گی مدام
 یہودی ہوئی شادی زیاد

ہیگا قیامت تلک ا سکا دین
ہوئی ہیں یہ اوصاف جسکی پیا

یہ موسائیوں فی سناجب سخن

کہا آپسی ہی ہمیں یہ امید

ہماری تمہاری ہو عہد و قرار

بدی ہونہ ہمسی تمہاری لئی

نہوگی مدد اور نہوگی بدی

مگر کہنا تکلیف دین سی معا

کرین شہرین ہم ہی دا دوست

نہ صاحب دین ہکو آزار دین

ہماری تمہاری یہی عہد ہی

وہ ہی خلق میں خاتم المرسلین

نبی وہ میں ہی ہوں سنو دوستا

دو چندان ہوا اور رنج و محن

ہمیشہ رہیں خلق میں رؤفید

کر داسکا پیمان تم ای شہر یار

بدی ہونہ تمسی ہماری لئی

یہی عہد ہی مایہ سردی

نہ منظور ہو تو کہو صاف

اسی عہد نامیکی رکھیں سند

ہتک آبرو میں نہ سردار دین

یہی قول و پیمان ہم شہد ہی

تظلم سی بہر جائیگا جب جہان	بڑھئیگی ہر اطراف میں بگھان
بحکمِ خدائی جہان پہ رسول	سکھائیگا دین کی فروع و اصول
وہ بطحاسی شیر کی سمت آئی گا	دلِ شکرین سی امان پائی گا
سیہ آنکھو نین ہوئی گی ڈوری ہی لال	ملح و حسین نیک یوسف جمال
سر ووشِ اقدس تریا نشان	عیان ہو گی مہر نبوت کی شان
جہان بہرین ہو گا جو گنڈ لباس	وہ زیب بدن ہوئی گا بی ہر اس
اور ادنیٰ غذا پر کر گیا کفایت	بتائیگا راہِ خدا صاف
نہ دشمن سی ہو گا ذرا خوفِ ہم	زیادہ ہر کسی عقیل و فہم
پہر گیا وہ کو چو غنچِ بربدست	کر گیا شریر و نیکی و نیو نکو بیست
وہ ہی صاحبِ السیف بہرِ جہاد	تر تیغ ہوئی گی اہلِ عناد
نہ اسپ و شتر جاسکین گی جہان	پہنچ جائیگا دین و سکا وہان

یہ کہتا ہی راوی روایت قم
کہ موسیٰ بن سسی یہ تین قوم
وہ مشہور ہیں قتیقاع و نظیر
وہ شیرین ہی ایک جاسم
حلی تین اقوام سی تین مرد
جو ہیں پہچی وہ خدمت پاک
شہنشاہ دین سی کیا یہ سوال
سرامری کو انسانیک دین
کہا شہنی دعوت مری ہی عیا
کہ معبود برحق خداوند ہی
مجھی سمجھو بیشک رسول خدا

١
فقط في طبع القانون
من قبل السيد
كازا بوليتي
١٨٨٥

چہکتی ہی آگی زبانِ مسلم
نہ سمجھی نازین رکہتی ہی صوم
قبیلہ سّوم ہی مُشریطہ شریر
سنو لطفِ ربِّ رحیم و کریم
کہ بازارِ گرم نبی کیجی سرد
در آئی صفِ شاہِ لولاکِ مین
کہ دعوت ہی کیا اسکا ہی کیا مال
جواب اسکا دیگی رسولِ امین
بتا تا ہوں اُمت کو رازِ نہان
دل غمزہ اوس سی خُرسند ہی
مرا وصف تو ریتِ مین ہی لکھا

رخِ شهید و شکرِ ہی ہر داستان	حلاوتِ بیائین مری ہی عیان
ہر اک مصرعِ خوش ہی ہر کئی	متین و حسین و شکیل و جمیل
ہوئی جمع اسباب ایسی یہاں	خفیف اس سی ہین سب ثقیل
بند ہا ہی سرِ خمیہ عرش تک	ہین مجموعِ اوتا و منجِ فلک
سہیل و شہا شمس و بدرِ عیان	ہین اوتا و منجِ روقِ سیارگان
ہر اک شعرِ خوش فرع ہی با اصول	تقاربِ خداسی ہی بیشکِ حصول
نمونہ ہی خمِ قلع و قمعِ قلب کا	نیشمین ہی خبرِ بلبلِ قلب کا
مری قبضی مین ہی ایہ ہامونِ شعر	شکرِ زیرِ ہی لطفِ مضمونِ شعر
ہما کا مزہ ہی رخِ زاغ مین	چمکتا ہی خامہ مرا بلع مین
مری شاعرِ کیا ہی قائلِ جہان	زبانِ مسلم ہی یم و درفشان
سنبھل روک لکویان چٹھری	ادب کر ادبِ استان چٹھری

حبابِ منی لاله گون ہو قرار
 سرجام ہو رشکِ جامِ بلور
 صراحی لبالب جو نسیم تیر ہو
 سُبک سرگرا نیسی تپِ سنین
 گلابِ رقم ہو نہالِ سمن
 رُخِ مغیجہ جوش می ہو تلخ
 شرابِ کہن دی نیا ذائقا
 سزاوارش نہین یہ سخن
 یہ آبِ زلالِ سجورِ بیان
 مگر مہربانی ہی اللہ کی
 شبِ تارین دلکو اب نہین

کہ تلچٹ پیہ سراسی وارو
 نکال آئی شیشی سی اک شکلِ چور
 قلمِ خنگِ گرد و کاہمینر ہو
 قلمِ پرِ حبابو نیکی جو سنین
 شرابِ قسم ہو جمالِ سمن
 روانِ بخر بادہ ہو تاروم و بلخ
 او تر آئینِ گرد و نیسی شمس و سہا
 سنایِ پریر و کہین یہ سخن
 کسی ملتاہی آشنائی زبا
 کہ یہ روشنی میری ہمراہ کی
 سوا اس سی قندِ مکر نہین

<p>شبابه اوسکی وہ صورت ہوئی مُسلمان ہوا وہ بصدقِ تمام اوسے سال کئی کی جانب گیا وہ لی آئی کئی سی شہکی قرین مدینہ میں آیا وہ بی مکر و کید نکاحِ نبی عائشہ سے ہوا اوسے سال احمد ہوئی اوسکی زوج گیا خلد کو اسعد نیک ذات</p>	<p>کشش گرچہ مانگی نہایت موئی یہ جب سن چکا شہسی ابنِ سلام غلامِ شہنشاہ جو زید تھا کہ اہل و عیالِ شہنشاہ دین حفاظت سے لایا غرض سب کو زید اوسے سال میں بس حکمِ خدا بڑا عائشہ کا اوسے سال وج اوسے سال سعدنی پانی و فاش</p>
<p>کہینچا سرِ بامِ روی گسند ہی رندون کا یہ قولِ بلاج سی</p>	<p>ادھر آذر اساقی ارجمند رخِ نشہ بر تر ہی امواج سی</p>

کہا شہنی مشرق سی اوٹھی گا دوو

بہت خوف کہانگی خلق خدا

دوہوان سمت مغرب چلا جائیگا

سوال دینی پیر دوسرا یہ کیا

ہمین آپ بتلائیں نام طعام

جو مچھلی ہی دنیا میں زیر زمین

وہی اہل حنت کی ہوگی غذا

کہا تیسرا ہی یہ میرا سوال

خبر دیجیئی مجھ کو اوس طفل سی

سبب اسکا کیا ای شہ انبیا

اگر نطفہ غالب ہوا باپ کا

بڑھیکا کریگا جہان میں صعود

تو آپس سی ہر ایک ہوگا جدا

نشان اوسکا کوئی نہ پہر پائی گا

کہ حنت میں سب کہانگی پہلی کیا

کہا شاہ فی اوس سی اسی نوح سکلام

زمین نصب و سپر سی شلنگین

ملیگی وہی پہلی ای با صفا

مجھی دو جواب سکا انھو شتمقال

مشابہ جو ہوتا ہی مان باپ کی

جواب اوسکو اس طرح شہنی دیا

پسر اپنی والد کی صورت ہوا

کہا ای شہنشاہِ چرخ برین

براہیم کی عہد سی ای جناب

معانی سی پوشیدہ ہیں آج تک

معانی ہوں اونکی مجھی کیا حصول

اگر عقل و دانش ہی سرکار میں

تو تفسیر اونکی عیاں کجی

تو پھر شک نہو گا ذرا مہر دین

بنی فی ہی کی غرض اوسکی قبول

جو کچھ چاہ تو پوچھہ ای نیک مر

کہا اوسنی ای خاتم الانبیا

کہ اوس و زاول کا ہی کیا نشان

رہیں حکم خوش میں زمان زمین

سین تین باتیں ہیں یہ لاجواب

مری دلمین ہی اونکی اخلاسی شک

نہیں جانتا کوئی غیر از رسول

جو ہو مایہ علم ابرار میں

یہ ہا ز نہانی بیان کجی

نبوت میں ہی دغذغہ کچھ نہیں

کہا کہہ بڑا ہی خدائی رسول

بتا دو نگاہ میں تجھ کو سب کم و سمر

قیامت کے دن کا مجھی دو پتا

کہو میں سنون او سکوا گوش جان

زمانہ جو ہر رات کو خواب میں
 اویسی کی عبادت کر و بیشتر
 جو پہچانو دنیا میں تم خوب بشت
 بہشت برین تمہارا مقام
 کہا دین اوسنی بعد اضطراب
 کہ یہ خصلتیں سب پیمبر کی ہیں
 عجب ہی نصیحت عجب ہی بیان
 تر و دبر ہاں کر ہر دم رہی
 گیا اپنی گہر جب کہ ابن سلام
 یہ لکھتی ہیں عبد اللہ ابن سلام
 مشرف ہوا خدمت پاک سی

تمہیں ہوشیاری ہوا رباب میں
 خدا حالی سب کی ہی باخبر
 یقین ہی کہ عقیب میں پاؤ بہشت
 سخن سب یہ سنتا تھا ابن سلام
 کہ کیونکر ہو جان کو منہ و تاب
 تقاریر خوش صاف ہر کی ہیں
 یہ سلطان دین ہی یہ شاہِ جهان
 تلاش رخ پاک سپہی ہم ہی
 کہا دسی پہر ہی سنو نگا کلام
 بر غبت بہ الفت بہ شوق تمام
 گیا عرشِ اعظم نہ وہ خاک سی

او د ہر مسجد پاک و دولت سرا
 موافق جو مرضی کی گہر بن چکا
 وہی آل احمد کا مسکن ہوا
 یہ لکھتا ہی راوی شیرین زبان
 پیغمبر کی جو کچھ کہ معمول تھے
 یہودی تھا اک شخص ابن سلام
 کمال و ادب میں بہت چاق تھا
 وہ مجلس میں آیا ہدایت کی وقت
 نصیحت یہ فرماتی تھی شاہ دین
 جو حکم خدا میں بجالاؤ تم
 اگر و سبقت آپس میں بہر سلام

ہوئی جبکہ طیار راحت فزا
 تو پھر شہنی نفل مکان بھی کیا
 پس از مرگ حضرت کا دفن ہوا
 ہوا سال ہجرت جو پہلا عیان
 اوسمین شب و روز مشغول تھی
 بہت خوش بیان تھا وہ شیرین کلام
 کہ علم و ہنر مند عین طاق تھا
 نماز و نکی وقت اور عبادت کی وقت
 عزیز و نسی پہر و نہ مونہم بالیقین
 کہ ہو کو نکو کہا نا بھی کہلو او تم
 کہ اہل جہان تمسی ہوں شاہ و کام

جو پونجی سرابن یا سرسی گرد

کہا طاعیون کا بڑا حال ہو

کر گیا تجھی قتل اک بی شعور

وہی جنگِ صفین میں ظاہر ہوا

نہ باز آئی فعلونس اپنی عنید

بتاؤن میں کیا تمسی وہ کون تھا

اگر عمر باقی ہی ای مہربان

مری دل پہ گر حق کی تائید ہی

یہ نزدیک ای دور اندیش ہی

کہا ہی جنابِ رسولِ خدا

بسر ہو گئی اس حجبِ گہنہٴ ہفت ماہ

تو کہنشی شہنشاہ فی اوسرد

جو بدخواہ ہو تیرا یا مال ہو

خصوصت میں اوس سی نہو کا قصور

کہ نامردوں فی جب کیا سامنا

ہوئی اوسمین عمار یا سر شہید

مجھی کام ہی اوسکی قصی سی کیا

تو اس رمز کو پہر کرونگا بیان

تو وہ رمز ہی قابلِ دید ہی

مجھی داستانِ شہ کی درپیش ہی

رہی گہر میں اُتوب کی سامعا

اوس گہر میں رہی تھی عالمِ پنا

نگاہِ عداوت سی تکی لگا	ز بانسی ہی بیہودہ بکئی لگا
رجز سُنکی عمارِ دیندار کا	مبڈل ہوا رنگِ خونخوار کا
نہایت ہوا غیظ سی تند خو	یہ عمارِ یاسری کی گفتگو
کہ کیا تیری قدرت ہی می دود	جو ظاہر کری مجھسی انداز کین
عصا ہی مری پاس ماہِ عیان	جو مارون تو دندان چون شکل کین
جنبِ خدائی سنایہ کلام	بغضِ نظر کی لیا اوسکا نام
یہ فرمایا تیرا ارادہ ہی کیا	سنبھل گفت گوانبِ یادہ ہی کیا
مصاحب ہمارا بہت دوری	اسی دیکھی یہ کما مقدور ہی
میری آنکھ ہی میرے اعمار سے	مرا یار ہی میرے انخوار ہی
کیا شہنی دستِ مبارک بلند	لگی صاف کرنی رخِ ارجمند
پہر روی عمارِ پراپنا دست	کہا تجھسی پائی شکر شکست

گل و خشت صاحب لانی لگی
شهنشہ نفس نفیس آپ ہی

مدد کرتی تھی بہر انصار آپ

نوازش محمد پیہ بس ختم ہی

شهنشہ سمجھتی تھی ہر خوب رشت

کہ دو اینٹیں لاتی تھی اک ادھی

صحابہ میں سی ایک مغرور تھا

وہ اوس گل کشی کو تھا بد جانتا

تماشائی تھا روز کرتا تہا سیر

تھی عمار یا سر بڑی با وفا

یہ گزری جو اوس دلی راہ

سرو سپر ہی سٹی اوٹھانی لگی

صحابہ کی کرتی تھی خود پیروی

ہوئی اس عمار تمین ہی یا آپ

یہہ اکرام احمد پیہ بس ختم ہی

اوٹھاتی تھی عمار یا سر ہی خشت

وہ دل سی ملی تھی شهنشاہ سی

سنو مجھسی تم اوس کا یہ باجرا

کمال اس سی تھا وہ برا ماننا

نہوتی تھی اوس سی کہی کار خیر

چلی اوس کی آگی ہوئی پیشوا

وہ نادان بنا اپنی جاہ سی

غرض ناقہ آگی روانا ہوا
 چلا چل کی مٹھا وہ ٹھوڑی قدم
 اترنا قیسی سید المرسلین
 کہ اک مرد ایوب تھا جس کا نام
 بہت پاس ہی کلبہ خانہ زاد
 شرف بخش ہون میری گہرین حضور
 پذیرا ہوتی عرض ایوب کی
 شہنشاہ گئی ساتھ ایوب کی
 زمین دو نو لڑکوں سی لی شاہ
 زمین بہر مسجد جو ہین مول لی
 رہا کرتی تھی دو نو لڑکی جہان

اوسی ٹھوڑی ہی دور جانا ہوا
 کہا شہنی اسجا یہ اتر نیگی ہم
 کہڑی تھی مثال نہ خوش حسین
 کہا اوسنی ای شاہ گردون مقام
 وہاں چلتی ہو میری غرت زیاد
 کہ تاہو قدسی زمین شک طور
 پسند آئین باتین خوش سلوب کی
 رہی گہرین مرد خوش اسلوب کے
 خریداری کی ماہ ذیجاہ فی
 تو پہر ایک مسجد بھی تعمیر کے
 بنا خانہ بہر سکونت وہاں

گهري بهر نه گدري تهی ای مهر

بحکم خدای رحیم و کریم

و ده جا ایسی تهی ای حبیب قدیم

تهی بن بایکی طفل و ده خوشکلام

زمین صا اور بیعارت تهی و ده

بنی فی کہا بس ہی محسکن یہاں

کہا بسنی اک عرض انصاری

بنامی مکان ہو یہاں جتیلک

پسند مبارک ہو جسکا مکان

شرف بخش جس گهرین مہتاب

کہا شہنی لیگا شتر جو زمین

کہ ناتی فی زانو لپیٹی وہاں

ٹکا پائی ناقہ جو بی خوف و بیم

رہا کرتی تهی او سچا کہہ دو یتیم

لکھا ہی سہیل و سہل اونکا نام

نتھی سقف پر باتانت تهی و ده

بنی گی زمین رشک گلشن یہاں

او ہر او را یوان ہی طیار ہی

رہین چلکی حضرت وہاں جتیلک

رہین جتیلک شاہ و نشان ہاں

تو رشک در خلد ہر باب ہو

رہو نگاہیں بحکم خدا سنی مہین

خدا کی عدو کو کرو زیر تیغ
 تن مال و جان نه اوس سی عزیز
 مدو چاهو اللہ سی ای گروه
 وہ ہوتا ہی جو چاہتا ہی خدا
 ہوئی جبکہ خطبہ سی فلخ رسول
 چڑھی ناتی پر پیر شہنشاہ دین
 گذرتی تھی جس گہری شاہ جهان
 کرسی یہ فرماتی تھی شاہ دین
 شتر یہ روان ہی حکم خدا
 جهان حکم حق ہوگا اید وستان
 لپیٹی گا جسجا یہ زانو شتر

دلو نہیں نہ اوس وقت آئی دریغ
 چلو ایسی رہ نیک ہون بدتمیز
 نہ دنیا ہی دلو نہیں جتاؤ شکوہ
 مدد اوسکی لازم ہی صبح و مسا
 نمایان کنی و نیکی فرع و اصول
 تہی چوٹی بڑی گرد شہکی قرین
 وہ کہتا تھا آئین پیمبر بیان
 نہ ٹھہر گانا قہ یہاں بالیقین
 نہوٹیکا امر بد اسی جدا
 تو ٹھہر گانا قہ ہی جا کروہان
 وہیں ہوگا مسکن وہیں ہوگا گھر

نهوگا قیامت مین تیر عذاب
 نه مانیکا جو حکم پروردگار
 نه مانیکا جو اوسپه هوگا عتاب
 خدانی کیا هی مجھی تنہا
 بہت سوخ کرتا ہوں انجام مین
 خدا کی کہی پر اگر جاؤ گی
 احد کی پرستش سی غافل نہو
 دورنگی نہو ایک دل سبکا ہو
 باخفا و ظاہر ہی ایک ہی
 اطاعت پہ ہرگز نہ مغرور ہو
 کرواوسکی دشمن سی تم دشمنی

عبادت کا ہوگا نہایت ثواب
 نہ بخشیکا اوسکو ہی آمرزگار
 وہ دوزخ مین پائیگا لاکھوں عذاب
 بتاتا ہوں تم سبکو دین ہدا
 کہ آغاز نیکی ہو ہر کام مین
 صلہ خوب اوس امر کا پاؤ گی
 بدی پر دل و جان سی مائل نہو
 قدم جاؤ راستی پر دہرو
 کمالو نکا ماہرو ہی ایک ہی
 عبادت سی بالکل زیادہ رہو
 دل کو رہ بطن می تم دشمنی

کیا ترک بالکل طریقِ خدا
 نہ باہم ہوئی قاصدِ زار سی
 کہ حسبِ طرح آئینی ہوں رو سیاہ
 وہ لہو و لعب پر ہوئی مستعد
 مراسمِ ادب بھول ساری گئی
 تمہیں غیرِ حق کچھ سہارا نہیں
 ہوا جبکہ دنیا سی برباد دین
 کہ ظاہر ہو اسلام کا آفتاب
 سنوای گروہِ مسلمان سنو
 بجا لائے گا جو کہ حکمِ خدا
 عبادتِ خدا جب کریگا قبول

دلو نہیں نہ کرتی تھی خوفِ خدا
 سیدہ دل رہی اونکی انکاری
 دلو پیر نمایاں رہا داغِ باد
 نبیوں کی دلی ہوئی انکو ضد
 عذابِ خدا سی وہ ماری گئی
 مجھی رنجِ اُمت گوارا نہیں
 مجھی حقنی بھیجا تمہاری قرین
 جہان میں ضیا ہو بڑی آبِ تاب
 ہوئی ہو جو تم اہلِ ایمان سنو
 اوسے اجر ہو گا برو زِ جزا
 توجبِ نعمتِ دین بھی ہوگی حصول

کہ حمدِ راکِ طرح ہو عین
 پرستش و سیکو سزاوار ہے
 عطا کی ہی عظمت ہر اک نام
 وہ یکتا ہی وہ فرد ہی وہ احد
 محمد کی حرمت اویسی بڑی
 اویسی کرم سی یہاں آئی ہم
 پیغمبرِ مقدم جو گزری ہیں اور
 تلف ہو گیا جملہ آئین وہ
 سب اغوائی شیطانی رہی ہو
 سیہ رو و سینی ہوئی کفر سی
 بتوں کی پرستش وہ کرتی رہی

بنائی درخت و زمین آسمان
 وہی اپنی بند و نکاح تار ہے
 مدد چاہی اوس سی ہر کام میں
 وہ عالم ہی مالک ہی وہ ہی صاحب
 پیغمبر کی عزت اویسی بڑی
 یہ مرودہ سبھونکی لئی لائی ہم
 کسینی نہ کی اونکی ملت پہ غور
 کسینی نہ مانا کہین دین وہ
 سُبک ہو گئی دل جو بہاری ہو
 نہاں اونین کینی ہوئی کفر سی
 سلین غمکی سینو نیہ دہرتی رہی

چڑیا سا غرِ شعرا س ڈھنگ سی	سمبر سہرا فراز مہون رنگ سی
گلِ جعفری سر و زین ہی دل	نثارِ سر بلبل دین ہی دل
پرستان کی مجمع میں پرین ہو	جگرست خمخانہ دین ہون میں
تو مضمون فرخندہ سلطان کلا	جو مصرع ہی ست سخی خرد ماہ
حسامِ عروضی ہی خوش حرب کے	مصرعہ ہی ابتدا ضرب کی
ہر ابرو کا مضمون کمانِ جہاں	سرِ خسو موئی میانِ جہاں
وہ تہار و ز آدینہ راحت توں	ہوئی داخلِ شہرِ جب شاہِ دین
وہاں آئی پہلی شہرِ انبیا	گروہ بنی سالم اوجِ سجا جوتہا
کیا خطبہ حضرت فی اوس دم ادا	کہ داخل ہوا وقتِ ظہرین کا
نہایتِ بلغ و سراسر ملیح	بصدِ جوشش و بازبانِ فصیح
کہ ہی یہ پیامِ خدائی جہاں	سراسر ہی یہ خطبی کا ای مہربان

ہوئی بخت بیدار اوس شہر کی	قدم سی مدنی کی رتبی بڑھی
---------------------------	--------------------------

سید انبیا کا مدنی مین داخل ہونا
اور مسجد اور دولت سرا کا اوس مین
پر تعمیر کرنا

چہک بلبِ خامہ کا غذیہ تو	بناعطردان طرف جامِ سبُو
سُناؤں وہ داؤدِ سخنِ ملیح	مثالِ سلیمانِ ملیح و فصیح
وہ ہو جوشِ زندانہِ انجود پست	سماجسکی آگی ہو ہیبت سی پست
رقیبونسی دارِ مضامینِ چہپی	سُخِ داستانی سخنِ چینِ چہپی
دل آویز ہو صریحِ تر مرا	ہر اک شعر ہو جامِ کوثر مرا
و مادِ مئی ارغوانی ملی	سُخِ سرخ کو زعفرانی ملی
گللابی بنینِ غنچہ گلستان	تو ہو موج می بویِ باغِ جہان

شال کفِ مَسوئی پاؤن تہی	جمالِ شہِ خاوری پاؤن تہی
کفِ پا جو چہل چہل کی زخمی ہوئی	تو ہر نگ تہی داغِ طاؤس کی
نہ تجالی تہی پائی خوش چھر پر	ستاری جڑی تہی رُخِ محراب پر
وہ چہالی تہی مہِ جنبہ ہر دمِ شہ	بہہ لو نسی خورشیدِ تہا شہِ سہا
پڑی جب برادر کی مونہ پر نظر	تو سمجھی کہ اندامین مینِ بشر
بہت رنج و غم راہ مینِ پائی مین	بڑی مشکو نسی بیانِ آئی مین
محمدنی بھڑ علی کی دعا	ہوئی دور چہالی ملا لطف پا
وہ سب آہلی پاؤن کی کہو گئی	کفِ آبِ راحت سی دُہو دُہو گئی
جو تہی ماندگی راہ کی کہو گئے	کہ درت رنجِ ماہ سی دُہو گئی
پہرا و سد نسی تا عمر شیر خدا	نہ ہرگز ہوئی شاکتی درد پا
غرض بعد چندی رسولِ خدا	تباسی چلی شہر کو ظاہر خدا

ہوئی جگر لسی جبکہ فارغ علی

سواری میسر نہ آئی او نہیں

روانہ ہوئی اپنی معشوق پاس

پیادہ روی سی پڑی آبی

جو پہنچی حضور شہنشاہ دین

شگفتہ ہوئی مثل گل رہنما

خوشی سی ملائی جبین سی جبین

بہم سینی سی سینہ اور دسلی

جبین مبارک پہ بوسہ دیا

کف پائی محبتِ خدا بی نظیر

سرخِ ماہ ہر پاؤں میں آگیا

چلی شہر شرب حضور سے

پیادہ روی کہنچ لائی او نہیں

نتہا خوف و شمن نہ دلوں میں

سُرخِ دُور سرِ خار غم سی چہلی

سرافراز خوش ہو گئی بالیقین

دہن بنگیا غنچہ لالہ زار

کلیجی سی دلوں لگا یا وہین

اگلی آنکھ سی آنکھ اور تل سی تل

قرین اونکو سرور نی ٹہلا لیا

ہوئی چہا لوسی رشکِ بدر منیر

دلِ مہورِ روشن بھی شرمگیا

محمد کو مہمان اوسنی کیا
 بحکم خداوند ہر دو جہان
 قبا تھا جو اک موضع دلپذیر
 بنا ڈالی مسجد کی شہ فی وہان
 عجب نیک تعمیر واللہ تہی
 بنا اوسکی ایسی ہوئی تھی قوی
 عرب میں اوسے کہتی ہیں سب قبا
 وہیں رہتی تھی شاہ گردون پنا
 لکھا ہی یہ راوی ذیجاہ فی
 علی پر ادھر حادثی یہ پڑی
 بجالائی حکم جناب رسول

ہر اک بال قربان اوسنی کیا
 فلک شان ہی اوسکی گہر سہمان
 پسند دل خسرو بی نظیر
 وہ تھی مسجد اولین دوشان
 بنا کردہ شاہ ذیجاہ تھی
 کہ اب تک کہیں سی نہیں وہ ہلی
 وہ مشہور ہی خانہ کبریا
 عبادت میں مصروف شام و گنا
 کہ جب قصد شرب کیا شاہ فی
 کہ کئی مین وہ تین دن تک ہی
 نمایان کئی فرع حق کی اصول

شرف بخش او سجا ستاره هوا
 شب او سجا گذاری شهنشاه فی
 سحر کو غرض آفتاب جهان
 نمایان هوا مهر عالم فرو ز
 سحر حسن سی آئینه سنگی
 شمس افلاک ز رین هوا
 همای جهان تاب اُرنی لگا
 جمال سحرین ستاری چپی
 ضیاء بیز تهاشمس چرخ کرم
 قبلی جو دو تپی نبی عمر و خوف
 و بان اک مسن کاتها کلثوم نام

جمال شتر ماه پاره هوا
 ستارون کو روشن کیا ماه فی
 هوا مشرق و کوه سی حب عیان
 بهر العل تا بانسی دامن روز
 پر چهر طاوس و شتن گئی
 مرخص رخ عقد پروین هوا
 سمنط لافام مژنی لگا
 رخ شمس مین ماه پاری چپی
 ستاری تپی مفقود او رضو علم
 تهنن بها و رتھا انکو خوف
 نهایت فهمیم او بہت خوش کلام

پیادہ سوارِ یمن تہی ساتھ ساتھ	جدا پائی شہ سی نہوتی تہی ہاتھ
عجب روز خوش تھا عیانِ نوح تھا	زمین آسمانین وہاں نور تھا
اکھڑی تہی ہر اک سمت سب بصف	بجاتی تہی خوش ہو کی ہاتھوں سی
صدائی خوشی سی بعیشِ طرب	رخِ خوانِ جوان تہی برسمِ عرب
جد ہر رخِ پیراتی تہی شاہِ جہان	وہ کہتا تھا حضرت یہاں اور یہاں
کوئی بولا اسجا کوئی بولا وہاں	کوئی بولا اس سمت ایجانِ جان
رئیسِ قبیلہ کی تہی یہ امید	مری گہرین آئین مجھی ہونوید
حبیبِ خدا تہی او ہر عذرِ خواہ	دل و جانسی قربان تہی انصارِ شاہ
کفِ پاسی آنکھین لگاتی تہی وہ	خوشی سی نہ پہولی سماتی تہی وہ
نبیؐ پہنچی جب آلِ نخبِ ارمن	قدم بڑھ گئی جائی سردارِ یمن
اکہ تہین والدہ عبدی اوس قوم سی	نصیب و نکی جاگی وہ شادان ہوئی

کہ ناگہ سہونی سنی اک ندا
 صدائی طرب ہو چکی جب بلند
 قدم سربا کر نمایاں ہوئی
 بہت مضطرب شوق میں شاہ کی
 یکایک نظر آئی شاہِ ہدا
 جو طاہر ہوئی پیش انصار شاہ
 گری ناتی کی دست و پا پر جوان
 بنی خاک رہ سرمہ چشم جان
 پتی تہنیت ہر طرف لوگ آئی
 کیا دوڑ کر سب فی پابوس شاہ
 اکٹری چومتی تھی لبو نفسی بہم

کہ پیچھی ہین نزدیک شاہِ ہدا
 گہرو نفسی روانہ ہوئی ارجمند
 برائی تجسس پریشان ہوئی
 وہ تھی منتظر آمدِ ماہِ مکہ
 اور آگی بریدہ لئی تہا لوا
 ہر اک فی کیا آنکھوں کو فرشِ راہ
 لگی چومنی پائی شاہِ جہان
 فدائی رخِ شہ تھی پرو جوان
 قدم ہائی شہ چشم و دلی لگائی
 بجالائی ہر موسیٰ شکر آلہ
 رکابو بنین پاتی تھی جا قدم

رفیع المکان شافعِ عاصیان
 سر راہ ہی راہ ہی کہکشان
 ہر اک ذرہ تہا رشکِ بدرنیر
 چمنِ بحر کوہ و نہالِ زمین
 سمنبرِ نہال اور دختِ آبِ ہی
 سفرِ باور تہا خضرِ شریکین
 مہیا ہی ہر سونشاط و طرب
 سبھی شہر سی جا کی باہر ہی
 متناسی باشادیِ بیشمار
 نپاتی ہی جسمِ نبی کا نشان
 اسطرح اگر وزب ہی وہ جمع

سمارِ کرم آفتابِ جہان
 زمین راہ کی بنگلی آسمان
 دختِ خوشی مشعلِ نبیِ نظر
 خوشی سی نبی صورتِ نازنین
 ہر اک جامِ سرت کی گردابِ ہی
 تکاپوئی شہ سی خضرِ شریکین
 دلونسی پراگندہ قہر و غضب
 نہ اوس روز سی گہر کی اندر ہی
 شہنشاہ کا کرتی ہی روز انتظار
 تو پہ گہرین آتی ہی وہ نیجان
 شبِ غم میں پروانی جو یایِ شمع

سُنو مجھسی ای صاحبانِ ہنس
 کہ اعدانی اتنی کئی ہیں ستم
 وہ خورشید سان شکوہ کر نہا
 سنا جبکہ مژدہ یہ انصار فی
 ہوا شوقِ والا میں دشوار خواب
 رُخِ شب سی زائل ہوئی تیرگی
 سحر گہ ستاری پریشان ہوئی
 مصفا ہوئی برگ و بار و شجر
 ضیا شمس کی مشعل نور تھی
 پہرہ ہر اتہا شب کا گریبانِ صبح
 ترقی پہ تھا اوجِ حسنِ سحر

کہ شربِ مین پہنچی جو مینِ خیمہ
 شہنشاہ سی جہنگیایِ سرم
 سوئی شہرِ شرب ہوئی مینِ دان
 کیا جشن ہر ایک غمخوار فی
 سحر کو ہوا جب علم آفتاب
 سیاہی پہاڑ و زمین جا کر چھپی
 درو بام و ایوان نمایاں ہوئی
 مصقل کیا صبح فی ہر شمر
 تجلی وہ سینہ طور تھی
 پڑا چہرہ شب پہ دامانِ صبح
 چہا چا در شب مینِ رومی قمر

پلاساقیار وچ پرو رایاغ
 هوئی مغز و دل فکر سی سوخته
 مطابق هوئی گردش روزگار
 رهی محفل عیش مین خوش داغ
 هو اجشن نور و زغم سب گئی
 بزرگ چین تها و آراسته
 رخ حسن و ترنم سی شکل عروس
 ستانوبت و نیکو تاشش جهت
 نه پهلون سمانی تهی و دسرزمین
 کوئی جام ساقی پلا دی ضرور
 که کرتا هون مین خوش حکایت بیان

که مجبه خشک لبکو کرمی تر داغ
 نه کرسوزن غمسی لب و دخته
 چلی بزم مین کوئی جام بخار
 تن رنج و هم غمسی هو داغ داغ
 پیتمه جو شرب مین داخل هوئی
 که هر نخل تها و نو خواسته
 بلد زیور دین سی شکل عروس
 هوا کوس آواز و معدلت
 طرب زاموئی رشک خلد برین
 کباب بطمی لگا دی ضرور
 هی نخل زبان باغ پر گل فشان

اوسی لطف احمد سی حصہ ملا

وہ جب لطفِ حضرتین داخل ہوا

پہ کعبہ رضای مقتدائیِ جہان

کہ داخل ہوئی شہرِ شیرین اب

اگر پیشِ حضرت نشان بھی چلی

علم کو کہا شہ فی تیار کر

نہ ممکن ہوا اسجگہ پر نشان

بریدہ فی تدبیر کیا خوب کی

چلا آگے رومی شہنشاہ کی

فسانا ہوا نیک قصہ ملا

گروہِ مسلمانین شامل ہوا

شہنشاہِ دینِ زمین و زمان

زمین ہو گئی طی ز راہِ ادب

دلِ مُشرکانِ سُوزِ غمسی جلی

سُجِ خوب نیزہ سرِ دارِ کر

کہ چلتا وہ پیشِ خدیوِ جہان

کہ نیزہ پہ دستار اک باندہ دی

ہوا مہرِ تہا ہاتھ مین ماہ کی

مدینہ منورہ مین سید عالم کا پہنچنا اور انصار

والا تبار کا استقبال کرنا

بزرگوں کو پونچھا تو بولا جوان
 تبسم کیا اور ہنسی بادشاہ
 بنی سہم یعنی کہ حصہ کا پور
 یہ فرمایا حصہ ملی گا بھی
 سنا جب جوان فی کلام شریف
 زبان معلیٰ پہ مائل ہوا
 یہ کعرض نام مبارک سنون
 تو بولی خدیو زمان زمین
 محمدؐ مجھی کہتی ہیں خاص و عام
 بصد شوق دل وہ مسلمان ہوا
 بنا کر سراپا مثال و تدم

بنی سہم کہتی ہیں ای مہربان
 برات مبارک سی گردون کلا
 بہت خوش ہوئی اس شگونی
 خداوند تو فیق دیگا بھی
 غریب عجیب و لطیف ظریف
 شہنشاہ کی جانب رخ دل ہوا
 جد ہر آپ جاتی ہیں مین ہی
 مرا نام ہی سید المرسلین
 نبیؐ کا سنا جب بریدہ فی نام
 کہ تازیت ممنون احسان ہوا
 کیا فعل پائی مبارک پہ خم

سبو کوزه سب شیری بهردنی
 و بان سی چلی آگی خیر البشر
 بر کها شاه نی جبکه بانر قدم
 شکسته جگر تها جو و د لخر اش
 لکهای که او سکا بریده تها نام
 نه هرگز هوا د لکو خوف جوان
 که کیا نام هی ای جوان حسین
 ز مانین میرا بریده هی نام
 شگون نیک شهنی لیا نام سی
 کهای قبیله ترا کون سا
 رسول خدا خوش موی او کها

پیغمبرنی تقدیری بهردنی
 چها ام معبد کا خضر سی کها
 هوا بر روی مین جوان اک هم
 پیغمبر کی تھی او سکو هر ستولاش
 ملا و شهنشاه کو سمیتام
 موی حال پُرسان سولان
 پیه کعرض او سنی که ای حسین
 تلاش محمد سی رکها مون کام
 هوا سعد آ غاز انجام سی
 وه بولانی اسلم ای با خدا
 سلامت رهین گی هم ای کبریا

کہ باقی نہیں چارپاؤ نہیں خون

کہا شاہ فی گرجا زرت ملی

کہا اُمّ معبد فی امی شاہ دین

اوتر کر شہِ مرسلین فی وہین

رکھا شہ فی جب بہتر کی تہنہ ہا

چلا اسقدر شیر پستان سی

کہ تھ شیر کا بند کر نامحال

یہہ اعجاز شہ ہی لب شیر کو

ہوئی سیراوس شیر سی پیرزن

پیمبر فی اوقات خوش کی جو صر

لگن کاسہ ساغر پیالہ گلاس

کھڑی ہی اگر بہتر تو سرنگون

تو میں دودہ دودہ لون کہ راحت

مجھی اسمین انکار ہرگز نہیں

لیا نام خالق بصدق یقین

بہاد دودہ دست مبارک کی سنا

ہوئی سیروہ دایہ جانسی

ہو اطراف میں اوسکا دہر نامحال

دیا پیرزن کو کہ تم ہی بیو

پیا سنی جو ساتھ تھی بیو طن

بہر شیر سی زن کا ہر ایک طرف

صریحی خم و جام و ابرق و طاس

کہا اوس سی حضرت فی امی نیکون
 تری پاس ہوئی اگر قُرصِ نان
 یہہ کی عرض اوسنی کہ اسی شاہِ دین
 سرنونکا نام تک ہی محال
 نہ پانی ہی اسجانہ ہی برگِ کاه
 نہ گندم نہ چانول نہ کوئی اناج
 مجھی تمسی جانان نہین جان عزیز
 تر و دہی کیا نذرِ مہمان کروں
 اگر پیشِ روی شہِ ارجمند
 کہا شہ فی گرہِ بوشیر دار
 بنی سی یہہ عرض اُمِّ معبد فی

کہلاشتِ خرماجھی وی لبِ لب
 بقیمتِ عطا کر کہ ہون خستہ جان
 یہاں صورتِ نان تو بالکل نہین
 پڑا ہی بہت اس زمانمین کال
 یہاں کی رعیت ہوئی ہی تباہ
 دوا کو ہی روٹی ملی گی نہ آج
 سوادسی ہی روی مہمان عزیز
 نہو گہرین گر قُرصِ نان کیا مین
 بند ہی تھی وہاں مادہ گوسفند
 تو وی شیرِ مہک کہ ہون بقرار
 نہین دوا بہ مین ذرا شیر بہ

ملاقی جو ہو یگا بد ظن کوئی
 تو پوشیدہ دوستی کرو نگاہِ حال
 کلام او سکا شکر رسولِ خدا
 رہا ہو جوان ہوا اگر نیک ذات
 ز بس تہانہ نیت میں اسکی قصو
 وہ نکلا زمین سی کہلی دستِ پا
 جو ملتا تھا دشمن کوئی راہ میں
 یہ کہتا تھا جاتی عبث ہو وہاں
 او نہیں پیر و تیا تھا اوسا ہی
 پیراگی بڑی جب رسولِ خدا
 وہاں اُمِّ معبد تھا اکرن کا نام

لیگا اگر مجھ کو دشمن کوئی
 چہاؤنگا احوال رنج و طال
 یہ کہنی لگی حق سی ای کبریا
 اگر راست گو ہی اسی ہونچا
 اجابت کو پہنچی دعائی حضور
 دُعا دیکھی گھر کو روانہ ہوا
 جو ہوتا تھا بد ظن کوئی راہ میں
 محمد نہیں راہ کی درمیان
 ملین تانہ وہ شاہِ حجاب سی
 گذراک قبیلی میں شہ کا ہوا
 وہیں پیری اگر رسولِ کرام

کہا شاہ فی ڈرنہ تو اس قدر

مددگار ہی شر اعدا پہ وہ

نبی سی یہ صا و رہو معجزہ

بزانو در آیا وہ گل میں تمام

طبیعت بہت اوسکی کی تیر ہی

نہ نکلا وہ لیکن وہ اوس خاکسی

خدا کا جو باندہا ہوا سپ تھا

سراقہ فی دیکھا جو ہن یہ غضب

کہا ای شہنشاہ عالی نژاد

اگر اس بلا سی مجھے ہونجات

میں خضر تکی جانب نہ پہر آؤنگا

حمایت خدا کی ہی نزدیک تر

بچاتا ہی تو دیکھ کسجا پہ وہ

کہ اسپ سراقہ دہنسا سر بیا

او بہر نیکا اوسنی لیا پہر نہ نام

جوان فی کیا اوسپہ مہمیز ہی

دہنسا تھا د عائی شہر یا کسی

نہ خاکی طویل سی ذرہ کہلا

پشیمان ہوا ذیخرو بی ادب

تمہاری بزرگی ہوئی مجھ کو یاد

نہ پچھا کرونگا شہ نیکذات

قبیلی کو اپنی چلا جاؤنگا

لہن شاہ پکیر روانہ ہوئی
 قبیلہ کا سردار تہاک جون
 وہاں جبکہ پہنچی شہر نیکنام
 اور اوسنی سراقہ کو دی یہ خبر
 گیا تہا ابی گہری من بہر کار
 وہ مشہور ہی سب میں جو رو دیا
 محمد کا مجھ کو ہوا ہی گمان
 سراقہ فی جدم سخن یہ سنا
 وہ نیزہ اوٹھا کر مع راہوار
 یہ کیر خض بو بکری شاہ سی
 وہ دشمن قریب آن پہنچا حضور

عدو تیر غم کا نشانہ ہوئی
 سراقہ تہا نام اوسکا ای مہربان
 چلا اوس قبیلہ سی اک خوشنخرام
 یہاں کیا تو بیٹھا ہی ای نامور
 ملی تھی شتر پر مچھی دوسوار
 اون اوٹونکا اوسجا ہوا ہی گدا
 کہ تیرب کو شاید ہوئی ہین وان
 تو نیزہ لیا ہاتھ میں اور چلا
 نمودار ناگہ ہوا ایک بار
 سلامت نجاتیگی اس راہ سی
 بس اب ماری جانیگی ہم مقصود

سراقہ بن ملک بن جہر
 ہاشم بن عقیقہ بن جہر

چہوئی پھول کو کیا مجالِ صبا
 زمین و زمان تابعِ حکمِ پاک
 رقم کر دلا حالِ خیرِ الام نام
 کہ کفارِ جب کر چکی جستجو
 جوہین کوہ و دشتِ اونی خالی ہوئے
 جو دو اونٹ لایا تھا اک سارِ بان
 گہن باہ کامل کا تہا یون روئے
 اور اک اونٹ پر عام و سارِ بان
 بس اوس صبحی تا بروزِ دیگر
 او تر کر کیا جبکہ حضرت فی خوا
 اوسی ایجا ملکِ جامِ شیر

سنایا زارِ بکیر

کینرون کی مانندِ خالِ صبا
 صدائی ملکِ یہ کہ روحی فداک
 نکرا بکسی سی سوال و کلام
 نہ پہنچا لبِ آبِ دستِ سُبُو
 روانہ ادھر شاہِ عالی ہوئی
 سوار اوسپہ بو بکر و شاہِ جہان
 کمینِ عد و جسطر حسیِ حرف
 چلی سوئی شربِ بصدِ عروشان
 چلی ہی گئی شاہِ جن و بشر
 تلاشِ غذا میں تہا یہ سحباب
 نبی کو وہ اونی دیا جامِ شیر

نمازی دعائی سحرسی نہال	نمو پیرین برگ وخت وصال
ہی سروچمن با فروغ و اصول	تعاقب سی غولونکو ہی کیا حصول
ضمیم کش نمودار ہوتا ہی اب	خوشی خرمی ہی بعیش و طرب
سہ دین کا غرہ نمودار ہی	جو تارنج ہی سعد و خوشکاری
ہمائی کرم شافعِ عاصیان	تفائی غریبان پناہِ جهان
گھر ریز ریز ایمان ریز	عدوئی کیا جسکی بوسی گریز
قریش بہائم غنی ہو گئی	عرب جانور آدمی ہو گئی
برہنہ جو رستی تہی بازار میں	جیحی وہ ہی چشم خریدار میں
جنہیں بات کرنا ہی آتی نہ تہی	خدا کو سمجھ کر بنی متفقہ
جو وحشی تہی انسان بنی شہرین	ہوا شہد داخل رُخِ زمہرین
جو مفلوک تہی وہ غنی ہو گئی	غنی غمخواری سی دنی ہو گئی

قدم لون تری ساقی تیر نوش
 سبودان او تبارند بادہ فرو
 تیم ایدل نکلتا ہی بدلیسی چاند
 اگل لعل مضمون دانشوری
 سنبل خضر دل راہ رونور ہو
 سہار کرم ہی جبین جهان
 تب ہجر زائل ہراک تنسی ہی
 شفا مرض ہی طبیب بہار
 مسیح جهان مرد و نسی ہی چار
 چمکتی مین بیل گلوئی بہار
 بنادانہ تسبیح شمس فلک

نگر یادہ گوئی سی مچکو خموش
 کہ مصروف ذکر نبی مین ہمہ گوش
 شب ماہ ہی جسکی عارض سی تا
 خم کوہ سی ہی نکلتی پری
 بہار نبوت سی معمور ہو
 کہ ہوتا ہی اب ماہ و خشب عیان
 دُر وصل آلودہ دامن سی ہی
 ہراک گل کی پہلو سی ہی دور خا
 ہوئین زندہ جانین دلونکو قرار
 گہٹا عیش کی زاد ہون کل بہار
 ہوا ذکر حق شمسہ بھرتک

<p>وہ شرب کی جانیکو طیارہ میں نہ حکم شہنشاہ میں کیجو قصور مہیا کئی دوست نوجوان ہوئی شب اوسی دام مرغ لقا پیشہ کی کرتی رہی وہ تلاش پہری مضطرب شہر کی راہ کو تجسس میں تھی کو کو بوقرار اگر راز حضرت نہوتا تھا فاش</p>	<p>کہ دو اونٹ احمد کو درکار میں در غار پر صبح جانا ضرور بہت خوش ہوا سکی وہ ساربان وہ شب بہرہ منتظر صبح کا اوہرتی جو کفار سب دلخراش نہ پایا جو اوس کوہ پر شاہ کو یقین ہو گیا میں میں تاجدار جمال رخ شاہ کی تھی تلاش</p>
<p>غار سی باہر آنا سید المرسلین کا اور شیر کی طرف متوجہ ہونا اور کفار کا تعاقب کرنا</p>	
<p>ترو تازہ رکھی دل خلق کو</p>	<p>وہ می دی جو آرام ہو خلق کو</p>

ابو بکر کا نخت دل وقتِ شام	پس صبح لاتا تھا آب و طعام
لعینوں کا کہنا تھا سب حال وہ	مفصل بتاتا تھا احوال وہ
وہ پانچ سو ساکن تھا اک گلہ بان	مسلمان ہوا آنکر وہ شبان
زبان زد ہی تھا پی خاص و عام	اوسے لوگ کہتی تھی عامر تمام
برائی شنشاد گردون سریر	وہ گزران جاتا تھا اک جام شیر
مدارات تھی آب و گل مین خمیر	وہ تھا دایم عشق نبی مین اسیر
ابو بکر کا پورا اور گلہ بان	یہ حال مبارک کی تھی رازدان
کوئی تیسرا شخص آگہ نہ تھا	کہ مردِ سوم و دو کی ہمراہ نہ تھا
پیمبرِ نبی اوس غار مین سامعاً	جگر بند بو بکر سی یون کہا
کہ دو اونٹ لادی پئی رفع کار	پہنچ جاؤن شیر مین دل لی قرار
اویس وقت سنکر وہ دوڑا گیا	مسلمان شربان تھا اوسے کہا

وہ بخود دہو خوف سی اور کہا
 نہ کیونکر کری عقل وانا گریز
 کہا شاہ فی بس نہ بیہوش ہو
 ذرا دیکھ قدرت خدا کی یہاں
 ادھر آئی ہی ہیں تو کیا تین گی
 یہ ظاہر ہوئی قدرت کبریا
 پراگندہ ہو کر برج و تعب
 وہ دن بہر تو اس جستجو میں رہے
 ہوئی شب گہر و نکور و انہ ہوئی
 ہوئی دوسری دن سب پہر وہاں
 کروں عرض کیا تین دن تین رات

لعین سر پہ آپہنچی ای پیشوا
 ٹہرنی کی جا ہی نہ جائی ستیرا
 نہ بک اتنا ای شخص خاموش ہو
 کہ کیا کرتا ہی کار سازِ جہان
 نہ دیکھیں گی یہ سب چلی جائیگی
 کسی فی نیا یا نشانِ حرا
 نبی کو لگی ڈنٹوہنی سب کعب
 تلاشِ شہِ نیکو میں رہی
 خدنگِ الم کی نشانہ ہوئی
 پی منکر احمد دریدہ دہان
 رہی غار میں خسرو نیکذات

نہ رو تو ارمی خبر بصورت بلند
 قریب آئی روز نکلی جب مشرین
 کبوتر اوڑی آشیان چوڑ کر
 کہا پی شناسون فی ہی یہ گمان
 نہیں آسمان پر وہ ہیں غار میں
 سبھون فی دیاطعن سی یہ جوان
 کہیں کیا ہم اسجا سوائی سکوت
 دو م جہاڑیان ہیں بہت سایہ دار
 اسی جانتی ہیں عقیل و فہیم
 کوئی شخص جاتا اگر غار میں
 ابو بکر فی جب سنی یہ کلام

نہیں زخم افعی سی تھکلو گزند
 سنی اونکی پاؤ نکلی آہٹ جو میں
 چلین کڑیان تار کو توڑ کر
 محمد میں اس گودہ کی درمیان
 چھپی ہیں بلاشبہ گھسار میں
 نہیں ہیں جناب رسالت مآب
 تناسی یہاں رشتہ عنکبوت
 کہ پر خار ہیں اور ہیں بشمار
 کبوتر کا جوڑا یہاں ہی مقیم
 تو رہتی یہ کاسیکو گھسار میں
 تو دہشت سی دلو کہا تہام تہام

سرخار پیلا دیا بار کو	چھپا یا رخ برگ فی خار کو
نظر آتی تھی جیسی گنگی رکھی	کبوتر کی جوڑی فی تنگی رکھی
پیشہ پوشی بہانہ ہوا	کبوتر کا جب آشیانہ ہوا
کہ ظاہر نہو مرغ دین کی خبر	کبوتر فی انڈی دینی بیٹھ کر
نہو مسکن شہ کا تا کہہ اثر	تینا کڑی فی جالیکو غار پر
کبوتر فی انڈی دینی تھی جہاں	اس اثنائیں کفار پہنچی وہاں
جہاں پائی بو بکرتھا بد نما	کف پاسی جو بند سوراخ تھا
وہ روز نسی ظاہر ہوا اور عیاں	کہ اک سانپ پیدا ہوا ناگیاں
جو دانتوں سی تلوا لگا کاٹنی	لیٹ کر کف پائی بو بکر سی
وہ بی موت جان بکھوئی لگا	تو چلا کی مکار روئے لگا
مریگانہ تو گو کہ کاٹی یہ مار	کہا شہ فی چپ رہ نہ اتنا پکار

ابو بکر شہ کو وہاں لے گیا
 سُنو غار کا غارِ سُور اُتھا نام
 ابو بکر کرتا تھا سُورِ اُخ بند
 دکھا یا جہاں چھید ہمارا زنی
 سرد امن بد ہوا چاک چاک
 کہلی تانہ وہ ماجرا می شکر
 فقط ایک رخنہ جو باقی رہا
 غرض بند رخنوں کو جب کھرکا
 مقامِ تعجب ہی گفتار میں
 ابو بکر کیوں کر عو با خبر
 شجر تھا قریب و سکی کاٹوں ہا

چہا یا رُخ ماہ کو خود چہا
 جہاں تھی شہنشاہ گرد و مقام
 کہ تا چشم بدسی نہ پہنچی گزند
 کیا بند اوس رخنہ پر دازنی
 کئی بند روزن کہ تھا خوفِ ناک
 ہوئی سب عبا رخنہ بند صحن
 اوسی پاؤں سی بند اوسنی کیا
 در آئی پہا اوسمین رسولِ خدا
 کہ ایسی شب تیز و تار میں
 کئی بند کس طرح سور اُخ و دور
 بحکم نبی دور پہ وہ چہا گیا

ہوئی پابرہنہ شہِ ذی کرم
 شہنشاہِ جوطی کر چکی ٹھوڑی اہ
 سرخارِ تلو و نسی مل مل گئی
 بھی مرکب تیز و کیجئے
 یہ منظور شاہِ جہان فی کیا
 ہوئی دوش بو بکر پر شہِ سوار
 تامل بھی اس بیان میں ہوا
 حدیثِ دگر گو نسی دل چپ ہوا
 بتائی اگر یار وہ لاکھ بار
 غرض اس طرح لکھتی ہیں فیضِ شہ
 اوسیدم ہوئی صبح بھی آشکار

کہ پہچانی دشمن نہ شکلِ قدم
 تو کب عرض ہو بکر فی رشکِ ماہ
 کفِ پائی سروا چل چل گئی
 جو کارِ رفاقت ہو وہ لیجئے
 حمارِ سبک رو بہا و ابہ
 وہ بالکرتھا بنگیا را ہوا
 ترو دہی ذکرِ زبان میں ہوا
 کہ بار نبی اوس سی کیونکر اٹھا
 مگر کیا نبی کا اوٹھایا تھا بار
 چلا تھا وہ چوپایہ کچھ تھوڑی
 نظر آیا کوہِ گران پائیدار

ضم عیش میں غیظ اللہ کو
 طنابِ فلک رنج سی سست ہیں
 پرستار تہی جنگی حور و ملک
 سوادِ شبی میں وہ یون دُور ہو
 سپرِ مہر حق حکم رب ہو حُسام
 دلا چوڑ تمہیدِ سحرِ رسول
 لکھ اب حالِ پیرِ داستانِ چمڑ
 یہ لکھتا ہی راوی صاحبِ نہر
 ابو بکر کی گہر گئی شاہِ دین
 شہنشاہ کی ہمراہ وہ ہو لیا
 وہ بی کفش آخر روانہ ہوئی

لگا غم کا دہبہ رُخِ ماہ کو
 ملک بہر فرمان رب چست ہیں
 نگہدارِ بحر و سما و سما
 کفِ پا برہنہ رُخِ ہور ہو
 روانِ اسطرِ حسی ہون خیر الانام
 جو حکمِ حُدا تھا کیا وہ قبول
 مؤرخ تو ہی ہی بیانِ چمڑ دی
 کہ آگے بڑھی میرِ خیر البشر
 وہ راضی ہو بہرِ ہجرتِ دین
 ہوئی پا برہنہ جلیبِ حُدا
 مسافرِ خدیو زمانہ ہوئی

وہ سوجھیں ترنگین کہ پروانہو
 نکل جائیں دشتِ جنونِ قیوم
 تدارکِ کرامی ساقیِ خوشخرام
 بطمی ہی غوطہ زنِ بحرِ غم
 ہر اک پاؤںِ خاؤنِ سی چٹا
 پھر کتی ہیں گلچینِ ثمرِ زردین
 قدمِ دنگاتی ہیں رُخِ لالِ مین
 صبا پسکتی ہی جمالِ چمن
 اقلوبِ المِ خوشی انگور کی
 مسیرِ ہوا رشکِ مہرِ جان
 صبا سہلگین چرخِ گردشِ نصیب

بدنِ شمعِ محفلِ کا پروانہو
 بنی شاخِ گلزارِ رویِ مسلم
 کہ خالی ہیں اب بادہِ نوشونکی جا
 فقیر و نیکیِ بطولِ نقشِ درم
 ورنہ کہ بلبلِ چمنِ سی چٹا
 کلیجہِ نینِ صیتِ او نی در دین
 نہ نیکی کی طالبِ بد اعمالِ مین
 گلوں پر ہی ظاہرِ ملالِ چمن
 کرمِ منتشر ہیں رُخِ نور کی
 بنی سروِ آزاد شکلِ کج مان
 او ہر پارِ بنہِ خدا کا حبیب

برنج و الم اور بصد کین و طیش	نہا کرتی تھی افسرانِ قریش
وہ سوا ونٹ انعام کی ہمسری	بنی کا پتا جو کوئی آ کی دی
سوئی کوہ و صحرا روانِ دوان	اسی حرص سی کا فزانِ جہان
کہ بلجائی وہ باب فتح و امید	رہا کرتی تھی بہرِ دانست و دید
تلاشِ شہنشاہین سرگرم تھی	بہت سخت دل جوک بی شرم تھی
نشانِ ڈھونڈتی پہرتی تھی لہریں	قدم کی شناسا جو تھی اہل کین

سید اختیار کا غار میں پہنچنا اور تعاقب کرنا
کھٹار کا اور محفوظ رہنا خسرو جہان کا

کہ ہوشِ عشقِ خیر الہ را	پلا جامِ مخفی مجھی سا قیا
و کہا ساغرِ الفتِ حیدری	چہلک جائی صہبائی حُبِ علیؑ
صراحی بنی ووش بنت العنب	سر شیشہ ہو گوش بنت العنب

یہ نوبت ہوئی جب ہاں و برو	تو پر خاشکی ہی چہری گفتگو
کسینی کہا یہ ہی کچھ کم نہیں	یگانہ بین کیا اونیسی باہم نہیں
کر و قتل انکو ابھی بید رنگ	کہ کم ہو دلوں کی ذرا تو امنگ
کسینی کہا قید رکھو یہیں	بہم ہو رہی تھی چنانچہ چین
کہا بولہب فی ہی حاصل نہیں	کہ یہ قتل کرنیکی قابل نہیں
تعاقب کرین اونکا پیچا کرین	نہ جنتک انہیں پائیں ڈھونڈا کرین
ابھی پاس ہو نگلی یہاں سی ضرور	وہ نزدیک ترین ہیں ہمیں دور
پسند آئی یہہ رائی کفار کو	کہا راست ہی جستجو میں جلو
سر و عقل گم کردہ نادان بنی	تلاش محمد میں حیران بنی
بلاسی علی فی جو پائی نجات	کہا شکر امی خالق نیکذات
منادی ہوئی شہر میں ناگہان	چہپائی نہ احمد کو کوئی یہاں

یکایک در آئی وہ گہرین تمام
 گرہ ابرو و نپروہ کا گل کابل
 غضبناک شمشیر بکڑی ہوئی
 نظر آیا بعدِ ر و ایون وہ شاہ
 مقابل ہوا شیر و باہون کی
 معاندنی دیکھا جو یہ ماجرا
 محمد کو پونچھا کہ کیا ہو گئی
 کرواب و زانیک بدین تمیز
 کہا شیر حق نی نہو بی ادب
 کسی سمت جانیکا ہی علم کیا
 تلاش اونکو کر لو جہانِ دین

نمایان ہوئی حیدر نیک نام
 پر جبریل امین مورچہ پل
 مسلح سلاخ و نینج بکڑی ہوئی
 گہن سی نکل آئی جس طرح ماہ
 سنی نغری اون سینو نسی آہون کی
 کفِ حسرت و درد و غمکو ملا
 کدھر کو گئی وہ کدھر کو گئے
 بتاؤ تمہیں جان ہی گر عزیز
 مجھی تمنی حضر تلو سونپا تہا کب
 کہ تلو بتاؤن وہاں کا پتا
 مجھی کیا خبر سی کہاں وہ ملین

اگر حرفِ شیطان کا تہا پہ اثر

پنکر لباسِ سحر آفتاب

علم کو کہوں کی نگون ہو گئی

مَرخص ہوا گردہ ماہتاب

چکا چونکہ نظرِ وینِ آنی لگی

ہوئی جہلاہٹ و ختونیہ برق

سفرِ ظلمتِ قیہِ گون کر گئی

نمائشِ مینِ تہی برگ و بار و شجر

طبائشِ صبحِ ضیا نیز تھا

لٹکتی تھی اس درپہ زنجیرِ نور

ہوا پہ نہ اون کینہ خواہو نہ کو صبر

دلِ وینِ کٹکتی تھی وہ بی خبر

چلا سمتِ شمرِ قسی با آبِ تاب

نمایانِ دُرُونِ برون ہو گئی

ہوا شمس گرد و نکارِ روشنِ شباب

کرْنِ پُہا بنکر سمانے لگی

رُخِ آبِ شبنمِ خجالتِ مینِ غرق

لبِ شبِ سحرِ رنگِ خون کر گئی

درخت و مکان و زمین و ثمر

موزن ہی مرغِ سحر خیز تھا

وہڑ کا سحرِ قدسیون کا ظہور

بہت کر چکی تھی وہ بُتِ ضبط و حیر

یہ کہتا ہے راوی وہ شیطان تھا

دوبارہا نہان کو عیان کر دیا

کہا کیون کہڑی ہو سر راہ سب

وہ بولی ہی اب بشار رسول

ہنساجت تو ابلیس اور یہ کہا

ہوئی آپ آخر تم اگر ہلاک

سرو پیر اگر وہ دست زبوں

کہ آلودہ خاک تھی سرسبز

وہ حیرت سی او سوقت تکنی لگی

کسینی جو کی درسی ناگہ نظر

دیا ساتھ والوں کو مڑا کہا

عَدُو خدا سخت نادان تھا

کہ وہ سارا قصہ بیان کر دیا

گہر و فسی چلی ہو بغیظ و غضب

کہ شب سی مسلح ہیں سب لطلول

کہ شیرین نہی شہر انبیا

پڑی ہی سر و چشم پر سب کی خاک

یہ غمگین ہوئی حبسی ہوئی جنوں

نہ تھی ایک کی دوسرے کو خبر

زبان و فسی یہودہ کنی لگے

تو دیکھا کہ سوتی ہیں شہر بخبر

ابھی گہر میں سوتی ہیں خیال لورا

بجالاتی یا حقِ اخوت علی

زمین پر روانہ ہوا ہی قدسیو

حفاظت ضروری ہی بہر علی

قوی دل رکھو تیغِ آہن سی تم

جو دو نو ملک گہرینِ داخل ہوئے

سربانی تو میکال تہی جاگزین

نگہبان دو نو رہی با خبر

یہ کہتی تہی ای بندہ سرفراز

مباحات کرتا ہی پروردگار

او دہر حال بدقسمتو نکاہیہ تھا

کہ اک شخص پیدا ہوا سامنی

حمایت مروت اطاعت ہی کے

نگہبانِ ضرغام خالق رہو

رہو اک سربانی اور اک پانٹی

بچانا اوسے شر دشمن سی تم

نبی کبکِ خسار مائل ہوئی

رہی پانٹی جسیرِ لالین

ہوئی صرف توصیف باہمدگر

پسندیدہ خالقِ بی نیاز

اطاعت مروت پہ ای نامدار

کہ تلوارین کنہچی تہی مثلِ بلا

کہا اوسنی سب ماجرا سامنی

برادر ہی تم دونو آپسین ہو
 بہم تگو عشق و محبت ہی ہی
 دراز اسقدر ہی تمہاری حیات
 مصیبت پڑی تم میں گرا یک پر
 کری اپنی مظلوم پر جان نثار
 وفاداریسی جان نثاری کری
 یہ کب عرض دونو فی حاشائین
 ہوا پر یہ ارشاد ای قدسیو
 علی کی طرف کو اشارا ہوا
 بصد صدق و اخلاص و عین شباب
 کیا حکم پر سر کو دنیا قبول

برابر ہی تم دونو آپسین ہو
 کہ شرکت ہی ہی اور الفت ہی
 کسی شی کو اتنا نہیں ہی ثبات
 یہ ہو سکتا ہی دوسرالی خبر
 وہ زندہ رہی جان وی غمگسار
 نہ اسوقت جان اپنی پیاری کرے
 نہوگانہو گانہو گانہین
 نیا حادثہ ہی نجوبی سنو
 کہ اسکو یہ کیونکر گوارا ہوا
 بر غبت بشوق دل و بحساب
 نہ غمگین نہ خائف نہ ذرہ ملول

عطا پاش ہی وہ خط بخش ہی
بہوین چہرہ پر رشکِ معراجِ شاہ
عبارِ قدمِ افسرِ دو جہان
نگین نام سی او سکی خالی نہو
شکم در شانِ بنی ہاشمی
ہمائی سعادت و صبی کرام
ہر اسادہ کیا شیر کردار ہو
ہوا حکم پروردگارِ جہان
غم موت نہ کو نہ ذوقِ حیات
نترہ مبرا ہو لذات سے
پس و پیش دنیا کی کاہش نہیں

۴۰۱
مہتوس کو وہ کیمیا بخش ہی
تو نعلین میں روشِ تاجِ شاہ
پریر و شہنشاہِ دین و زمان
کبھی رنج میں طبعِ عالی نہو
نخوش اختر نشانِ بنی ہاشمی
معین ہو اہی پی روی دامن
کہ ہر آن جس کا خدا یا رہو
یہ جبریل و میکال کو اوزن مان
ازل سی نہیں لطف و شوقِ حیات
فقط کام ہی تو عبادات سی
کبھی کہانی بینی کی خواہش نہیں

لکهای که وه خاک جسر پڑی
وہی بدر کی روز مارا گیا
غرض سرور انبیا پاک دین
روانہ ہوا سمت شرب وہ ماہ

لگی ضرب تیغ او سکی تن پر کڑی
اوسے شخص کا سراوتارا گیا
عدوسی نہان مثل مہر مبین
خدیو جہان شاہ عالم پناہ

ذکر حال یعسوب الدین بعد روانگی سید المرسلین
دولتخانی سی شرب کی طرف

نہ بیہوش ہو ساقی جان نثار
نہ بہکامی تیر سی ساقیا
حبیب نبی راز دار خدا
تہمتن وصی شیر بیشہ دلیر
ہر بر متین مرد میدان جنگ

لبالب رہی ساغر خوشگوار
کہ ہشیار ہی صاحب لافتا
شجاع و جری بہر کار خدا
دل آرا علی صفت شکن شیر
علمدار و سردار و نواہان جنگ

خوشا رتبہ و زلیست مرقصا

سزاوار کا حبلی ہی علی

زہی عزت و آبروی علی

جہد صدق و ایمان شہنشاہ دین

مثل کھتی آئی ہین سچ سب لیر

حقیقت میں حق ہی کیا جانشین

چلی سوئی شرب رسول خدا

زمین پر بڑھا کر وہین دست پاک

او سطر ح پڑہ پڑہ کی حسین کو

سوئی مشرکان ہینکدی مشت خاک

وہ تاکا کئی پاس سی دور کو

علی مصطفیٰ پر جو ہوئی فدا

پئی لطف ستر خفی ہی علی

ہدایت ہوئی ہی جو سوئی علی

نبی سی روا لکی لیٹی وہین

کہ ہی خوا بگہ شیر کی جامی شیر

علی کو اوسی رات ای ہل دین

جو باہر ہوئی گہر سی کشور شا

اوٹھانی ہینکدی اک مشت خاک

بجالائی منہ مان آئین کو

پڑی آنکھو نمین دل ہوئی خوفناک

نہ دیکھا کسینی پر اوس نور کو

پہنچ جاؤ گی شہرِ شرب میں تم
 دلِ مصطفیٰ کو ہونی سنکی عید
 مسلح ہوئی وقتِ شب اہلِ کین
 جب آئی بدولتِ سراہی نبی
 کہ تا صبح ہم پاس بانیِ کرین
 سفیدہ ہو جب صبح کا آشکار
 علم کر کی تلوارین بی خوف و بیم
 سحر گہ یہ لازم ہی کا سعید
 رسولِ خدائی یہ تدبیر کی
 جو ہونی تھی نعماتِ جنتِ حصول
 یہہ کی عرض ای مالکِ سرا

نہ سستی کرو اپنی مطلب میں تم
 ہوئی جبریلِ امین ناپید
 چلی سب گہر و نسی برایِ کین
 وہاں بیگر مشورتِ پرہیز کی
 نہا شب کو رازِ نہانی کرین
 کرین ایک تن مل کی تنی شکار
 پئی قتلِ احمد ہون سب مستقیم
 محمد کو گہر میں کرین ہم شہید
 علی سی بیان ساری تقریر کی
 علیٰ فی بدل کر لیا سب قبول
 بر آئی تبت بلا مدعا

سرو جان علی تمپہ کردی نثار

علی کی لٹی ہی محبسم یہ بار

نہو گا کسی سی نہو گا یہ کار

بجالاتی حکم خدا مر تضا

اگر جان جائی تو پروا نہو

رکھو گی قدم تم جو بیرون در

نکلنا جو تم گہری ای مصطفیٰ

زمین سی اوٹھا کر تم اک مشت خاک

تم اوس خاک پر پڑھنا سین کو

پہر اوس کجاکو ای نگہبانین

نہ دیکھی گا کوئی تمہیں مطلقا

خزاوسکی نہو گا کسی سی یہ کار

وہی شاخ ہی جو کہ ہو میوہ دار

کری جو براہ خدا جان نثار

تمہاری محبت میں اوڑھی روا

وگروم نہ آئی تو پروا نہو

خطری خطری خطری خطر

اوٹھانا زمین پر سی خاک کفر

کف دست میں رکھہ کی بی سم و با

بند ہی رکھنا مٹی کشاوہ نہو

ہر اک آنکھ میں جو نیک دینا وین

نہ پہچانے گا ہر کدھر مصطفیٰ

من پاتنی نازک پہ دلدادہ ہے

خبر تو نہ لی ادھی اسی باخبر

فدائی سروست ہوتا ہی ایک

نہ لیگا جواب ہی خبرِ ناصحا

سنو حالِ لطفِ خدا وستان

جو کفار فی ہم ارادہ کیا

بیمیریہ نازل ہوئی جبریل

یہاںسی روانہ اسی شکو ہو

علی کو اڑا کر تم اپنی ردا

کر و ترک خارِ وطن چوڑ دو

علی کو سلاؤ اڑا کر ردا

رخِ سرو ساقِ آزادہ ہی

نہو تیرا ہجرِ کارِ گر

شجاعِ عینِ یکسا بد و عین و دینک

قیامت میں پونچھ گیا یہ ماجرا

وہ کیا اپنی بند و نہ ہی مہربان

ستمِ مصطفیٰ پر زیادہ کیا

دیا پر ہم فرمانِ ربِ حلیل

کہ حاصلِ شیمانی ان سبکو ہو

نگاہِ معاند سی شلِ صبا

گلِ راہ ہو یہ چمن چوڑ دو

کہ جس طرح اک جان و قالب جدا

جهاندار حافظِ انس و جان
 صمد کُم یلیدِ حیدر لاشریک
 کلوا لشر بواهم سبھونکو ہی حکم
 کبیر واحد مالک نیک بد
 عدو صبرم سائر دوستان
 شفیقِ جهان مونس و غمگسار
 حبیبِ نبی عاشقِ مصطفیٰ
 سزاوارِ دلِ باری و سما
 لگی غمکی بچکی خبر کچھ نہیں
 چمن میں ہی معشوقِ زنگینِ مزاج
 خبر لی خبر لی اری و نشو و

ملک پرورِ عالمِ حالِ جان
 تو ہی اپنی فرمانینِ لاشریک
 عبادت کرو یہ دلوں کو ہی حکم
 ابد تک ازسی ازسی ابد
 حسامِ غضبِ مہربانِ جهان
 سکونِ جگرِ مطلعِ ہشت و چار
 نگہبانِ جانِ شہِ اوصیا
 سرسینِ ویا مالکِ کاف و ہا
 لندہ پاشیشہ دلِ اثر کچھ نہیں
 تو صحرا میں عاشق کی دکانِ علاج
 کہ مظلومِ دل ہی بدنِ بقصور

غریز او کی مانگین گی گونہا
 زر نقد و نگا میں خون کی عوض
 کہا پیر خدی فی صد آفرین
 یہی عقل و فہم و ذکا خوب ہی
 کوئی اچھی تدبیر اس سی نہیں
 وہ کافر نہایت ہی وق حبیب
 مسلح ہوئی وقتِ شبِ ہلکین
 یہ ہیرا کی پیر عقل ناپاک میں

تو راضی کرونگا اوندیں خوب سا
 سمجھو لونگا حال زبون کی عوض
 یہ ہی نیک کچھ شبہ اس میں نہیں
 یہ تدبیر بہتر خوش اسلوب ہی
 کوئی تحفہ تقریر اس سی نہیں
 اسی رائی پر شفق سب ہی
 کہ زرخیز آئی رسول امین
 چلی بجیا شاہ کی تاک میں

خبردار کرنا حضرت جبریل کا سید المرسلین کو ارادہ
 شکرین سی اور حکم خدا سلا نا امیر المومنین علی بن
 ابیطالب علیہ السلام کا بستر سید المتقین کی اوپر

شش و پنج دلمین ہی ہم کیا کرین
 ہوا پیر نجد کیو یہ ناپسند
 وہ شیر کو بیشک پنج جائینگے
 جو اندیشہ کرتی ہو پیش آئینگے
 ابو جہل مرد و دنی بہ کہا
 مری رائی میں جو ہی وہ خوب ہے
 کہ ہر قوم سی لو تم اک لک دیر
 شجاعت میں رکھتی نہوں وہ جواب
 انہیں جمع کر کی روانہ کرو
 بہ سب فتنہ جاکے دیکھ لائیں رنگ
 حوالہ کرین دفعتاً تیغ کین

بتا ہوا می خوش قدم کیا کرین
 کہا اس سخن پر نہو کا رب
 مدد کو فرستی وہاں آئینگے
 ہر اک ذمی نفس غمسی پتیا نیکا
 کہ تدبیر میری سنواک ذرا
 سمجھ لو کہ نیک اسکا اسلوب ہے
 اسد پنجہ ضیغم تہمتن ہوشیر
 پی قتل احمد کرو انتخاب
 خدیو جہان کو نشانہ کرو
 کرین قتل خوش بخت کو بیدنگ
 تو معلوم ہو گا نہ قاتل کہین

مقتدر بن شاه تازندگی

و یا پیر خجسته فی بزم کرب و جاب

بنی هاشم آ آ کی گهر جانین گی

بهم متفق ہو کی مارنگی وہ

اونہیں ہو گا منطو رکب یقرش

شہنشاہ کو لیجا جانین گی وہ ضرور

بنی ہاشم اگر کرنگی جو شور

کہا سنی پیر کیا کرین اسی ضعیف

اگر گہری سلطان کو بی گہر کرین

تو ترک وطن ہی کر گیا فتور

غریب الوطن ہو کی عالم پنا

نہودین احمد کو پائندگی

کہ ہمہ راہی مردم ہی دور از صواب

وہ تکلیف احمد سی پیر جانین گی

قیامت تلک ہی نہ مارنگی وہ

کہ محبوس ہوں شاہ اقبال حبش

یہ نہ نزدیک ہو گا نہین ذرہ دو

کسی میں رہیگا ذرا ہی نہ زور

کہ ہر جانین گی ہم بجان نحیف

اگر شہری شہکو باہر کرین

یہ جا کرواں پر کرنگی غرور

و یا چوڑ دینگی بری رسم و راہ

رہا کرتا ہوں میں پی اتقام

نہ چھوٹیکا ہاتھو نسی اب کا خیر

جو لطف عداوت ہی حاصل کرو

سنا جبکہ شیطان کا یہ کلام

تو اضع سی پیش آئی گفاز

کیا رازی اپنی آگاہ ہے

کہا ہکو سوچی ہی تدبیر نیک

کہ اک خانہ تنگ و تاریک ہو

خدیو جہانکو کہیں اسی جہا

در قید خانہ کو تیغا کرین

مٹی ایک روز نسی آب طعام

ہوا اتفاقاً یہاں ہی مقام

شہ نامور اور مجبھی ہی بیر

کروں کینہ اور و نکو مائل کروں

تبہ کر چکا او نکو وہ نیک نام

مدارات کرنی لگی یا رسب

بتانی فریبون کی ہر راہ ہی

ہی اوس بیگنہ کی یہ تغذیر نیک

اور اک روزن اوسچاہ بازیک ہو

رہی بندہ دروازہ اوس حجر گاہ

جو لازم نہ ہو وادریغا کرین

اکری کوئی ہرگز نہ شہسی کلام

ہم آئینگی سب پر ظلم و ستم
 کر نیکی دل اہل خیر ج مدد
 بہت جمع انصار ہو جائیں گی
 نہ دینگی ہمیں مہلتِ زندگی
 ضرور اسکی تدبیر اب چاہتی
 زبانوںسی ظاہر ہوئی قیل و قال
 بنا فوراً ابلیس ہی شکل پر
 سبھوں فی کہا اوس سی کیا نام
 وہ بولا کہ نجدی ہو نہیں مرد پیر
 صواع و پہل کا محب نیک خوا
 عدو مجھسی کوئی زیاد نہیں

عداوت کی شہیار ہوئی علم
 بدرجہ اطاعت رفاقتیں کد
 معین و مددگار ہو جائیں گی
 بچینگے اگر ہوگی شرمندگی
 ہدف پر پڑی تیراب چاہتی
 دل شرمگین کو تہی رنج و ملال
 نزار و ضعیف و فقیر و حقیر
 ادھر کیوں تو آیا ہی کیا کام
 مجھی جانتی ہیں صغیر و کبیر
 اگر دشمن شاہ گردون گلاہ
 مسلمان مرا باپ دادا نہیں

کری کبریا جو کہ روشن چراغ
 بجھانیسی بجھتا نہیں دہر میں
 روایت لکھی ہی یہ ایدوستان
 کہ شیرکو و لخواہ راہی ہوئی
 یہاں وارندہ مقامِ کرام
 ہوئی جمع آ آ کی وہا اہل کین
 خلاصہ یہی مشورونکا رقم
 محمدنی اغماض ایسا کیا
 صفِ اہل شیربی بیعت ہی لی
 یہاں تک تو انجام خانہ کیا
 وہاں پہنچ گیا جب غبارِ قدم

فقیلکار کہتا ہی وہ تروماغ
 فروغ او سکو ہوتا ہی ہر شہر میں
 ہوا حالِ اصحابِ جسمِ عیان
 روانہ بعدِ شہر شاہی ہوئی
 کہ واقع وہ تھا قربِ بیتِ الحرام
 ہوئی مشوری ایک اک کی وہیں
 کہ کہاتی ہیں خونِ جگر سب ہم
 فضیحتِ تنوکی ہی ہر دم سوا
 سہون فی با یقان اطاعت ہی
 کہ اصحاب کو بہی روانہ کیا
 بنائگی گلشن بہارِ قدم

انگر شور تو مجھسی پیر معان
 بدل دی ظروفِ مئی لالہ گون
 کوئی جامِ بادہ پلاساقیا
 چہک بلبِ خامہ گلزار میں
 لب خار دین شہدِ دانشوری
 بنی پنبہ شیشہ گوشِ افغان
 مداوائی در درجہ چاہئی
 فرومایہ میں جمع اشرار میں
 شائسی مٹا نہیں آفتاب
 یدِ بیضہ موسوی کب چہی
 نہیں پڑتی کہہ چاند کی موہہ پر خاک

ابھی ہون میں میخانہ میں نوجوان
 ہو ذی فہم کو دیکھنی سی جنون
 جوانیکا پیری میں امی مزا
 نمائش ہو ہو لو نکی ہر خا میں
 او تر آئی ہر شیشی میں اک پری
 رخِ شعلہ ہون برف کی قفلین
 لگی آگ گہر میں خب چاہئی
 سزاوار تیغ و سردار میں
 نہیں چپتا خار و نمین روئی گلزار
 لکیریں نہ گم ہون کہی پانوسی
 الٹ کروہ چہرہ کیو کرتی ہی پاک

پہری مطمئن ہو کی اہل قریش

اودہراہل شرب روانہ ہوئی

کہلا بعد چندی معاند پہ جب

نہ اوپر چلا جب لعینوں کا زور

ہوا ظلم اصحاب پر ظاہرا

صحابہ سی حضرت فی اوس دم کہا

چلی جاؤ شرب کو اسی دوستو

بحکم نبی سب روانہ ہوئی

رسول خدا اور شیر خدا

یہ تینوں اسی سر زمین پر رہے

گہر ٹھون گئی اپنی باکین و طیش

یہ سب تیر غم کا نشانہ ہوئی

مسلمان ہوئی لوگ عالمی نسب

کیا بہر اصحاب دین خوب ر

حبیب مہمن فی جب یہ سنا

نہیں ہی یہاں اب ٹہرنکی جا

کوئی دن تو آرام سی تم رہو

ایکلی چند یوزمانہ ہوئی

ابو بکر ہی تیسرا پردغا

اوٹھائی ستم اور یہین پر رہے

مصلحت کہ نہ اکفار میکا سید ابراہیم کی مقتدی میں او قتل مستعد ہونا

کہا تہنی اب صبر کا کام ہے
 وطن کو اونہیں و وہیں خصیت کیا
 روایت تو یہ سب میں مشہور ہے
 صداسکی شیطانی دوستا
 بزرگانِ شرب کی پاس آئی وہ
 کہ دینِ محمّد کیا کیوں قبول
 تعجب ہی تم سب مسلمان ہوئے
 نہ انصار خوش فی دیا کچھ جواب
 جو کافر تھی مشرک وہ تھی ہنر بان
 بتوئی قسم کہا کی سب فی کہا
 خبر شکل احمد سی ہکو نہیں

نہیں یہ لڑائیکا ہنگام ہے
 گئی اپنی گھر میں شہِ رہنما
 پر اب دوسری دن کا مذکور ہی
 ہوئی جمع سب لوگ آگے و پان
 شکایت بہری داستان لائی وہ
 تہیں ایسی آئین سی کیا حصول
 ہیل چوڑ کر اہل ایمان ہوئے
 اونہیں مثل لکھو ہوا بیچ و تاب
 کہ ہم سب کہا دین احمد کہاں
 کہ ہم جانتی ہی نہیں مطلقا
 سنا ہی نہیں اونکا آئین دین

یہ کہنی لگا بوم باکین و طیش

سنو اہل شرب سی بیعت ہوئی

بس اب راہ اسلام پراؤ گی

ا کرو گی اگر عذر جھٹ رو گی

مسلمان ہونا پڑی گا ضرور

جو ابلیس بد فی کیا یہ بیان

شہنشاہ کو بھی خبر ہو گئی

نبی فی خبر دی پہ انصار کو

سبھون فی یہ کعرض کچھ غم نہیں

ا اگر حکم ہو صبح لڑیوین ہم

ا کرین دینکو ظاہر مشا دیوین نام

کہ غافل ہو کیا ای گروہ قریش

محمد کی طرہ زحمایت ہوئی

سزا پاؤ گی سب سزا پاؤ گی

لڑو گی اگر سبکی سب ہارو گی

مٹی گایہ لاف و گداز وغرور

نہان حال بیعت کیا سب عیان

حزین طبع خیر البشر ہو گئی

کیا مطلع یار و سردار کو

شہنشاہ کا اوج ہی کم نہیں

سرمونہوشام دشمن کا غم

نہو تنگ نوزہ رسول انام

او ہاں نہ زخمی کرا جان تن
 دو سبک چڑھا آج تارِ باب
 اوبسی بجا تار قانون پاک
 طرب خیر ہو جل صبا و دھر
 خدا مہربان ہی تو سب ست ہیں
 جو حافظ خدا ہو تو شیطان کجا
 اگر مر لبہ ہو تو لبِ سل کہاں
 جو ہو سایہ پاک ربِ قدیر
 رسولِ اُمم ہو جہاں گوشہ گیر
 لکھا ہی یہ راوی بیباک فی
 تو شیطان چڑھا تو کدوہ پر

کہ ناپید ہوڑی فلک کا چمن
 کہا بیسی کہہ رکہہ مہیا کباب
 فرشتی کہیں جیسے روحی فداک
 نہو مکر مکاری رنگ شہر
 رُخ مرد و زن مغربی پست ہیں
 جو خاطر شکن ہو تو مہمان کجا
 نہو بزمِ گوشورِ قتل کہاں
 کہاں ظلِ ابلین بان جاگیر
 خباثت کی کیونکر ہونا می نفیر
 کہا جب یہ کلمہ شہِ پاک فی
 ہر اک کو وہ دینی لگا یہ خیر

تھکانا سبھونگا نہیں پھر کہیں	جو چھوٹنگی انسی رسولِ مین
ترود کا بیشک ہی اسجا مقام	کہ پھر تمہی کس طرح ہوئیگا کام
نبی فی کہا یوں بحکم خدا	کہی تم سبھونسی نہونگا جدا
اوسی شہر مین مین کرونگا قیام	رہونگا مدام ہمیشہ دوام
تفکر نہ اسکا ذرا ہی کرو	جہاد و عبادات سی خوش ہو
آتا شیطان لعین کا بعد سعیت کے قلہ کوہ پراور زندا کرنا قریش کو	

نداوی جوانوں کو ای داربان	کہ حاضری محفل مین پیرِ مغان
سنبھل منجیہ جوشِ مستی نکر	ذرا بد مزاجو نکو دی تو خیر
اری پیرِ فروت تو بہ شکن	تری رخیہ بادہ رہی چنگ بن
اوٹھا بربط گند کو طرہ با	فلک تک پہنچ جائی حبلی صدا
بجائی سبکو و کدوئی شراب	نظر ہر کی پھر دیکھ سوئی شراب

جو آیا ہو دل میں کرو وہ بیان
 یہ بیعت ہی اس بات پر خدا
 نہ میدان سی بھی ہوا کہ قدم
 سبھوں فی کہا ولسی منظور ہی
 ابوالہاشم اک مرد تھا باصفا
 کہا اوسنی موسائیونی تھا بعد
 سنیں گی وہ اسلام لانا اگر
 یہ احوال اوپر کہلیگا جو میں
 بلاشبہ نہی کی نوبت جنگ
 رہیگا اگر سایہ حشر شاہ
 اگر ہو گا قصد وطن شاہ کو

تو کہنی لگا سب سی عباس ہاں
 زروحان و مال اس لڑائیں دو
 کرو میانی خنجر و ن کو علم
 وفاجان نثار و ن کی مشہور ہی
 وہ انصاریں سی پیر کی تھا
 ملی رتھی تھی حبیبی ہو شیر و شہد
 عدو جانو نکی ہونگی سب بخاطر
 مٹا یا گیا ہے خط اولین
 لڑائی ضرور اونی ہم بیدنگ
 سرون پر ہاری تو ہو گاہا
 نہ پائیں گی ہم چین کی راہ کو

شهنشہ فی فرمایا شادان رہو

رہو عہدِ اول یہ سب ستیقم

قدم کو جما کر و سب جہاد

کہا سعد فی دستگیرِ جہان

بڑا و ذرا ہاتھ ای چارہ سنا

یہ سب لسی منظور ہی و قبول

کیا شہ فی دستِ مبارک بلند

سبھونکو ہوئی جبکہ بیعتِ حصول

لکھا ہی کہ عباس تھا اک جوان

کہ ایقوم بیعت ہی کس عہد پر

کہا سب فی تم اپنا مطلب کہو

عدو روئین تم دلیں خندان ہو

معاند سی رکھو نہ کچھ خوف و بیم

یہی عہد ہر دم رہی دلکویا

وگین گرفت دم کاٹ ڈالیں بان

نہ بیعت سی رکھو غلامونکو باز

جہان کی ہوئیں نعمتیں اب حصول

لگی کرنی بیعت وہ سب جہند

خدائی کیا اونکا ایمان قبول

وہ کہنی لگا سب سی کہولی زبان

کہ سبقت جو کرتی ہو تم اس قدر

مناسب نہیں ہی کہ اب چپ ہو

یہ انصار کا تھا ارادہ وہاں
 کہ فوراً برآشفتمے اسعد ہوا
 رسول مکرم سی یون عرض کے
 بر غبت گوار کیا ہی یہ دین
 کیا ہی جو اسلام دل سی قبول
 یہ عباس سی پہر سہون فی کہا
 جو کچھ عہد منظور ہو لیجئے
 رسول خدا کی ہم انصار ہیں
 سہون فی یہ خدین پہر غم کی
 جو منظور ہو عہد فرمائی
 غلاموں کی ہو جان نثار یہ غور

کہ دیون جواب سوال زبان
 وہ چین چین غمسی نہ حد ہوا
 نہو نیکی ہمسی کہی سر کشی
 کسی ہی کموت پر بالیقین
 نہ ٹالین گی تا مرگ حکم رسول
 کہ حاضر ہیں سب سر کھنٹی ریا
 عیان کھنٹی اب عیان کیجئے
 محمد کی دسی مددگار ہیں
 کہ آنکھوں سی منظور ہی پیروی
 زبان مبارک پہ وہ لائی
 چمنکی ہو باد بہار یہ غور

مرد پر نبی کی ہی باندہی کر	ہوئی ہو رہ دین سی ہی باخبر
تمہیں ہو گا منظور ایدوستان	کہ لچلی ہمسرہ نبی کو وہاں
یہ ہو داوس زمین کی عدد و ہبت	محمد سی وہ تند خو ہن بہت
بہت کینہ رکھتی ہیں احمد سی وہ	نہ بد ظن کہیں ہوں محمد سی وہ
یہ اندیشہ ہی مجھ کو ایدوستان	ایکلی نہ رہ جائیں شاہ جهان
نہ لو تم خبر نسبت ہو حوصلہ	کرین شاہ دین پر وہ جو رجھا
گہنا و حفاظت سی سلطان کی ہاتھ	بڑ پائیں ستم کش طوفان کی ہاتھ
اگر عہد اپنی کروستقیم	تو چلنی مین ہرگز نہیں خوف و بیم
یہاں رنج و آفت جو سہتی ہیں ہم	حم و درد و ایدامین سہتی ہیں ہم
درخت وطن سی نجائیں گی ہم	وہاں کیا ثمر جا کی پائیں گی ہم
اگر نیکی مصیبت سی اسباب	بسائیں گی لیکن نہ غیر و نکاہر

کرین مجھ ہی بیعت وہ سب بیدنگ

جو سب آئی وقتِ شب پُر سُرو

کہ تا اہل کین اس سی آگہ نہ ہوں

ہوئی جمع سب غار میں کوہ کی

چچا اک محمّد کی عباس نام

نہ تھی گو وہ ایمان سی بہرہ یاب

مگر حسن فہم و ذکا تھا بہت

ہوئی سبسی عباس ہی روبرو

کہا خزن سی ایجو انان دین

یہاں ہیں بہت دشمن دین حق

ہوئی ہی تمہیں دولت دین حصول

نہ رہی ای کچھ اونکی دین اُننگ

ہو غار میں ایک اک کا ظہور

مہیا لڑائی یہ گمسرہ نہ ہوں

زبان پر تھی نام اندوہ کی

وہ تھی نزد شاہ خواص و عوام

نہ معلوم تھی اونکو راہِ ثواب

اونہیں پاس خیر الہ تھا بہت

اور اس طرح کرنی لگی گفتگو

سمٹ آئی ہو تم جو شہکی قرین

سمجھتی نہیں کچھ ہی آئین حق

کیا ہی اگر تمہنی ایمان قبول

حرم میں جو داخل ہوئی آنکر	ہوئی شاہِ کعبہ کو اسکی خبر
کسی فی یہ کی عرض سلطانِ دین	کہ حاضر ہیں شہرِ مسلمانِ دین
سب کجا پہ پھری ہیں اور ہیں مقیم	نہیں او نکو مطلق معاندی ہم
وہ ہمراہ دین محمد ہیں سب	زیارت کی مشتاقِ حید ہیں سب
جہان حکم ہوا و نکو لی آئین ہم	جد ہر ہوئی ارشادِ بھلا تین ہم
وہ حاضر ہیں بیعت کو ایشادِ دین	مکانِ اطاعت میں سب ہیں مکین
بہت اونسی راضی ہوئی مصطفیٰ	کہا حربا حربا حربا
یہ فرمایا تاجِ سرِ نازِ فی	زبان سی کہا مہرِ اعجازِ فی
کہ ہوئی جو ہیں دوسری جگہ شب	وہیں غارِ عقبہ میں آئینِ وہب
وہیں ہوگی پابوسِ خیر الانام	اونہیں ہم بتائنگی احکامِ عام
یہی میرا حکم اور ارشاد ہی	خدائی حقیقی کی امداد ہی

انکراتنی سفاک بی باکیان
 سرچام ہو رومی مہر فلک
 سنبھل پائی پیر معان و مہین
 نکل سقفِ خمخانہ سی ساقیا
 کدہری جہان بین کدوی شہزاد
 بطمی کا لازم ہی ساقی شکار
 کرب قصایِ چرخ نیلوفری
 دف نہ کہان ہی جلاصل نبی
 زیارت سی خور کی ہو دل کامیاب
 ہوئی تیسری سال ایام حج
 چلی دونو قوموسی شہزوان

غضب کی ہین خمار چالاکیان
 حبابو نمین ہو کو کبونی چمک
 جوانو نکی ہون ہاتھ ہر لہرین
 جوانیکا پسیر عین آئی مزا
 چٹکتی ہین بلبل کہلا ہی گلاب
 ہی امید بخشش روزگار
 نہ بیکار جانیگی رامشگری
 رخ عشق منچہ مراد لبی
 نبی عرش روی رسالتاب
 ملا حاجیون کو جو پیغام حج
 پئی حج کعبہ وہ آئی بیان

نئی دین کی شکل ترکیب می	دل قوم کو خوب ترغیب می
خوش اقبال تھی اہل ایمان ہوئے	وہ سب صدق دلیسی مسلمان ہوئے
توبی ماری کُفّار مرنے لگی	بہ اعلان دعوت وہ کرنی لگی
ہوئی صاحب دین دل اہل سُبُوح	مسلمان ہوئی لگی جُوق جُوق
بڑھی دمدم بایقین شہر مین	ہوئی کثرت اہل دین شہر مین
کہ خوش ہو یہ سنکر رسول خدا	حرم کو چلا مصعب با وفا
حضورِ پیغمبر روانہ ہوا	وہ پیشِ سمندر روانہ ہوا
حکایت وہ سب ہو ہو عرض کی	حد زلف خوش ہو ہو عرض کی
اگیا عرش تک دستِ دین ہدا	پیمبر نے سجد کیا شکر کا
آنا بعض انصار کا سالِ سوّم مین	شیریں و مشرقِ نیا ترسی غلہ عقبہ مین
قدم لون پر یرو چہکادی مجھی	مئی لالہ گون سا قیادی مجھی

بغضتہ رکھا ہاتھ تلوار پر

لگا کہنی یون اسعدِ نامدار

نصیحت ہماری سُن اِک کانسِی

جو کچھ پہ تو کہہ وہ ہمیں ہی مل

مخاطب ہوا سعدِ فرخندہ فال

کئی اوس سی مصعب فی السی کلام

پڑھی پڑوہ آیات بی مکروکید

سُنی سعد فی سب بشوقِ تمام

ہوئی نیک طینت مسلمان ہوا

لیا ساتھ مصعب کو اور سعد کو

اپنی دیگر اقوام لایا انہیں

نظر جا پڑ تیغ کی دھار پر

بس اب جوش موقوف کر لی قرأ

نہ گزشتہ ہو دین سی ایمان سی

نہ او سی کہی ہو نگلی ہم دل ملول

تو مصعب ہی کرنی لگا قیل و قال

بہری تھی جو وہ آبِ حقیقی تمام

کہ حنبی مسلمان ہوا تھا اُسید

پسند آگیا حق کا سارا کلام

دل سعدِ بد اہل ایمان ہوا

مبارک ہمایون سخی سعد کو

طریقہ ہی انکا بتایا انہیں

کہیں اوسپہ غالب بد اختر نہوں	وہ کرامت بس سی وہ سر نہوں
کہا سعدنی اتب ہی بیوقوف	کسی علم سی بن گیا فیلسوف
مجھی تیغ دی کر نہ خود رانیان	گوارا نکراتنی رسوائیان
تجھی کیا مناسب تھا ای تیرہ رانی	بلندی و پستی مجھی تو دکھائی
غرض سعدا سعد کی پاس آ گیا	تو اسعدنی مصعب سی ہنس کر کہا
بنی شہل اب یہ تو مشہور ہی	کہ سردار سی اور مغرور ہی
کری گریہ دین محمد قبول	تو ہوں محنتیں سب ہی حصول
رہی کوئی شرک نہ پھر شہر میں	صدائی اذان آئی اس دین
کہا مصعب نیک فی خوب ہی	مجھی ہی ہی امر مرغوب ہی
اگر فضل حق شامل حال ہی	تو اس مرد کا نیک احوال ہی
اوہر دونوں مشغول تھی بات	اوہر سعد پنچا اوسی گہات

پہی غسل کرتا تھا تعجیل وہ	لگا کرنی حکموں کی تعمیل وہ
معاند ہوئی خوف سی گرد برد	لباس مصفا پس کر وہ مرد
بجالاتا سب دین کی آئین وہ	بتوں پر ہی کرتا تھا نفرین وہ
ہوئی ایسی تاثیر ایمان کی	کہ سب خصلتیں چوڑیں حیوان کی
آنصرع دعا اور نمازوں کی بعد	جوان آن پہنچا وہ نزدیک سعد
کہا سعد فی حال اسعد تو کہہ	زبان بند کیوں ہی تری چپہ
لگا کہنی اسعد سی اوسدم اسید	کہ ہی سعد صیاد آفت کا صید
عجب حادثی میں گرفتار ہی	نہ کوئی رقیق اور نہ غمخوار ہی
بنی حارث اوسکی عدو ہو گئی	کہ پیمان شکن تند خو ہو گئی
ہین خونریزی پرستعد سب سب	وہ باند ہی ہیں اب سسی ضد سب
خبر گرچہ لینا ہو تو اوسکی لی	مناسب ہی دشمن کو کچھ زک ہی دی

نہ ہرگز کیا آکی اوسنی سلام
 سنا سعد نیک فی حیۃ حال
 نہ کہ جنگ سن لی مری دو کلا
 تجھی گر پسند آئی اسلام و دین
 اگر ہو غین قائل تو نفرت تو کر
 ہو اسعد سی اس پہ راضی اُسید
 بیان کجی آپ کہتی ہین کیا
 کیا مصعب نیک فی یہ بیان
 سناؤ نگا تجھ کو نہ کہ خوف و بیم
 صفت کی بہت اوسنی ایمان کی
 بہت خوش ہو اسکی قرآن اُسید

سنا یا اونہین سعد کا سب پیام
 کہا رکھدی تلوار ای نیک فال
 یہ قصہ ابھی مجھسی ہو گا تمام
 تو کینی کو چھوڑا اور ہو میری مین
 اگر حق یہ ہوں تو حمایت تو کر
 کہا میں سنو نگا یہ بی مکر و کید
 عیان کجی و چھپا مدعا
 فضیلت تو اسلام کی ہی عیاں
 دلائل و وجوہات امر عظیم
 پڑھیں آتین خوب قرآن کی
 ہو انور ایمان سی چہ سفید

اگر بهتری چاهی ای خوش سیر

اوسی گهری اپنی تو جلدی نکال

کری و ده عمل اس کی پر تو خیر

چلا سنتی ہی مثل صیاد اُسید

حامل کنی تیغ خوش آبدار

بڑھاپیش اسد و ده باغرم جنگ

تو مصعب سی سعدنی کی گفتگو

نمک پاش ہی کُفر اس شخص کا

اگر ہو مسلمان یہ شیر مرد

بہت لوگ ایمان لائیں عیان

اس اثنائیں پنچا اُسید دلیر

تو مصعب سی کر دین خوف و خطر

نہو تاملی تیری پہر کچھ ملال

لڑائی کی ورنہ دکھا او سکوسیر

کری تا وہ مصعب کو اس گھر میں

تو چین بر حسین شکل موج بکار

یہ اسعدنی دیکھا جو بطورنگ

ٹپکتا ہی خنجر سی اسکی لہو

یہ ایمان لائی تو ہی کیا مرا

رخِ مشرکان مثل رو بہ ہوزو

صفا ہون نہایت دلِ مشرکان

بہ غصہ بہ جرئت خفا مثل شیر

پہر اوس قوم کی پڑ عوت بھی

اجوتی نرم دل لائی اسلام وہ

جو گزشتہ تھی سب وہو گئی

بدون فی کیا حال اسعدیان

کہا قوم فی ہائی رسوا کیا

سہون فی کیا دین نواختیار

ہو اسعد کو یہ سخن ناگوار

بلایا اوسی اور کیا یہ بیان

وہان جا کی کہہ اوس سی سی ننگ قوم

یہ رشتہ نہوتا اگر درمیان

یہ مصعب عجب خا ر پیدا ہوا

محبت ہی کی اور نصیحت ہی

اس آغاز کا سوچی انجام وہ

کہ وہ طعنہ زن چار سو ہو گئی

ہوار از پوشین ساراعیان

کہ بر باد سب ین آبا کیا

محمد کی دسی ہوئی جھلے یا

اسید بہادر جو تہا نامدار

کہ جاپیش اسعد ہی ایجوان

گئی کیون نئی دین میں چند یوم

تو کرتا بھی قتل میں ای حسان

گل شر اسی سی ہویدا ہوا

تہمتن در آئین رخ موج میں
 رہی دین احمد قیامت تلک
 ملک پیشوائی کرین دین کی
 فلک طرز و رفتار میں ایک ہو
 ظہور امام زمان ہو قریب
 نبی اشہل اک قوم تہی سعادت
 وہ شرب کی تہی سبکی سب یکرم
 قدامت ہی معروف و ن سبکی تہی
 جو سردار تھا اونکا سعد معاذ
 برادر تھا اسعد کا وہ خالہ زاد
 بہم جا کی اسلام ظاہر کیا

پسند آئی اسلام سوا وج میں
 مٹی تاریخ مہر و مہ کی چمک
 ستاری صدا دین اس آئین کی
 زن و مرد و اطفال سب یک ہو
 کہ کفار و تہی ہیں رنج مہیب
 عرب میں خدا و سکود یوی خزا
 قبیلہ سی خنجر کی تہی ہیم
 طبیعت ہی مالوف و ن سبکی تہی
 قبیلہ کا تھا وہ ملاذ و معاذ
 وہاں سعد مصعب گئی خوش نہاد
 ہر اک شخص کو دین سی ماہر کیا

<p>کیا کہ مین با عز و شان میهمان بهم پرتی تہی وہ محلات مین باخفا وہ کرتی تہی دعوت تمام مسلمان ہوتی تہی دو چار روز</p>	<p>کہ تہا سعد خوشبخت خوشرو جوان سکھاتی تہی دنیکو وہ ذرات مین بتاتی تہی دین شہ نیکنام گناہوں کی کرتی تہی انبار روز</p>
<p>پلاساقیا آتشین ایک جام دکھا زعفرانی رخ می ضرور اٹھا جام لعل و رخ سب ز فام بنی بادہ موج شراب سخن رخ ہو رہی مہ سی کری کشمی ترقی رہی دین خوشنام کی</p>	<p>دعوت کرنا مصعب کا و ایمان لا ناسعد معاذ کا و رگروہ کثیر امل شیر کا کہ بجائی گل طوطی خوش کلام پھر کجائی جنت مین جس لوسخی کہ تو شاعرون مین رہی نیکنام کہلی تختی پر حب گلاب سخن شب رنج راحت دکھائی کہی ہوس ہی بھی ساقیا جام کی</p>

نبی کا مصاحب اک خوشگلام
 بہت نیکبخت اور محمود تھا
 اوسے اہل شرب کی عمرہ کیا
 غریب الوطن مصعب ش لقا
 مری پاس سے جب کہ ہوئی دور
 وطن بھول جائی مصعب
 حمایتیں رکھنا اسی ہاتھوں ہاتھ
 کہا پر یہ مصعب سی ای با شعور
 بمقدور و طاقت تبا نابہت
 غرض اہل شرب وطن کو گئی
 وہاں سعدنی مصعب پاک

لکھا ہی کہ اوس نے کا مصعب تبا
 خوش اخلاق و فہم مسعود تھا
 مگر ساسی یہ ہی فرمان دیا
 تمہاری طرف ہی یہاں سے چلا
 مدارات میں تم نہ کیجو قصور
 نہ اس تک لگی دست اہل وفا
 پچھوئی کہی سایہ سان اسکا ساتھ
 نہ کرنا تو تعلیم دین میں قصور
 جہان تک یہ سکیں سکھانا بہت
 رخ تخم ایمان وہ سب بو گئی
 خجستہ بشارت فرحناک کو

اور ہمراہ کرنا سرور کا نایاب مصعب کو تعلیم احکام دین لکھوا^{سطح}

کہ غلمان کہیں جسکو مشک گلاب

بطمی کا طامہری ز ادب لکھو

تو اعمال اسلامیان ہوں سپر

نعل میں دباؤن کوئی شکھور

تو کعبی میں ہو حاجیوں کو حسد

ہوئی جمع شہ کی نصیر و حبیب

وہ دین معلیٰ میں شامل ہوئی

دویم اسعد بن زرارہ سوار

چہا یا نہ اک ذرہ قول خدا

بڑھا اونکا رتبہ نبی کی قرین

پلا ساقی با ادب وہ شراب

اٹھا خمدی میں جوانوں کو تو

چلی منجیق فلک نشہ پر

کھنچی تیغ موج شراب طہور

جو میں بخشواؤن گناہان بد

ہوا دوسرا سال حج جو قریب

جوان دشت جو شیر سی اخل ہوئی

تہا سعد عبادہ ہی اون دشمن پار

بتایا اونہیں شہ فی دین ہدا

سکھائی اونہیں جملہ احکام دین

وہ اوں چہ کا جابر جو سردار تھا

ہوا وہ بھی سلام سی باخبر

کیا ساتون فی دین اتحاد قبول

کہا اب ہن رخصت کی میدوا

وطن میں کرین دین کو مشہر

کیا اونکو رخصت نبی فی ہن

جو وہ لوگ شیریں داخل ہوئے

نبی اوس ہی اہل ایمان ہوئی

جو خطا ہر کیا اپنا ایمان دین

کہا سبھی پھر حج دوئم میں سم

انصا کا آنا سال دوئم میں شیریں و مشرف ہونا بدو اسلام

بہت عقلمند اور شہسار تھا

وہ تھا صاحب ہوش و فہم و ہنر

یہ نعمت ہوئی اون سبھو کو خصوص

رہی قوم میں ہی یہ دین یاد گا

بہت جلد اس آئین کو مشہر

مسلمان ہوئی مھر چرخ برین

بہت نفسا وں دین یہ مائل ہوا

دویم اہل حسنہ حج مسلمان ہوئی

ہوا دونو قومونکو بالکل یقین

نبی کی ہی چہ آئین کی ب قدم

انصا کا آنا سال دوئم میں شیریں و مشرف ہونا بدو اسلام

<p>توقع بزرگی نہ رکھو ذرا نہ پوچھو تو نکو عیث بی سبب کہ حسنی دو عالم کو پیدا کیا اوسی سی ہوا دو جہان کا ظہور کیا مجھ کو اپنا مدار المہام زمانین ہوئیں نہ رسوائیان کیا جنکا کفار فی دل ملول نہ مانا ذرا بلکہ ایذا سہی وہ سب میری منس ہیں مسازین جواب اوسکا دونگا ہی بی ملا زیادہ وفا دار وہ سب سی تھی</p>	<p>بتوں کی پرستش سی کیا فائدہ سُج گزاری و بگوش دل ب خدا ایسا خالق ہی اور کبریا اوسی فی دیا تکوین فم شعور نبی ہی بنائی پی انتظام کرین تانہ مخلوق خود رانیان ہوئی عہد آدم سی کتنی رسول سہون فی جو تبلیغ احکام کی نبیوں کی سب مجھ میں اعجازین اہم جو کر دم زبانی سوال جوان و نین چہ جو کہ شیر کی تھی</p>
--	---

وہ تہی منتظر نامِ ذیجاہ

تہی اولاد اون سکی یار تہی

لکھا ہی یہ راوی بیباک فی

یہ چاہا کہ اسلام کا ہو رواج

دعوتِ کرنامی کا اہل شریک و قبول کرنا

خدا مہربان ہی تو عالم ہی ہوت

نہ اک رگ کٹی تیغِ دنیا چلی

ہزاروں ہوں دشمن توجہ دہوں

جو مہین سال بعثت کو دسواں لگا

کہا حاجی ونسی جواب اسکا دو

رضائی خدا کی لئی سب سہا

وہ تہی یاد و غنیمت شہنشاہ

وہ انصارتہی دوستدار نبی

کہ دس سال بعد احمد پاک فی

جہانسی تونکا ہو موقوف راج

دعوتِ کرنامی کا اہل شریک و قبول کرنا

ہر اک رونگٹہ اپنا ہر دم ہی ہوت

سرموہ پاسی نہ ہرگز ملے

تو احد یہ ہو مغربی پوست ہوں

محمدنی سامان پہ یہ کیا

خدا کو ہی چہ پانتی ہو کہو

سفر اپنی اپنی گہر ونسی کیا

کہا شاہ فی مر حبا ای وزیر
 بدل میں ہی اُمت میں حضور ^{تک} ہو
 لکھا عہد نامہ پیراوس ماہ فی
 کہا جب زیارتی پانا شرف
 مرا عہد نامہ یہ گد رانسا
 رہی تو نہ زندہ اگر ای وزیر
 نہ بھولی تر خاندان یہ کلام
 وہ تحریر کی سپرد وزیر
 وطن کی طرف جب روانہ ہوا
 ملازم رفیق آدمی بیشتر
 رہی سبکی سبب وہ بہ تر دوزیر

تقدیر کی مٹی نہیں ہی لکیر
 دل و جان سخی ایشمین بیعت کی ہو
 دیا دست دستور میں شاہ فی
 تو خود عرض کرنا اسی با حلف
 مجھی اونکی اُمت میں توجاننا
 تو اولاد تیری رہی دستگیر
 سنائی یہ سب عہد نامہ تمام
 میں کو گیا خسرو بی نظیر
 خوشی اوسنی سارا زمانہ ہوا
 گیا چھوڑ کر وہ شہر وادگر
 محبت تھی احمد کی دل میں خمیر

وہی بادشہ میں سلمان جو ہو
 کروں حال تبع ذرا آشکار
 لکھا ہی کہ پیش از نبی ایک شا
 اوسے تبع کہتی تھی خلقت تمام
 غرض جبکہ آیا وہ کعبہ کی پا
 یہہ دینی لگا وہ خب شاہ کو
 رسول ایک بطحامین ہو کا ضرور
 اگر ہو کی ظلم و عداوتی تنگ
 سما جتسی کہ تا ہوں میں شہسپا عرض
 وفا کی اگر زندگی فی تو خیر
 مشرف زیارتی ہو کر عیال

وہ دستور میں اہل ایمان جو ہو
 عجب نیک طالع تھا وہ شہریا
 میں بھر کا تھا مالک و نیکخواہ
 وہ حج کو چلا با مدارالمہم
 وزیر خردمند اختر شہنشاہ
 کرگیا کوئی پاک اس راہ کو
 وہ شرب میں جا کر کرگیا سرور
 بہت جلد جائیگا وہ بید رنگ
 مرا رہنا اسجا یہ ہی عین فرض
 نہیں تو کرگی مری نسل سیر
 اگر نیکی وہ ہی عرض سب میرا حال

اگر گوش ہوں سامعہ ہو ضرور

جو مینی ہو تو قوتِ شائے

اگلا گر ہو صوتِ خوشی ہو نو د

اگر رنگِ خوش ہو چمک ہی ضرور

بہوین ہوں تو او سمین کی چائے

نیکیلی ہوں بلکین تو نشر بنین

و باغِ مصفا کو لایق ہی غور

صفا دہن کی چاہی ہی عقل

و ہی ہاتھ ہین جو سخاوت کریں

و ہی سینی ہین جو کہین راز کو

وہ پاؤں ہین جو راہِ شمعین حلین

زبان گر ہو تو ذائقہ ہو ضرور

لبو نسی سخن کا ہو حاصل فرا

جو آتش ہو صاف اسی نکلی نہ دود

جو پہوڑا ہوا او سمین تیک ہی ضرور

کامنین ذرا بیرخی چاہے

مناسب ہی تیغون یہ جو مہربن

نہ لطنِ خیالی میں آئی کچھ اور

نتیجہ ہو نیک ایسی کچھ ہی سبیل

و ہی قلب ہین جو محبت کریں

جگہ تک نہ دین حرص و راز کو

نہ رو دین دلون کو نہ گاہی ملین

کعب آئینگی و دره شام سی	مصیبت مین مین یا و در آرام
اوسی ہی بتا یا شهنشاه نی	کہا اس طرح غیرت ماہ نی
بشرط شفا صبح کو اک گروہ	ادھر آئیگا گرنہ ہوگا ستوہ
بلا شبہ ہوئیگا داخل یہاں	روانہ ہوئی سب پی امتحان
سر راہ سب ملکی ہو ہوشیا	گذرگاہ پر ہی بوقت نہار
بگفتند با ہم زلات و منات	بقول محمد نباشد ثبات
ہوئی ز رور و قافلہ آگیا	ہر اک خار گلزار مرہا گیا
نہ اسپر ہی لائی ذرا اعتقاد	دل مشرکین فی بڑیا عیناد
حکایت ایمان لانی شیخ شاہ مین کی معہ وزیر قبل محمد صالح علیہ السلام	

جو موہون تو او مین سیاہی ہو	جو ہو تخت تو پا دشاہی ہی ہو
اگر آنکھیں ہوں تو بصارت ہی ہو	جو دل ہو تو او مین محبت ہی ہو

دلِ مونسین کو تو اقرار تھا
 نہ سچ جانتی تھی وہ اوپر کا حال
 جو دیکھا نہیں کون سچ جانیکا
 مگر حالِ بیتِ المقدس اگر
 ویا حال و احوالِ املاکِ شام
 سنا احمد پاک فی جب یہ قول
 سرِ راہِ شہنی پڑھی پہرِ نسا
 مدد کر یہ بندہ ترا ہی رسول
 جو نقشہ کہ بیتِ المقدس کا تھا
 دی شہ فی کفار کو سب نشان
 نبی سی کیا دوسرا پہر سوال

زبان پر بدو کی بس انکار تھا
 یہ کہتی تھی بیشک ہی امرِ محال
 جو فرمایا دل کس طرح مانیکا
 بتائیں ہمیں خسرو داوگر
 کہیں ذرہ ذرہ شہِ نیک نام
 کیا ایک لحظہ تو کچھ دل میں ہو
 دعا کی کہ ای خالقِ بی نیاز
 وہیں جبریل آئی با صد اصول
 وہ جبریل فی شہ کی آگی دہرا
 وہ نقشہ رکھائیش بد اختران
 کہو شام کی قافلی کا ہی حال

جو کی بہر امت محمدؐ فی عرض

سنین مستحبات اور مجملہ فرض

خدانی جو وعدہ کیا عفو کا

وصی نبیؐ فی یہ بالکل سنا

مراجعت کینانی کا افلاک سی اور بیان کرنا حقیقت ساکنان سنی

نہ ہوش ساتھی تو می پیچ ہی

نہ ہوش شہی تو وہ شہی پیچ ہی

نہ ہو موج گر بادہ بیکار ہی

نہ قمری ہو تو سرو بہی داری

نہ اعلان ضو ہو تو مہتاب پیچ

تڑپ گر نہوی تو سیما پیچ

نہ دکھلائی چہرہ تو آئینہ کیا

نہ راز و نکور کئی تو وہ سینہ کیا

ندی گر خبہر تو رست گجا

جو پیچھی رہی تو امامت گجا

لکھا ہی پیری جب سول خدا

زمین پر جو او تری شہر نہما

چلی اس قدر جلد شاہ ہدا

رخ تو شک خواب تک گرم تھا

جو گذر اتنا شب کو بنا تھا جو کام

کہا صبح کو ہر بشر سی تمام

بہت اختلاف و مبین ہی دوستان
تواریخ و انون کو شان نزول
بیان کرتا میں شرح اوسکی اگر
نبی خوب واقف ہیں اوس راز سی
اگر ٹھیک ثابت ہی اید و ستان
کیا عرش و کرسی کو طی بی خطر
کیا عرض مطلب ہی ذیجاہ فی
حکایت نمایان ہوئی خیر کی
یہ لکھتا ہی راوی معجز بیان
علی کو نظر آیا گھر میں وہ حال
جو کچھ دیکھتی تھی شہنشاہ دین

کیا ترک اس واسطی وہ بیان
ہر اک طرح سی ہی ہر اک کو حصول
تو بند کی حق میں تہا خوف و خطر
وہ شان نزول اور اندازی
محمدنی کی سی سفت آسمان
مقال خداسی ہوئی با خبر
جواب و نصائح سنی شاہ فی
بہشت اور دوزخ کی سب سیر کی
رسول خدا پر جو گذرا وہاں
اوٹا پردہ چشم فرخندہ حال
علی ہی نظر کرتی تھی بالیقین

وہ رفوف ہی پر حکمِ حقسی تہنبا
 بجالاتی میکالِ رسمِ سلام
 وہ ہمراہِ شاہِ زمانہ ہوئی
 جو تاعرشِ پنچہ شہ نیک پاک
 وہاں اُذُنِ منیٰ خدائی کہا
 لکھا ہی کہ پہر شاہِ کون و مکان
 سخن تک کئی شہ فی اللہ سی
 بتائی حدودِ او را حکامِ دین
 زکوٰۃ اور خمس و صیام و نماز
 سب رکانِ حج ہی سکھائی انہیں
 کلامِ خدا جو ہوئی بالیقین

وہ ہر اوہین پہر نہ آگی بڑ با
 نبی سی کہا اب ہمارا ہی کام
 وہ تاعرشِ لیکر روانہ ہوئی
 نبی سی ہوا اور خدا سی تپاک
 کہ میری قریب آمری پاس آ
 گئی قبابِ قوسین تک وستان
 سنی گفتگو ہی لبِ شاہ سی
 محمد فی سیکھی وہ سب بالیقین
 بتایا کیا حقائق بی نیاز
 طریقِ سراسر بتائی انہیں
 کہیں سب سے لکھی ہر دو کہیں

تو بولا پیرا و دم نبی خدا
 کیا شکر آدم فی اور یہ کہا
 مری نسل سی تم جو پیدا ہوئی
 مری آنکھیں روشن ہیں دیداری
 وہاں سی چلی پیر رسول خدا
 فرشتی ہی حضرت کی ہمراہ
 جو ساتون فلک شاہ طلی کر چکی
 پراس راہ میں تہک گیا جب
 ہوئی شاہ رفوف کی اوپر زوار
 حجاب اسی اکدم میں طلی ہو گئی
 وہ کرسی تلک شاہ کو لگیا

میں مشتاق تھا اس ملاقات کا
 مکرّم ہوا میں معزز ہوا
 تو بخشش کی آئین ہو پدا ہوئی
 شگفتہ دل اب ہو گیا پیاری
 ہر اک آسمان طلی نجوبی کیا
 فلک پر ہماری شہنشاہ تھے
 تو پھر سردرۃ المنتہی تک گئی
 قدم ہی اٹھانا ہوا اوکو شاق
 یہہ اوستی زیادہ ہوا راہوار
 صبا کی قدم صاف پئی ہو گئی
 وہاں تک ہی ماہ کو لگیا

جو پنهانی و بان شاه عالی وقار

یکایک نظر جا پُر حیب و بان

لگی ہی وہ صخر اسی تا آسمان

محمّد کو تا آسمان لیگیا

جو پہلی فلک پر روانہ ہوئی

و راولپن بند پایا و بان

مسرت ہی مژدہ عجب لائی

کہلا ورتو داخل ہوئی شاہ

فلک اسکی عارض سی روشن

کہی شہ سی روح الامین فی بینہ

محمد بغل گیر اونسی ہوئی

کچھ اوسجا کی وہ دیکھتی تھی بہار

تو دیکھا کہ ہی تقریٰ نروبان

چہرہ اوہ برق و سپہ ای تہربان

کہون کیا کہان سی کہان لیگیا

بہت شاد شاہ زمانہ ہوئی

تو بولی یہ جبریل ای داربان

یہ دروازہ کہو لوتی آئی

ملا مرد نورانی اک مہ جبین

قمر اسکی سر کی تھی ادنی کلاہ

یہ بین حضرت آدم نیک فات

سخن پیر بتو قیس را ونسی ہوئی

بہت چین سی اور اطاعت کی تھی

شہنشاہ ہوی داخل ملک شام

پہری وہانسی بیت المقدس شاہ

ملاقاتی ہوئیں روح پیغمبران

وہ سب روحین تہیں منتظر شاہی

بجالاتین رسم اطاعت تمام

وہ سب صفت بصف ایستادہ ہوئیں

دو رکعت شہنشاہ فی کی ادا

سنو سنگ صخر جو ہی اوسکانام

ویا تھا وہ موسیٰ کو اللہ فی

اگنی سنگ صخر کی جانب سول

اوڑا لیکیا شاہ کو ہاتھوں ہاتھ

رخ سیر کی بعد خیر الا نام

رسولون سی افضل ہوا اوج جفا

زیارت سی پائی شرف بیکران

تئنا میں رو و رخ ماہ کی

پیغمبر پیچی درود و سلام

محمد سی ہی خوش زیادہ ہوئیں

امامت سہ ماہ فی کی ادا

بہت نیک انجام ہی لا کلام

اوسی جا کی دیکھا شہنشاہ فی

بہت جلد پہنچی ہوا کچھ نہ طول

قلم تیرا نہی چرخِ عرش تک

لکھا ہی ہو مینِ حالِ معراج کا

اگرچہ تعینِ نہیں ماہ کا

جو بخت کا دسواں ہوا نیک سال

اوسی شب کو فرحت سی آرمی

کہ جبریل نازل ہوئی اور کہا

سنواری گئی آج ہفت آسمان

فلک پر مین آراستہ قصر و طاق

سناستہ المرسلین فی جوہین

براقِ فلک سیر پر ہو سوار

روان ہو گیا مثلِ نوِ نظر

ہوئی حاسد و نکی نہایت ہتک

کہ ثابت نہیں سالِ معراج کا

مگر حال ہی سب شہنشاہ کا

اوسمیں ہی معراج کا سارا حال

نبی خانہ اُمّ ہانی مین تھی

چلو میری ہمراہ رسولِ خدا

خدا کی ہوئی مین نبیؐ میہمان

سواری کو حاضر ہوا ہی براق

فرحناک و شادان ہوئی شاؤدین

چلا آسمان کو شبہ نادر

کسی کو نہ نطق ہوئی کچھ خبر

و یابست ابروی خیر الانام
 و یاروی مرگان خیر البشر
 و یاپوشش کعبه کبریا
 و یاتهی مدا و کلام خدا
 شب ایسی که جس شب من قدی نهال
 شب حسن تهی یا شب عیش تهی
 ستار و نکا لشکر پر کی پری
 صراط تعیش تهی و نه نکات
 پسند خند ابر و نه رات تهی
 سنبل ملک و نه مضامین کی سمت
 بیان احادیث هی اب ضرور

و یارش پاک شه خوشخرام
 سواد عیون شه داد گر
 و یا خال جسم شه مه لقا
 نقاب رخ و چهره مدعا
 شب ایسی که جسمین جوان پیرال
 شب فرح تهی ایسی پریش تهی
 تهی سا تون فلک کرو فرسی پری
 کرو رو شب و نمین و نه تهی ای کرات
 کرامات تهی و نه کرامات تهی
 نکر رخ تو اپنا سخن چین کی سمت
 ہی معراج کا حال ای فی شعور

نہ تہی شب مسی تہی لہجہ کی
 نہ تہی شب تہی ریشِ سغیر
 نہ کس طرح وہ شب ہوشیار
 شبِ عنبر آمیز شکِ گلاب
 عروسی کی شب شبِ ملاقات
 شبِ نیک منظرِ خوشِ اُصول
 خوش اندازِ شب تہی مناجات
 عجب رات تہی جو سحر خیز تہی
 شبِ راحتِ افراستار و نکی چہاؤ
 تسلی وہ جانِ بیدار تہی
 شبِ آرا اگر وہ ملکِ چرخ پر

نہ تہی شب تہی روشنی طور کی
 شبِ افروز تہا روئی احمد و ہا
 فرشتوں کی حسین روانِ موقطاً
 شبِ عطر افشان شبِ لاجواب
 شبِ بی بہا شبِ کرامات کے
 شبِ نازک ایسی کہ جو میکا پہل
 کہانی نبی صبحِ کورات کی
 نشیلے رنگیلی ضیا بیز تہی
 جو مشرق میں سر ہاتھ تو مغرب میں پاؤ
 وہ شب تہی مرصع گہر بار تہی
 نہ تہی شب رُخِ ماہ کی تہی سپر

سب اپنی جگہ پر ضیا بار تھی
 تھی جبریس و کیوان نہایت خوش
 لئی سنبہ خوشہ انگور کا
 رُخ حوت بحرِ فلک سی نکل
 کیا آہو برجِ اسدنی شکار
 بنا فوراً بلیسِ سرطان کی شکل
 عدالت کی میزان نمایان ہوئی
 شبِ لطف تھی رشکِ ہنیر
 وہ شب تھی کہ مشکِ سیہ رنگ تھا
 شبِ نسیمِ اویسی شبنمِ بہاگی تھی
 سفید اوس سیاہی سی تھی تاجدار

ملک آسمانوں پہ ہشیار تھی
 بنا برجِ ثورِ فلک کا گوش
 دی پیچ زلفون میں رُخ ہو کر
 گرا پائی صیادِ پر سر کی ہل
 شجاع و ذنب بنگئی شکل مار
 ہوا جو زاتِ تو ام بنی جانکی شکل
 شبِ صاف راحت وہ جان بونی
 وحید زمانہ عجب بی نظیر
 رُخ شب سی آئینہ پر رنگ تھا
 سیاہی تھی اوس شب کی صبح بلور
 گمانِ زراغ پر تھا کہ ہی بو تیار

غروب جوانی سی ہون مین بری
 شب قدر ہو میری لیل مراد
 ضیاءِ نیرتہی خوش شگون لکیرا
 سوادِ دل محرومہ رات تہی
 سوادِ عیونِ رُخ خور تہی
 سیاہی تہی کا گل کی یاد و دل
 شب تیرہ مثل شبِ ماہ تہی
 تہی شبِ باشا و شبِ شبانِ کرم
 خجالت تہی حاصلِ شیاطین کو
 اثرِ شبِ مین تہا صبح کا آشکار
 ثریا سہاؤ رحلِ مشتری

ضعیفی بھادی بغل مین بری
 سوائی خوشی کچھ نہو دل کو یاد
 تہی رات تہی بلکہ لیلِ برات
 عجب نیک ساعت کرامات تہی
 شبِ عیشِ بادہ سی مخمور تہی
 شیاطینِ اوس رات تہی مضحک
 کہ وہ نرد بانِ فلک جاہ تہی
 ملک تہا بنی تہی نرد بانِ کرم
 ندامت تہی کاملِ شیاطین کو
 ستاروں کی ہر سو نمایان قطار
 عطارد و مریخ و زہرہ سہی

بنابسم ظاہر ہوئی روبرو

وہ سمجھی کہ میں یہ رسالتا

سمجھ میں جو آئی فروع و اصول

وہاں سی جو کعبہ تھا کدنگی راہ

اجنبہ ہی مولاسی رخصت ہوئے

شہنشاہ کی جو کہ معمول تھی

پتی دین وہ کرنی لگی گفتگو

سوالا تکی ٹھیک پائی جواب

یقین لائی سب رکھا دین قبول

چلی او سطرف شاہ عالم پناہ

او ہر داخل کعبہ حضرت ہوئے

بستور دعوت میں مشغول تھی

جناب سرور کائنات کا ذکر معراج اور خالق سب ملاقا کر

بنی پر خیا اختر آسمان

دو چند آج ہو نور چرخ برین

ہوں الماس کی بحر ہفت آسمان

پلا ساقی مجھ کو شراب ملو

کہ ہو گا دُرخشاں ہندہ ہر زمان

کری فخر عیسیٰ گردون نشین

بروج ستارہ زمین و زمان

بغل میں دبا لون کوئی نہ خود

لگائی وہاں ظالمون فی جنگ

بمجبوری احمد و ہانسی پیری

بیابانکی جاگی یکایک جوخت

بزیر شجر شہ فی دہویا ہو

خداسی کہا پھر عجز تمام

شجر کی تلی پیراوا کی ساز

تلاوت کلامِ خدا کی جو کی

فصاحت بہر خوش مزہ تھا کلام

سنائی نیامیہ کلامِ ملیح

خدائی حقیقی کی تائیدی

اثر جب کیا او نہیں ایمان فی

ہوا زید مجروح اور شاہ تنگ

مگر زید ہمراہ تھا شاہ کی

نظر آیشہ کو وہاں کدخت

رگ برگ کو عنہم ہوا موہو

مین بندہ تو ہی خالقِ نیکنام

ہوئی حق سی مصروفِ رائی نیاز

گروہِ اجتہاد فی وہ سب سنی

کہا بعد موسیٰ یہ ہیں نیک نام

معانی صاف اور عبارت فصیح

رسولِ خدا قابلِ دیدی

کیا نشہ کو مجرا بنی جان فی

نہ طفل حسین زاہد و نمین رہی
نہ مینائی وحدت میں ہوئی دو

نہ نچھانہ دہر مسجد بنی

نہ پیر معافی چٹھی مے کشی
نہ غمگین کی دلی سہی شور و

یہ لکھنا ہی اب اوی خوشکلام

کیا قصد ترک وطن شاہ فی

یہ غمناک شاہ زمانہ ہوا

بنی بکر اور ساکنان حجاز

وہ ملعون دلو نمین نہ ہی اپنی صاف

کیا ظلم اون سب فی یہ برلا

نہ نیکی بد و نیکی دلوں میں رہی

نہ مالک سی دربان کوی سر

نہ رومی سر شہر مسجد بنی

نہ زاہد سی تسبیح دُر جلی

نہ عابد سی تسبیح خاک حسین

تو میری قلم سی سن ای نیکنام

لیا زید کو ساتھ ذیجاہ فی

قبائل کی جانب روانہ ہوا

بتایا اونہیں دین کا جاکے را

سراسر محمد سی ہی برخلاف

تن پاک پتھر سی زخمی کیا

بڑا ظلم کُفتار از حد زیاد	کہ در پی ہوئی شہ کی اہل عناد
شہنشاہ سی و شوار تہا انتظام	کیا ترک آخر کو بیت الحرام
سید ابراہار و انہ ہونا فرط غم اور کثرتِ ظلم کفار سی قبائل کی طرف اور دعوت کرنا خلق کو آئین اسلام کی جانب رعد و گناہوں گروہِ سیاہ دہکا اور ایمان لانے فرقتہ جہنات کا سماعتِ کلامِ مجیدی	
نہ ٹبل سی چوٹی رُخ لالہ زار	نہ ہو پشت زین سی جد شہسوار
نہ پروانہ کودوری شمع ہو	نہ قرص مہ و مہر بی لمح ہو
نہ موسیٰ سی ہو طور کا افتراق	جدائی ہی لیلیٰ کی مجنون کو شاق
نہ بی اسپ مید انہیں ہو نیزہ باز	نہ ہو عمر ظالم جہان مین دراز
نہ بی عطر گل ہو کوئی ناز مین	نہ بی ضو نظر آئی رومی حسین
نہ مخمور ہو شرب می سی الگ	نہ جنت مین نظر آئی دی رومی سگ

پس از دین اسلام رحلت ہوئے
 طریقہ یہ اسلام اور دین کے
 اوتار محمدؐ فی خود قبر میں
 محمدؐ تو ہی اک جہان کی شفیع
 کیا دفن غمسی ہوئی اشکبار
 کہ افسوس وہی گئیں ہاتھ سے
 مہینا ہی گزرا تھا اک داغ کو
 لکھا ہی کہ بعثت کا دسواں تھا سال
 نیا واقعہ حادثہ یہ ہوا
 تب رنج و غم سی ہوا تھا یہ حال
 نکلتی نہ تھی گہری باہر کہیں

مصیبت پہ اور اک مصیبت ہوئے
 اونہیں بعد تجھ پر تنگدین کے
 کیا بیشتر صبر اوس حبس میں
 ہوئی قبر فیض قدم سی وسیع
 بہت دل ہی دل میں ہی سو گوا
 خدیجہ ہی اب چھٹ گئیں ساتھ سے
 لگی باو عنکم پہ رنج باغ کو
 جو پہنچی نبیؐ کو ملال و کلال
 خدیجہ کا ہی ساتھ شہ سی چھٹا
 شب روز رہتا تھا خزان ملا
 نہ دم بہر ٹہرتی تھی اندر کہیں

رسول خدا تہی خرین بیشتر

بہت ناگوار اتہا دل کو فوق

اونہین ہی جو اید اجدائیکہ تہی

مگر بعد اس غم کی پروردگار

وہ تادرجہ نیک پہنچائیکہ

کہا شنہی ای بانوی محترم

کلام حسد اسی ہی ظاہر ہوا

تمہیں ہوگی اب صحبتِ امی

ہمیشہ ملاقات ہوگی وہاں

ہوئی اونکو فرحت سی ایسی خوش

رسولِ خدا فی بتایا جو دین

کہ جبریل سی سُن چکی تہی خبر

جدائی تہی واللہ حضرتہ شاق

مشیتِ ہر سب کہ یائیکہ تہی

دکھائیکہ جنت کی اونکو بہار

وہ حوران فردوس لوائیکہ

رہنگی اب اک جایہ ہم تم ہم

کہ خلدِ برین مین رہیں ایک جا

رہنگی وہاں جلوتِ امی

شبِ عید ہر رات ہوگی وہاں

کہ وہ ترغیب ہی دل کو شادی ہوا

مسلمان صادق وہ ہو کر اہل

کوئی زرد و دھوپیم ہو سر خرو

کسی پریمہ لاتا ہی تازہ بلا

کوئی گہرین ہی اور کوئی بیٹن

بتاؤ تو کس کوڑ لایا نہیں

پڑہا یا کتابوں میں استاد

ہوا حادثہ اور اک سینہ سوز

خدیجہ کا ہونی لگا اور حال

دیا داغ بالائی داغ رسول

او دہر کا فروں کا بھی غضب

دوا ہی نہ کرتی تھی بالکل اثر

سنبھلتا نہ تھا ذرہ ہر گز مزاج

عجب حیلہ پروا نہ ہی کینہ جو

کوئی اسی ہی رنج میں مبتلا

کوئی تنہا رہا ہی کوئی نعرہ زن

نیوٹن سی یہ باز آیا نہیں

لکھا ہی یہ راوی ناشاد

نہ گزری تھی اس حال کو تیس روز

فلک فی دیا آہ تازہ ملال

حبیبِ حنڈ کا کیا دل ملول

مرضی وہ شدت وہ احوال بد

مرض و نکا بڑھتا تھا شام و سحر

یہ ثابت ہوا دروہی لا علاج

علی ولی صاحب دُوالفقار

محمد کو عنہم بنیوائی کا تھا

زبان مبارک سی بولی یہ شا

رفیقِ ولی موس و غمگسار

وہ یون اوٹھی جس طرح ای کبریا

قوی ہونگی اب دشمن دین بہت

رحلت کرنا جتنا خدیجہ کبریٰ بانوی محترم رسول خداؐ انبیاؑ کا

فلک کی بھی گردشکی میں طرفہ طو

دکھاتا ہی تازہ ملاں جگر

کبھی وصلِ محبت دکھائی کبھی

کبھی شمع کو سوز دیتا ہی یہ

ملول و حزن پر تعب اشکبار

بڑا رنج او نکی جدائی کا تھا

مری وہ دل و جانسی تھی خیرا

مری نور پر تھی وہ دلی نثار

سرِ شہ سی ہو دُور ظلِ ہما

نکا لینگلی ایذا کی آئین بہت

رحلت کرنا جتنا خدیجہ کبریٰ بانوی محترم رسول خداؐ انبیاؑ کا

بدلتا ہی نہ رنگ پل پل میں اور

دو بالا ہی اسی کلالِ جگر

ہنسائی کبھی اور رولائی کبھی

کبھی جان پروانہ لیتا ہی یہ

بصد صدق دل لائی ایمان دے
 ہوا عالم جاودانی نصیب
 رسول خدا ہی ہوئی اشکبار
 اوڑانی لگی حاضرین سر پہ خا
 علی سی محمدؐ نے فرما دیا
 جو لایق تھا تجمیز و تکفیر ہوئی
 دیا غسل تابوت میں ہی رکھا
 رسول خدا پیش تابوت پا
 مع اہل اسلام و خوش و رفیق
 روانہ گرد تابوت سب اشکبار
 غرض دفن کر کی پہری شاہدین

خوشی سی ہوئی پھر مسلمان دے
 رنج حق سی راز نہانی نصیب
 کہا بخشدی انکو پروردگار
 گریبان و دامن کئی رو کی چا
 او نہیں باپکا اونکی پر سادیا
 تو شرع محمدؐ خوش آمد ہوئی
 بہت حزن و غم مرتضیٰ نے کیا
 اقارب تہی ساری گریبان چا
 مع ہوس ویاوران شفیق
 نبیؐ و علیؑ و عزیزان و یار
 بصد حسرت و یاس اندوہ گین

نہ ہرگز کبھی ایسا ہوا اتفاق
 وصیت یہی تھی کہ لاکلام
 ستانانہ لوگوں کو ہونید جھوٹ
 تلف کیجیو مالِ مردم نہ تم
 محمدؐ کی طاعت میں رہنا دوام
 یہ دینِ پہلی گاہفتِ اقلیم میں
 اجل فی مجہی آہِ فرصتِ ندی
 نصلح یہ میری عمل کیجیو
 کیا سمتِ حق اپنا رویٰ مراد
 تجاوز ہوا ضعف میں اسقدر
 وہاں پر تھی موجود خیر الانام

بڑھی جیسی آسپین شہِ رونفاق
 حمایتِ ضعیفوں کی کرنا دام
 دلِ سبکیاں تاکہ جائیں نہ ٹوٹ
 عیان کیجیو حالِ مردم نہ تم
 انہیں کی حمایت میں کرنا قیام
 جلیں گی عدوِ آتشِ بیم میں
 تاسف رہا اتنی مہلتِ ندی
 جو کچھ آج سنتی ہو کل کیجیو
 مرضِ بڑہ گیا اونکا حدِ ندی یاد
 انتہی پہر روپا کی مطلقِ خبر
 پڑہا یا نہ نہیں کلمہ دینِ تمام

چو ثابت ہوا او کو ہنگام فوت
 کیا سب عزیز و نگوشت یاز
 کہا سبسی ای نامدارانِ صاف
 بھی موت کا آچکا ہی پیام
 ہمیشہ کوئی شخص رہتا نہیں
 فناسب میں باقی ہی ذاتِ خدا
 مری بعد نیکی رہی میری یا
 فصلِ سخنم مری کا نفسی
 یہ پہلی وصیت ہی این خاص و عام
 جو تم خادمِ خانہ پاک ہو
 نصیحت یہ اب و ستری ہی سنو

جو آنی لگا دل کو پیغام موت
 بلایِ قبائل کی سرداسب
 خطا جو ہوئی ہو وہ کرنا معاف
 یہ ہی رسمِ دنیا ہوا میں تمام
 رُخ رنج دانستہ سہتا نہیں
 فناسی تو بہتری دارِ بقا
 مری رُوح جستی رہی با مرام
 نہ غافل رہو اسکی سامانی
 ہمیشہ رہی پاس بیتِ الحرام
 مناسب نہیں ہی کہ بیباک ہو
 رہی اتحادِ ولی دوستو

وہ تاب و توان طاقت و صبر و پُوش

شجاعت سخاوت و عقل و ہنر

وہ نہایت ملاحت و رخسار کے

وہ شوخی وہ گرمی وہ ناز و حیا

بسببِ حلِ چکی اب وہ حالت کہاں

لکھا ہی ابو طالب نامور

مرض وہ قوی ہو گیا آہ آہ

دوا ہی ہوئی اور اکثر علاج

کوئی شی اثر او نکو کرتی نہتی

وہ ناخن جو تہی رشک و بی لال

پس پشت بستی مل گئی

وہ صورت وہ سیرت وہ جوش و خروش

وہ شوکت وہ ہمت وہ تیغ و سپر

صفا اور رنگت وہ رخسار کی

وہ انداز و آئین شجاعت نما

جلالت کہاں ہی وہ ہیبت کہاں

علالت میں رہنی لگی بیشتر

نہ وہ رنگ و روغن رہا آہ آہ

نہ ٹہرا کسی طرح اونکا مزاج

غذا ہی گلی سی اُترتی نہتی

مرض سی ہوئی بڑھکی بدرِ کمال

کمر تارِ سطرسی مل مل گئی

کرین سرو پر قمریان آه آه	نمایان ہو کو کو فغان آه آه
ٹی خاک میں سرو باغ ہمار	تعب میں رہی سنبل سجدار
خزان دیدہ ہوں شمشاد و گل	سر شمع لالہ ہوشن میں گل
رہی غم سی سرو صنوبر کھرت	مصیبت ہو گلچین گلشن کو سخت
جہکی غم سی سرو سہی گلبدن	خزان خشک کرتی ہی روی چمن
رہی بی شش نخل باغ مرا	نہ گلزار و بلبل میں ہوا اتحاد
ہو تصویر غم شیر بیشہ دلیر	دو دو دام ہوں اپنی جینی سی سیر
رہی کچھ نہ تیار ی و فرہی	بدی پہ نہ دکھلائی روز بہی
کمان کیانی کہلونہ بنی	جو خم آئی ترکش میں دونہ بنی
نشانہ ہوا موت کا ہر جری	نہ رستم رہا نہ رخ سامری
طبیون کی آنیسی حاصل تھا	ہوا مضحک بر زمین وہ دل نہ تھا

وہ سب کہتی تھی رنج و آلام میں
حرفِ رائی محمد کی یہ کام میں

رحلت کرنا حضرت ابوطالب کا عالم فانیسی جہاں جاوے دانی کی طرف

میں غم پلا ساقی نعرہ روزن

گریبان کروں تابدا مان میں چاک

شب تیرہ ہجری ہوس ہو

زمانہ میں ہو روز روشن سیاہ

شگفتہ ہو غنچہ دل کہیں

اڑائی صبا خاک گلزار میں

خلش باغبان چمن کو یہ ہو

جلی شمع پروانہ کی یاد سی

مٹی صورت باغبان خاک میں

دریدہ رہی نشہ میں سپرین

کروں شانہ آساول جان میں چاک

دل صبح بخش میں وسواس ہو

شب ماہ بھی مثل آہن سیاہ

فزون روی حنظل سہی انگبین

چہا ہو گل سترن خار میں

کہی چشم زر گس کو تا عمر شو

تو پروانہ ہو او سکو بیداری

رہیں خوشہ چین باغلی تاک میں

ہین سب نامدارانِ عالی تبار
 گہر و نمین پیراب اپنی آباد ہوں
 ہوئی اہل اسلام خوش اور کہا
 خطا بخشوا کر روانہ ہوئی
 محمدؐ ہر اک سی جو مالوف تہی
 اگر جاہلانِ سیہ قلب و رو
 جو کرتی تہی حیلہ شہ پاک
 بدیکا جو کرتا تہا دل میں گمان
 کسی کی کہی شل ہوئی دستِ پایا
 ہلاکت کی سامان ہوئی لگی
 دعائی محمدؐ نہ خالی گئی

بس اب رحم کجی کہ ہین سب قرار
 مزا ہی یہ قصی نہ پیر یاد ہوں
 خوشامر حبا مہر حبا
 وہ محکوم شاہ زمانہ ہوئی
 بدستور دعوت میں مصروف تہی
 نہ باز آتی تہی زشت روتند خو
 بلا اونہ آتی تہی افلاک سی
 سزا و سکولتی تہی فوراً وہان
 کسی کو تب آنی کوئی مرگیا
 نصیبوں کو اپنی وہ روئی لگے
 زمین سی وہ تا چرخِ عالمی گئی

غضب سی ابوطالب نامور
 زبیر اور سب دستون فی وہاں
 یہ ہیں سو فاستوہیں با وفا
 کیا سامنی اونکی ناسکو چاک
 امان خواہ پیش نبی ہ چلی
 ابوہل تو زور و ہو گیا
 مطیع ابوہل شرمندہ تھی
 رہ گوہ جسوقت پانی قریب
 ابوطالب نامور ساتھ تھی
 بیان سب کیا ہو ہو حرف
 نبی سی ہوئی سبکی سب غدر خواہ

لگی کرنی نفرین جفا کار و نیر
 کہا جانی دیجی یہ ہیں بد گمان
 گنہگار ہیں ہم کرین گڑھ
 مسلمان ہوئی شادی فرحنا
 رخ عہد تلوون تلی سبلی
 سیہ کار وہ ہو ہو ہو گیا
 باطن مری گو وہ سب بندہ تھی
 ہوئی او سین داخل قریب حبیب
 وہ سب کو حضور نبی لیگتی
 ہوا تھا جو کچھ ماجرا می شکرنا
 کہا بخشد یجی ہماری گناہ

چلو عہد نامی کو اب کریں
 کلام محمد نہین ہی روغ
 اگر جو نہ ہوئی محمد کو دون
 کلام نبی راست ہوئی اگر
 بڑی ہمد گر خوب سا اتفاق
 سبھون فی بدل کر لیا یہ قبول
 جو شفقِ حرمسی وہ کاغذ کھلا
 ہوئی محویہ دیکھ کر باجرا
 ہوا شاد و خرم و لیکن زبیر
 مگر اک ابو جہل و جاہل
 وہ ثابت قدم تھی بدلی طرف

اگر راست ہو تھی یہ کیا کریں
 نہ جو ٹونکا ہو گا وہاں پر فروغ
 جو یہ سچ نہ ہوئی تو احمد کو دون
 عداوتی باز آوای اہل شر
 کرو ترک آپس کا شر و نفاق
 جو سمجھایا تفصیل سی با اصول
 سوا نام حق کی نہ کچھ اورتھا
 سر و نگو خبالت سی نیچا
 معاند سی کرنیگا دل میں سر
 کئی بخیر داو و عنافل
 نہ آتی تھی ہر گز نبی کی طرف

او پتی بہرِ تعظیم ہر سبک سب
 دلون میں یہ تجویر کی ایک بار
 اگر آئی ہیں بھر صلح و صفا
 نبی کو اگر سکو دین بید رنگ
 ابو طالب نامور اس طرف
 کہا اونسی اسی سرکشانِ قریش
 نہیں کچھ ضرور اسکی تفصیل ہو
 کہ واقف ہو خود اپنی کردار سے
 پیام اب یہ لاتی ہیں روحِ الامیں
 جو نامہ تھا کبھی میں لٹکا دیا
 فقط اوسمیں باقی ہی نامِ خدا

بٹھایا ادب سی رکھی بند لب
 فقیری سی یہ ہو کی اب بقرار
 بہت فائدہ ہی ملا مدعا
 کر نیکی کہی پہر نہ سم انسی جنگ
 تکلم کُنان یوں ہوئی بہرِ صفا
 جو کرتی ہو تم ہمسایا بکین طیش
 مناسب نہیں سبکی تذلیل ہو
 تمہیں علم ہی ہی گل و خار سے
 کہا ہی محمد سی اسی شمر کین
 جو اقرار کا غدیہ وہ ثبت تھا
 وہ اقرار سب کرم خور وہ ہوا

جو سنتا تھا دل سی کلام زبیر
جو چیکا کڑا تھا وہ تھا کینہ جو

ابو جہل کا جو طرف دار تھا
ہوئی دونوں جانبی جیل قال
یہ جگہ فقط اک بہانہ ہوا

مگر کہتا تھا ہر ہون سی زبیر
سحر کو غرض یوسف آفتاب
قرینِ سرم سب اکٹھا ہوئے
یہ تقریریں تھیں کیا کرین گز

ابو طالب نامور ناگہان
اونہیں دیکھ کر سب شیمان ہوئے

وہ کرتا تھا تائیدِ نام زبیر
بہت زشت تھا وہ سگِ تند خو

وہ دین محمدی بیزار تھا
قضیہ فی پایانہ کچھ انفصال
ہر اک اپنی گھر کو روانہ ہوا

کہ فیصل کرونگا میں کل کا خیر
برآمد ہوا چاہ سی بی نقاب
وہ مفسد جو تہی جمع کیا ہوئے

یونہیں رکھیں یا عہد پار کرین
ہوئی داخل محفل شرکان
یہ سہیت سی دین ہر اسان ہوئے

تو عفت عفت لگا کرنی وہ مثل سگ

اوسی دونا گاسباتکی میں سنا

تہا اک شخص اوسجا بنام زیر

ابو جہل اوسی یہ کہنی لگا

سن اسکواری بخیر دانی زیر

تن عہد نامہ کری جو کہ چاک

رخ زندگی جسکو ہونا گوار

زیر اس سخن سی ہوا خشم ناک

جواسفتہ ہو کر دیا یہ جواب

یہہ رنجش وہاں سو بسو ہوئی

جو مائل طرف خیر کی ہو گیا

کہا جو کوئی ہوگا مجھسی الگ

نچوڑو نگا پرتا بر وز حسنا

جو کرتا تھا باغ جہالت کی سیر

یہہ کہتا ہوں میں تجھسی اب بڑلا

کر و نگا بہت اس سخن سی میں زیر

دبا دونا گا اوس شخص کو زیر خاک

کری جاکی وہ دین غیر اختیار

کہا کیا کہا تیری مونہہ میں ہو خاک

ابو جہل کہانی لگا پیچ و تاب

خصوصت بہری گفتگو ہو گئی

کلام زیر اوسنی ذل سی سنا

نرالی نکالی ستم اور کچھ
 جو کچھ بھیتا تھا کوئی اہل دین
 کبھی قیمت خرید کر دو چند
 صغوبت یہ حب اہل دین پر ہوئے
 فقیر و غنی ایک سان ہو گئی
 زیادہ ہوئی حدیسی آزار حب
 کیا رحم پھر بعض گفتار فی
 مناسب نہیں ظلم اب بقدر
 بس اب نقض عہد ستم ہی ضرور
 چلو عہد نامہ کرین چاک چاک
 ابو جہل فی حب سنائیہ کلام

نظر آگئے طور بیطور کچھ
 اوسی چین لیتی تھی ملکر لعین
 رنج غلہ کرتی تھی ہراک پہ بند
 نہ غلہ ملا اور نہ جنس اف نکود
 جو بہو کی ہوئی نیم جان ہو گئی
 فزون ہو گئی ظلم اشرا حب
 کیا مشورہ قوم عیار فی
 محمدی اتنی ہو بی خبر
 بہت کر چکی ہم جہانین غرور
 بڑی رنج میں ہی شہنشاہ پاک
 حمایت کا احمد کی آیا جو نام

نہ خالی ہوں دشنامی و نکلی نام
 ترار و اوٹھائی نہ پلہ کوئی
 نہ بیچی کوئی شی محمد کی ہاتھ
 نہ اصحاب کی ہو مدد اک در
 انہی بات پر ہو گئی کار بند
 ہوئی جب بہت اپنی پس من
 قسم کہا کی سبھی کیا ایک عہد
 لکھا عہد نامہ پہراوس باتکا
 کہ اصحاب احمد کوزک دیکھنی
 جو مہراوس پہ چالیش کی ہو
 اوسے جا کی بعضی مین لٹکا دیا

بغیر از عداوت ہو کچھ کلام
 نہ بیچی وہاں جا کی غلہ کوئی
 نہ آئی کوئی خیر احمد کی ہاتھ
 کہ تاتنگ اوزکا ہو سب صلا
 پڑی پہرتی ہی سب ہتھیار بند
 تو چالیش کافر ہوئی شفق
 کیا سم سنی نفس خود روی شہد
 سیاہی یہ جسکی گمان راتکا
 جو یہودگی ہو وہ سب کھجی
 گواہی ہی دس مین کی ہو
 اور اصحاب احمد کو لٹکا دیا

ای مشورہ سب فی باہم کیا
 جبل کو رخ طور و امین کیا
 مسلح مکمل بجا و جوان
 پیغمبر کی سب سی اعانت ہوئی
 حفاظت میں نوبت بہ نوبت رہے
 زرتشتی تھی اک جا رسول خدا
 یہہ اسوانطی سامع خوش اصول
 عد و جان جائین نہ مسکن کہین
 نہ جائی محمد کہین پائین وہ
 سنا جبکہ گفتار فی انتظام
 ہی ہم سب کا یہ مشورہ لا کلام

سب سباب او سجا فراہم کیا
 نہ آئی کوئی خوب قدغن کیا
 بنی کوہ سپیکر ہوئی پہلوان
 رسول خدا کی حفاظت ہوئی
 وہ ہشیار سب باشجاعت رہے
 ٹہرتی تھی دو پہر سی سوا
 رہی اونسے پہلے خدا کا رسول
 نہ کہچین او دہریخ آہن کہین
 اگر آئین محروم پہ جانین وہ
 تو آپس میں کرنی لگی یہ کلام
 اگر و ترک اب انسی رسم سلام

بس اوس کوہ کی ایک ہی اہی

مناسب ہی احمد دین پرین

پہنچ جائیگی جبکہ نوبت بجنگ

کہ تاجنگ بس ایک جانب ہی

گرائی بس اک سمت کی خوب ہے

پسند آگیا یہ سخن بولی واہ

مگر بولہب شدتِ کفر سی

ابطالب نامور نی کہسا

نہ کچھ دیر ہو اب کرو اہتمام

وہ واقف نہون کوہ کی رازی

کیا آخرش سب فی یہ اہتمام

نہین چھوٹی اچھی بڑی راہی

معاند جوہن سب ہ باہرین

کر نیگی وہ رہ بند ہم سید رنگ

مناسب ہی ہی ہی تم کرو

وہاں ایک جانب خوش اسلوب ہے

ہزار آفرین کیا نکالی ہی راہ

نہ آیا نہ پہنچا قرین شاہ کی

سہرا انجام جلد ہی ہو اس امر کا

منافق نہ سمجھیں سہارا یہ کام

وہ آگہ نہون اوسکی انداز سی

مہیا کیا غلہ اوس مین تمام

کہا سبنی اسپین ہواک زبان
 نہ قاصرین ہم آپکی حکم سی
 نثار محمد کرین گی یہ سر
 مخالف کی کثرت و دہر ہی
 مگر اسکی تدبیر ہی اب ضرور
 ابو طالب نامور نی کہا
 بہت خوش ہوئی فکر احباب
 کہا قبضی میں اک ہماری گوی
 عجب کوہ ہی وہ نہایت فصیح
 حصانت متانت میں ہی بی نظر
 فقط ایک زمین ہی اوسکوہ

نہ دنگی ہم اونکو وہ میں بدگمان
 نہ باہر قدم آپ کی حکم سی
 تن و جان و دل میں سب کچھ
 اوہر خیر اوس سمت شری بہت
 کرنگی نہ ہم اسپین ہرگز قصور
 کہ صد آفرین مرحبا مہربا
 وہ راضی ہوئی اونکی اداب سے
 حقیقت میں وہ کوہ ہی پر شکوہ
 بڑا غار ہی اوسکی اندر وسیع
 ہی سوراخ ہی اوس میں بد منیر
 جہان بہر کا دامن ہی اوسکوہ

کہا مجھ کو اسمین نہیں کچھ دریغ
 اشاریسی اونکی ہوئی جمع سب
 قبیلی ہی اونکی ہوئی ایک جا
 بڑی فخر سی اور عزت کی ساتھ
 بٹھایا اونہیں اور کھولی زبان
 کیا اونسی ارشاد ای ہمدو
 وہ آمادہ جنگ بالکل ہیں سب
 ہوا اونکا دوا مر پاب قرار
 صلاح قبائل اسمین ہی کیا
 محمد تو مجھ کو بدل ہیں عزیز
 ہستیچکیو کیونکر حوالی کروں

رکھو نگا گلوئی عدو زیر تیغ
 نبی ہاشم اور وہ نبی مطلب
 نبی تہی عجب محفل عیش زرا
 محبت مودت مرو تکی ساتھ
 عیان سب کئی راز ہائی نہاں
 خصوصت محمد سی ہی خلق کو
 چراغ قرابت ہی اب گل ہیں سب
 محمد کو دویا کرو کار زار
 مجھی کرنا کیا چاہتی ہر ملا
 مگر اہل کین ہیں بہت بد تمیز
 میں اس غمسی کیونکر نہ نالی کروں

جدا ہوا اگر تن سی میرا یہ سر

مری ساتھ فضل الہی رہی

وہ حافظ ہی ناصر ہی اور یار

مری پاس اعوان انصار ہیں

کرین وہ اگر سر ہی میرا جدا

نہ پیر و نگاہ حکم اللہ سے

اگر ہو سکی آپسی بند و بست

نہیں حکم حق میں اطاعت کرو

ابو طالب نامور فی سنا

طبیعت مری تو فی کیا شاد کی

شگفتہ ہوا حسناظر نامور

مجھی کچھ نہیں ذرہ خوف و خطر

نصیبِ عدو و رسیا ہی رہی

خدا میرا ہر دم مددگار ہی

شجاع و جری با وفا یار ہیں

مگر ہو گی تعمیل حکم خدا

ہٹیں گی قدم اب اس راہی

کرین یا وہ کوئی نہ یہ بت پرت

جو پوشیدہ سب سے عبادت کرو

بہت خوش ہوئی اوز کہامرجبا

و عابھراحمہ پیر ارشاد کی

محمد کی دلی ہوئی وہ سپر

یہ کہرو ہانسی وہ رخصت ہوئے

ابیطالب نامور فی وہین

کہا جانِ عم اب حفاظت کرو

حقیقت سی سب مطلع کرو یا

کہ ہیں سب کے قتل مستعد

لڑائی کی بالفعل صورت نہیں

مناسب ہی موقوف و عورت

مہیا ہوں اعوان انصاری جب

تو پہر جنگ میں کچھ نہ تاویل ہو

کہا سروِ پاک فی ای چچا

انتہا حکم افشا عبادت کا جب

بچشمِ خرم و حقیقت ہوئے

بلایا محمد کو اپنی ترین

تقیہ کرو جب عبادت کرو

نصیحت سی ہی گوشِ دل بہر یا

اونہیں ہو گئی ہی بہت ہمتی ضد

کسی سی امیدِ حمایت نہیں

بتوں کی نہ تم اب شکایت کرو

مسلم مکمل ملین یا رجب

نہ سُستی نہ نرمی نہ کچھ دھیل ہو

مجھی حکم افشا ہی اس راز کا

بجالاتا یا اخفا وہ سب حکم رب

جولی لیوین احمد سی ہم انتقام
 فقط آپکی پاس و آداب سی
 عمل میں مکافات آئی نہیں
 نہیں تین باتیں ہیں وہ مانی
 یہ ہی عرض اول شکایت ہو
 یہ عرض دوم ہی نہ سنتی اگر
 جو یہ دونو عرضین پذیر انہوں
 لڑنگی بلا خوف ہم آپسی
 ہمیں آپسی جنگ منظور ہی
 اگر آپ میں طاقت جنگ ہی
 پیاب نہ جائیگا خون جگر

تو پہر آپسی کچھ نہ رہیں گی کام
 لحاظ و مروت سی اور داب سی
 بُری عقل میں بات آئی نہیں
 تو پہر سکو محکوم ہی جانتی
 کیسے یہاں ہمہ بدعت ہو
 محمد کو دیدیجی جائی شر
 تو ہم چاہتی ہیں کہ رسوا نہوں
 ندیکہیں گی اب یہ ستم آپسی
 کہاں صلح کا لفظ مذکور ہی
 بلا شک یہاں ہی یہ آئنگی
 گلی اپنی کٹوائیگی بی خطر

جو یہ تقویت دیکھی اس دشمن

رہا کچھ دنوں اور چند ہی طو

کیا شور کہ اور باغضب ^{ہو گئے}

کبھی کہتی تھی کیا غضب ہو گیا

نبی فی ہمیں سب میں سوا کیا

محمد کی نزدیکی محبوب ہیں

او دہر سی ہی سب بدعتوں کا ^{روح}

بس اس زندگی تو مر جائیں ہم

بقدرِ ذکر کی اک غور و فکر

قرینِ بی طالبِ نامور

کہا اب محمد کو دیدالتی

تو سستی ہوئی اونکی آئین میں

کبھی خلوتیں اور کبھی حلی او

کہا بیٹھ کر گاہ سب اوٹھ گئی

دو بالا ملال و تعب ہو گیا

کہا تنگ بتائیں کیا کیا کیا

وہ غالب ہوئی ہم تو مغلوب ہیں

بتوں کا ہوا دیکھا کیا حال آج

کہا ہاگ جائیں ہر جائیں ہم

چلی تا کرین ان جفاؤں کا ذکر

ہوئی جمع وہ سب کی سب آنکر

کئی بار ٹالانہ اب ٹالتی

غضبناک شیر و زندہ کی شکل

بغض رکھا ہاتھ شمشیر

غضب سی یہ سہمی ل مشرکا

نہ باقی رہا جب کسی کا نشان

وہ سب بیٹھی تھی مسجد پاک میں

صد اجب ہوئی شہ کی تکبیر سی

جہکی بہر سجدہ زمین پر وہ بت

نماز جماعت ادا ہو گئی

محمد پری خانہ پاک میں

بنی مثل فرود وہ روسیاء

وہ سو زندہ تھی شمع سان غضب

تہمتن جرمی لیت زندہ کی شکل

کمانکی نظر جا پڑی تیر پر

پریشان ہوئی مثل گرد و دان

ہوئی داخل کعبہ دین جوان

تہا خوف کچھ جان بیاک میں

زمین پر گرمی بت بھی تقدیر سے

ہوئی خاک خوردہ وہیں پر وہ ست

صحابہ ششی کل و فا ہو گئی

نعین جا چھپی منزل خاک میں

کیا آتش غمنی او نکو تباہ

سُکلتی تھی سب ہر زمان غضب

پڑین بچہ پسر بتا کیا کیا

پئی کینہ خواہی گیا تہا کھر

بتونکی محبت سی تہا سرفراز

عمرنی کہا اب مسلمان نہ بن

اگر اور ارادی سی تم او

تصوّر جو وہی کوئی لائیگا

جو دیکھا یہ کفارنی ماجرا

ادہر تہا سہونکو جماعت کا

دل اہل کین مستعد جنگ

کہا اہل اسلام نی سخت

نہ باز آئی اسپر ہی جب بت پرست

ارمی سنگدل تونی رسوا کیا

رُخ بوم ہو کر کھپا نہ ماؤ

مگر تو شرارت سی آیانه باز

خدا کی قسم اہل ایمان نہ بن

سزا پاؤ گی سب سزا پاؤ

سزا پانہ پر جسم پر پائی گا

ہو اتنگ ہر ایک کا حوصلہ

رکوع و سجود و عبادت کا

رگڑتا تہا خنجر کوئی سنگ پر

کیا اہل شر کو زبان سی درست

مسلمانوں نی یہ کیا بندوبست

روان اور اُصحا سب گرو پور

سبھی دوش بادوش پروانہ وار

جو پہلو بہ پہلو روانہ ہوئی

نمایان ہوا جبکہ بیت اکرام

یہ دیکھی لعینوں نے شان شکوہ

حرم کا جو رتبہ کیا عرش تک

یہ شوکت رسول خدا کی ہوئی

ہوا بغض سی سب دلوں کو ملا

بڑا اونہیں سی اک بہ پیشِ عمر

اودہر ملگیا جا کی امی بدنہا

ارادہ کیا کیا ارمی بد نصیب

وہ ہشیار و چالاک با کار خویش

رُخِ دل سی وس شمعِ دین پر

فرحناک شاہِ گانہ ہوئی

مقاصدِ دلی سب برائی تمام

ٹلا پائوسی صبر کا اونکی کوہ

عدو دیکھ کر رو گئی سنبھک

کہ بربادی اہلِ جفا کی ہوئی

وہ آپس میں کرنی لگی قیل و قال

کہا تجھ پہ لعنت ہی امی بخیر

ارمی سرکشی اپنی رکھنا تو

رقیبِ نبی دشمنوں کا حبیب

گہلی حال کچھ رتبہ شاہ کا
 بفضلِ خدا و بتائید رب
 بشانِ شکوہ وہ لطفِ خدا
 ملک پیش و پس و نچا پاکتی
 پر و نکو ملک سر پہ کھولی ہوئی
 فرشتی چپ و راست ہمراہ شاہ
 ملائک جوہن مہتمم ہو گئے
 فرشتی جو کہتی تھی ہشیار باش
 قرینِ نبی حمزہ نامدا
 وصیِ نبی شہسوار و ولیر
 عمر بن خطاب پیشِ علیؓ

مرقعِ نبی شکلِ بیجاہ کا
 چلی کعبہ کو شاہِ عالی نسب
 سر پاک پر سایہ جبریل کا
 سر شہ پہ جبریل سایہ کئی
 چپ و راست کند و نکوئی ہوئی
 ستار و نکی ہمراہ نبی شکلِ ماہ
 دلِ اہلِ دین سیلم و دیو گئی
 دلِ اہلِ کین ہوئی پاش پاش
 اور آگی روانِ شاہِ دلدادہ
 علیؓ ولی ابنِ عم مثلِ شیر
 حاملِ کئی تیغ کینِ خفیہ

<p>او سید نسی دین محمد بڑبا</p> <p>یہ کیرض سبئی نبی سئی ہین</p> <p>حرم من نماز جماعت کبرین</p> <p>اجازت ہی دی راہبرنی</p>	<p>بس اس وزسی زور احمد بڑبا</p> <p>ہوئی خوش حواسی سب اصحا</p> <p>یہ دل چاہتا ہی عبادت کیر</p> <p>دیا حکم خیر البشر فی او</p>
<p>تشریف لیا سید عالم کا آشکارا طاعت اکو اسطی بیت کرام ملین بیدار</p> <p>کام نہ روں گا</p>	
<p>کدہر ہی تو ای گریہ با وضو</p> <p>کدہر ہی تو ای گردہ ماہیتا</p> <p>کدہر ہی تو ای قمری خوش سخن</p> <p>کدہر ہی جمال شہ خاوی</p> <p>کدہر ہی رخ مہر روشن جا</p> <p>کدہر ہی سر مہر گردون گلہ</p>	<p>کدہر ہی امی راومی خندہ رو</p> <p>کدہر ہی تو ای غیرت آفتاب</p> <p>کدہر ہی تو ای سروناز کند</p> <p>کدہر ہی مہ برج نام آوری</p> <p>کدہر ہی مہ آسمان کمال</p> <p>کدہر ہی رخ مہ چین شک ماہ</p>

تفکر میں اصحاب اس سے ہوئے

تہمتیں برہی و فادیر

یہ فرمان او نہوں فی دیا کھا

جو بدخواہ یہ ہو سزا اسکو دے

بصدق دل آیا ہی گرجا

وغاہی اگر جسم ناپاک میں

اگر ونگا جدا سر ہی تلوار سی

کہ ناگہ در پاک سرور کہلا

عمر دست بستہ ہوا عذر خود

بیان کر چکا جب شنائی رسول

بغل گیر اوس سہی شہ دین

الم دین احباب اس سے ہوئے

جو حمزہ تھی پیش نبی مثل شیر

در پاک کہو لو نہ ہو بیستار

اگر خیر خواہ میں ہی چپ رہو

جو ہو وہ نبی کی سپر مرچا

ملاؤنگا اوسکو ابھی خاک میں

جلاؤنگا برق شرر بار سی

رخ چرخ مہر انور کہلا

لگا کہنی تلمو مبارک ہوشا

کہا ایک ہی ہی خدائی رسول

بوقع بٹھایا بجائی مستین

قسم کہاندی او سکوا یدا اگر
 عمرنی قسم کہانی اور یہ کہا
 تو اک شخص آیا بنامِ حباب
 پڑھا اوس فی اگر کلامِ خدا
 عمر مطلع تہانہ انجام سی
 بہن اور بہنوئی اور وہ حباب
 وہ پہنچا جو دولتر کی قرین
 تو دیکھانہ یار اور نہ فرزند
 صداوی پکارا عمر اور حباب
 نظر کی کسینی پس پشت در
 نبی سیتی کی عرض می با صفا

بلا لون اوسی امی سگ نامور
 نہ بولونگا اوسی بہلاری بہلا
 وہ تہا اہل سلام عالیجناب
 اثرا و سکا دلیر عمر کی ہوا
 مشرف ہوا دین اسلام سی
 چلائکی پیش رسالتاب
 معہ خواہر و شور خواہر حنین
 درخانہ احمدی بند ہی
 ہم آئی جناب رسالتاب
 عمر خود مسلح پہ آیا نظر
 مسلح مکمل عمر ہی کہڑا

سنا ایسا کسنی کلام فصیح
 بشر سی یہ تصنیف کتب کی
 سنا مینی دلکو یقین ہو گیا
 عمرنی کہا بان تجھی یاد ہی
 کلام خدا سکا اوستا دتھا
 زبان خدا سی یہ حیران ہوا
 حرارت سی اوسکا ہوا گرم دل
 بہن سی عمرنی کہا امی بُوا
 کہا اوسنی اتنا ہی بس یاد ہی
 ہمارا جو استاد آزاد ہی
 وہ روپوش ڈرسی ہوا اپنی

لطیف و عجیب و غریب و ملح
 یہ شاعر سی تالیف کتب کی
 جو دوسواں ورثہ تھا کہو گیا
 پڑہا اوسکو سنون کیا وہ ارشاد ہی
 پڑھا جو کچھ اوس ماہ کو یاد تھا
 عمر سخت دلمین پشیمان ہوا
 کلام خدا سی بنا نرم دل
 سنا تو مجھی اور بہر خدا
 یہ امداد امداد امداد ہی
 وہ سرو چین شک شمشاد ہی
 چمن بہن ہی وہ تہا رخ باغبان

پچھاڑا دبا یا گلزار ورسی
یقین تھا کہ تنسی اوڑھی مُرغِ
بہن او سچا کہ سی چلی پستی
کہا اسی عمر تیرا مطلب ہی کیا
تجہی قتل کرنا جو منظور ہی
ولاکن یہ ممکن نہیں اسی عمر
عمرنی جو دیکھا دل مستقیم
کہا تو فی احمدین دیکھا ہی کیا
عبث مبتلا دین پر ہو گئی
بہن فی دیا یہ جواب اسی عمر
وہاں آتی ہیں جبرئیل خدا

رگوں کو بخوبی ملا زور سی
یا ایک بدنسی اوڑھی مُرغِ
قریب عمر وہ گئی پستی
عبث مارتا ہی بتا اب ہی کیا
یہ مضر و ب حاضر ہی کہ دور
پہرین دین احمد سی ہم بال ہر
ہو ارجحی حال منکر تقیم
جو تو سن ہی تھی کلام خدا
تو اب سو گئی سو گئی گئے
عبث دین احمد سی ہی خبر
ظہور نبی ہی دلیل خدا

نہ غل سی ڈرا اور نہ کچھ شور سی
 نفس و سکا تنگی جو کرنی لگا
 لڑائی یہ وہ بھی ہواستعد
 لکدشت چلنی لگی زور سی
 عمر ہی ز بس تھا جوانِ شیت
 بڑی دیر تک لات مکی رہی
 چہلا پست تن کا تو مجروح گال
 ہر اک جاسی پٹ پٹ گیا تن
 کبھی لہ بہنوئی پر اور وہ زیر
 عمر اسکی نسبت قومی تہا زیاد
 ہوا سالہ سینی یہ آخر سوار

دبا یا گلا اوسکا بس نہ ور سی
 توبی موت بہنوئی مرنی لگا
 جوارح بدن کو کیاستعد
 عیان ضرب وز دہی ہر اک پور سی
 تو پھل پھل گئی دونو کی روپوشیت
 عداوت بڑھی لپٹاؤ کی رہی
 نچی بال ڈاڑھی کی سرال لال
 بنی جامی دونو کی شکل کفن
 کبھی سالہ نیچی وداو پر دیہ
 کہ تہنگ دل اور شقی تہا زیاد
 خفا کرتا تھا اوسکا دم بار بار

کیا اوسنی حکم محنت قبول
 عمر اس سخن سی غضب میں ہوا
 ہوا لال آشفستہ رو ہو گیا
 وہ ہمیشہ کی گہر چلا طیش میں
 درخانہ پر جب وہ ساکن ہوا
 سنا اوسنی دروازی پر ناگہان
 بصد رغبت و بازبانِ یلح
 بہن اور بہنوی سن تی تھی
 زن و شو جو لیتی تھی نامِ مجید
 عمرنی جو غصی سی می اک صد
 غضب سی آیا عمر گہر میں جب

دروین و قصر زبرد قبول
 دلِ نحس رنجِ قعب میں ہوا
 وہ بد خو تو تھا تند خو ہو گیا
 گرا آ کی شہر و عیش میں
 الم سنگی ہو میں شب و دن ہوا
 کہ پڑتا ہی قرآن کوئی جوان
 بصد شوقِ دل وہ کلامِ فصیح
 سرِ عین اور دلمین ہنستی تھی
 یہ سناتا تھا باہر کلامِ مجید
 تو خواہی دروازی کو دیا
 تو لپٹا وہ بہنوی سی بی ادب

طمع کی جو رگ آگنی جوش میں

ابوہل سی بدسیرنی کہا

کہ وعدہ سی ہرگز پہر و نگاہ میں

سہراک احمد اگر لاؤں گا

کیا اوس لعین فی یہ وعدہ قبول

ہو واجب یہ مژدہ عمر پر عیان

سہراہ اوسکو ملا ایہ لکشیخص

وہ بولا تجھی علم ہی می عمر

یہ بولا کہ کیا ہی مگر خیر ہی

کہا اوسنی پہوٹی ہی تقدیر ہی

جوشوہر تھا اوسکا مسلمان ہوا

نہ عقل آئی پہر جان سپوش میں

قسم کہا کی تو قول دی بر ملا

کیا ہی جویمان وہی دو نگاہ میں

تو سب حسب وعدہ وہ بہرہ آؤ

قسم کہا فی ہوگا تجھی سب حصول

چلا خانہ پاک کو بدگمان

عمر سی ملاقی ہوا ایک شخص

بہت اپنی گہری ہی تو بخبر

کوئی شر ہوا یا کوئی نیر ہی

مسلمان ہونے تیری ہمیشہ ہی

سنا ہی وہ اہل ایمان ہوا

نہ تہو ہر سی طوبی کا آئی مزا

نہ شارک میں بلبل کی آواز ہو

نہ فرعون اُمت سی موسیٰ ہو

نہ پیدا سر ز اغ سی باغ ہو

یہ لکھتا ہی اب را و خوشی

ابو جہل ملعون نی کے ندا

سرپاک احمد جولاہی کوئی

لہمی اونٹ کپڑوں کی دھوئی

شترودہ دو گویاں بچشم سیا

کئی من و سی بخشہ وں سیم نہ

عمر ابن خطاب نی یہ سنا

نہوز ہر مین شہد کا ذائقا

نہ کشف سی ہمزبان راز ہو

نہ اوسکی محبت موعی سی ہو خوش

نہ بی عشق لطف رخ داغ ہو

جو ہونی لگا دین احمد عیان

کرمی قتل احمد کو جو بی خطا

فلک گرز مین پر گرائی کوئی

ہو دیبائی مصری ہی خمر نشا

پری صورت و سرخ مو تیرا

جولاہی سرپاک خیر البشر

طمع سی سر پر ریا کو دہنا

۱۰۲
نه سگ کوئخ شیر نرسی اثر

نه باز و نکو هو بلبلون سی نیاز

نه مهتاب کور وئی خورسی گزند

نه پروین کور وئی زحل اثر

نهوسنبله جهان بُرج حوت

محب سی نهو دشمنی آشکا

نه مینائی مینوش سی هو خرو

نهو گرگ سی شیر نر آشکا

نه یوسف سی هوئی زلینا عریز

نه زراع سییه سی هما هو عیان

نه زنگی سی هرگز صباحت ملی

نه محتاج آینه جسم مسم

نه طنبور کوچنگ و قانون سیاز

نه کافی رُخ کهکشان کی کمند

زحل کوته پروین سی خوف و خطر

عطار دسی پامی شریانه قوت

نه دشمن سی شو شکل لطف و بها

نه حاسد سی چپت جانی بغض حسد

نهو بطن و باه سی تحسین مار

نه نیکی بتائی بدی کی تمیز

نه کنجشک سی طوطی خوش بیان

نه اید اسی کچه لطف راحت ملی

پہاسات جاسی سرِ بقرین	ہوا شقِ مثالِ خیالِ زمین
مکدر ہوا اور شخصوں کا دل	ہوئی لہریں میں عدو و مصل
جو تھا خوفِ شیرِ شجاع و دلیر	وہ تھی سبکی سب اپنی جہنی سحر
گئی سب وہ با چہرہ ہائی سیا	اگر و نہیں حریفِ بحالِ تباہ
حضورِ شہنشاہِ عالی نسب	مُشرف ہوئی حمزہ خوش لقب
زیرِ خالصِ حکمِ اوسدِ بٹیا	اکسوٹی پہ دینِ محمدِ چٹیا
کیفیتِ اسلامِ عمر ابن الخطاب علیہ اللعین العذاب	
نہ محمود کی ہو مقابلِ آواز	نہ کنجشکِ بی پر ہو ہزار باز
نہ شہنامی عیش و طرب ہو دِل	نہ بد کی برابرِ خجستہ عمل
نہ میمونِ بیدم ہو رومی اسد	نہ خنزیرِ بد کو اسد پر حسد
نہ نفیلِ گرانِ جسم کو رشکِ بزر	نہ بڑسی نمایانِ پلنگوں کا جُزر

سیدِ قلبِ رولعینِ شومِ نخت

تو باگا اہل تیری پچی پری

عجب حوصلہ تو فی پیدا کیا

رسولِ خدا کو سمجھتا ہی کیا

بزرگِ شتی بخواری لیا اونکا نام

کئی یہہ زبان تیری ایر و سیاہ

یقین تھا وہ ملعون و تیا جواب

اگر حمزہ پاک و سفاک

اوسے بات کر نیکی مہلت نہ دے

اکمان ایک ستِ مبارکین

ابو جہل کی سر پہ ماری کھان

لے تم و شتی بد گمان بومِ نخت

وہ تجھ پر پگی جو نوگی کڑی

شقاوت کا آئین ہویدا کیا

دلِ رنہا کو سمجھتا ہی کیا

نجاست بہری کر چکا تو کلام

بتوں کا تو ہی ایک ہی خیر خواہ

وہ کچھ بولتا بھیجا بی حجاب

ولا و رہا ورنی بیباک

ذرا جاسی ہلنی کی طاقت نہ دے

اوٹھائی وہ حمزہ نی بہر شتی

سرید کی ٹکڑی اُری الا مان

جو دشمن کی سر پر روانہ ہوئی
 بقصدِ عوضِ حمزہ پاکِ دین
 جہان جمع تھی وہ عداوتِ شعاً
 تو تشرعین ایک ل تھی بان
 جسی لوگ کہتی ہیں بیتِ احرام
 یہ سر و گلستانِ روانہ ہوئے
 پکاری کہ میں ہی مسلمان ہوا
 سنا جب یہ حمزہ کا سنی کلام
 مسلمان جو شیرِ ثریان ہو گئی
 حرارِ قسی غم کی ہوئی رو سیاہ
 کہا حمزہ فی یومِ ابو جہل سی

عدو تیرِ عزم کا نشانہ ہوئی
 چلی جانبِ دشمنِ شرِ مکین
 کیا راویوں فی جوا و نکا شمار
 سب اک قول تھی و سب اک زبان
 وہاں جمع تھی اہلِ بدعت تمام
 خرامانِ خرامانِ روانہ ہوئے
 مری حبیش یا نکا سامان ہوا
 ہوا غلغلہ بیدلی کا تمام
 تو سب زرد و زعفران ہو گئی
 تبرِ نج سی جانِ دل تہیاب
 شقی باز آ یا نہ تو جہل سی

کہ ایجانِ عم اب نہ غم کہاؤ تم
بتوں کی قسم آج آبِ طعام

کہا شہ فی ای عمِ عالی نہاؤ
لہو و شمنو نکا بہا یا تو کیا
نہ اسلام کہی گا جب تک قبول

نہ کوشش سی حاصل نہ غم کا مزا

کہا حمزہ پاک فی مرحبا

مسلمان وہ شیرِ بیشہ ہوا

شرف باسلام جب ہو گئی

بہت غیظِ مین حمزہ پاک تھی

لرزتا تھا تن شدتِ قہری

نہ شرماؤ تم اب نہ شرماؤ تم

بغیر از عوض مجہد ہی سب کام

مجھی ایک بات آنی اس وقت یا

جو تلوار تک خون آیا تو کیا

لہو کا بہانا بہی ہی ہی حصول

مسلمان ہو بس تم اب ای چچا

فدا ہو چچا تجہد ای با وفا

بتوں پر تبرا کیا خوب سا

عدو عین بیدار عین سو گئی

کہ چین بر چین بہرِ سفاک تھی

ہوا شہد آ میخستہ زہری

تو غیر تسی خون آگیا جو شمین
 نبی کی طرف اشجع خوشخصال
 کہا جان عسکم ابنہ غمگین ہو
 کہ ہر جائینگی دشمن خستہ جان
 سزا دو نگامین دشمنوں کو ضرور
 کہا شاہ فی حمزہ نیک سی
 کہا ای چچا کوئی یاور نہیں
 مدد کون سختی میں میری کسی
 حہد تھا حد تھا حسد تھا
 سنا جب یہ حمزہ فی طرزِ مقال
 ہوئی آتشِ غمسی وہ سرخرو

گل رنگ مرہا لیا جو شمین
 ہوا تیز رو حمزہ نیک فال
 تمہاری عدو و نہ تفرین ہو
 تمہارا چچا آن پہنچا یہاں
 تمہاری لئی اور تمہاری حضو
 ابو جہل فی جو کہ صدی دنی
 مرا باپ دادا برادر نہیں
 سوائی خدا کون حامی ہی
 ابو جہل نے مجھ پہ جو جو کیا
 ہوا اونکا غصی سبھی نہ لال
 بھتیجی سی اس طرح کی گفتگو

بریدہ دہن مین زبان اوسکی ہو

حسد تھا حسد تھا حسد تھا حسد

پیمبرنی دیکھا یہ انداز و حال

نہ اوسکو دیا شاہ فی کچھ جواب

کسی گوشت مین شاہ گردون مقام

اسی فکر سی شاہ فی لی نیاہ

وہاں دیکھتی تھی بصد کرب و ^{طیش}

بچا اک محمد کی تھی حمزہ نام

گئی تھی وہ صحرا مین بہر شکار

ستم ہائی بو جہل باخستہ جان

سناجب ابو جہل کا جبرا

پلاکت مین تاحشر جان اوسکی ہو

وہ دشنام دینی لگانی خرد

دل خسرو دین مین آیا ملال

حرم مین گئی سب کامیاب

امان گیر کعبہ ہوئی خوش نام

کری تانہ وہ خانہ دین تباہ

پریر و حسنین اک کینہ و ریش

بہت نیک سیرت بڑی خوشکار

پہری جھگڑی حمزہ نامدار

کینہ کن فی اونس کی سب بیابان

وہ صبر و تحمل شہ پاک کا

<p>اگر آتی تھی جب کہ ایمان حج جو بہر جاتا تھا اوفسی بیت الحرام کہ باز آؤ اب بھی نہیں کچھ گیا جواب اونکو دیتی تھی شاعر ہوں</p>	<p>اور آپس میں ہوتی تھی پیغام رسول خدا کا یہی تھا کلام بتوں پر کرو لعن اک ہی خدا کہ مجنون ہوا اور ساحر ہوا تم</p>
<p>روایت ہی اک روز شاہِ ہند شہ دین سی طاعت بی نیاز ابو جہل ملعون تھا عم رسول زبان یا وہ گوئی پہ کر کی داز جو کینہ بہر تھا دلِ نحس میں یہ سوچا کہ بھرمتی ہو عیان</p>	<p>حضرت سید الشہد احمد زعم رسول خدا کی ایمان نی گئی ^{بگفت} رسول خدا اشرف الانبیاء قرین کعبہ کی پڑھ رہی تھی نماز وہاں وہ بھی وارد ہوا دلِ ملعون شقاوت سی وہ بندہ حرص و آرز خمیر شقاوت گلِ نحس میں غمِ خار سی گل ہو پڑ مردہ بیان</p>

سُج حورِ مین جان مائلِ سیر	سُج کوثرِ ہی دلِ سیر
نظر آئی روی بہا حبس	لبِ غنچہ دل کہلا باغبان
زلالِ مصفا ہو جب کا شراب	ابری ساقیِ محترق دی وہ آبا
مرا بزمِ می میں دیا سیج	دکھایا ہی کیا لطف تارِ سیج
روانہ ہوئی جب صحابہ ادھر	لکھایا ہی یہ احوالِ خیر البشر
بیان کرتی تھی طرزِ دینِ مسین	ادھر روزِ جاری تھی احکامِ دین
مگر تنگ تھی کب کیا دسی	نہ غافل تھی شہِ پند و ارشادِ سی
تو ہوئی تھی دلِ مشرکوں کی کباب	جو پڑتی تھی آیاتِ قہر و عذاب
یہ بی موت جانِ پنی کہو نیکی	جو نازل وہ آیاتِ ہونی لگی
نہ باز آئی وہ مشرک بدگمان	جہان تک چلی اونکی دستِ زبانا
انہیں حقلِ امداد و ناید تھی	اونہیں سیم و یاس اور نہ امید تھی

کرو یا دحق بی ہواؤ ہوس
 تمہارا جو دشمن کہیں پاؤنگا
 جو دیکھی تمہیں گج نگہ سی اگر
 سنا حکم جب اہل اسلام فی
 ہوا پاؤ شاہ حبش شادشا
 سب اپنی عبادت سر امین
 منافق تھی ناچار و محروم و تنگ
 وہ نکتہ سر امین گئی شمس

کیا نہیں تمہیں اب مست
 سزا خوب او سکومین لوانگا
 وہ دیدہ نکالون ہین بخاطر
 تو مجھ کیا جہک کی خدام فی
 مسرت بڑی حرمی تھی زیاد
 منافق مکان بلا میں گئے
 اوڑا تہا ندامت سی چہر و نکار
 شکستہ دل و شرمین سو گوار

کوشش کرنا حضرت خیر البشر کا دعوت میں اور بیان ایذاؤ
 اہل نخوت کی نسبت سید عالم اشرف اولاد آدم علیہ السلام

پلا سا قیاجام شیریں مجھے
 کری تلخی غم نہ غم گین مجھے

نہ انکا سرِ مو بھی پاؤ گئے تم
 عبت مکرسی مہکود ہو کہا دیا
 کھلا مومنون پر جو با طیب
 وہ راندی گئی آگسی مثلِ سنگ
 مخاطب ہوا بادشاہ اور کہا
 تبسم کنان اور حمیت کے ساتھ
 کہا اسی جوانان صافی نہاد
 زہی نختِ طلوعِ مرغِ خوش نصیب
 رہِ راست پر تم ہو کفارِ گم
 مریبان ہو میرِ مہمان ہو
 پسند آئی اسجا تمہیں جو مقام

مگر قیدِ خانہ میں جاؤ گئے تم
 نہیں انہ اثباتِ جرم و خطا
 وہ مشرک لرزنی لگی ڈر کی سب
 خدا جانی کسجا ہوئی پہرِ الگ
 خوشام خوشادین صلّ علی
 بصدق و صفا اور مروّ کی ساتھ
 خداد و جہان میں رکھی تلو شاد
 محمد خدا کی ہیں بیشک حبیب
 خوشا وہ زمین حبیبِ چلتی ہو تم
 رہو گر بھان اچھا سامان ہو
 بصدق و عیش او سپر کرو تم قیام

<p> شکم میں جو مریم آئی وہ روح خدا کی خود او کی بنائی روح </p>	<p> اسی سی ہی روح خدا و کانا نخاشی فی یہ ماجرا جب سنا </p>
<p> کہ بالکل نمایان تھا خالق کا کام کہا ہی وہ بیشک سول خدا </p>	<p> کہ جسکی خبر سکو عیسیٰ فی و ایسی تو بعثت کی دی ہی خبر </p>
<p> نئی ہی نئی ہی نئی ہی نئی کتا بوغین لکھی جو ہی سرب </p>	<p> سنا مینی یہ محو میں ہو گیا مطابق ہی توریت کی سب کلام </p>
<p> یہ ہی شبہ ہی سب کلام خدا محمد کا لکھا ہی پہلی سی نام </p>	<p> جو سب راہب یرتھی رتبہ دان ہوا بادشاہ حبش خشمین </p>
<p> وہ تصدیق شہ یرتھی طیب اللسان چڑھی تا فلک اسکی چین چین </p>	<p> بقہر و غضب ربہ طیش تمام اگر کوہ ہائی طلا لاؤ گی </p>
<p> ہوا کا فرون سی وہ یون ہکلا ویا گوہر بی بہا لاؤ گی </p>	

نہ انشا ہوئی اور نہ املا ہوا

نجاشی فی شکر و یا یہ جواب

مہتیا ہوئی جعفر بنی ریا

ہوا معجزہ صاف اوس دم عیا

ہوئی تھی یہ محو سخن خاص و عام

گلی و اشرب کا جو آیا مقام

عرب راہب دیر رونی لگی

کہا سنی جعفر سی انخوش نہاد

دیا او کو جعفر فی ایسا جواب

کہ عیسیٰ ہی تھی روح حق بی

ہوئی لطن مریم سی ہ اشکار

کہین کیا عداوت سی کیا کیا ہوا

کلام خدا ہی پڑ ہو کچھ شتاب

پڑ ہا سامنی سورہ کاف و ہا

فصاحت سی حیران تھی خوش بیان

کہ گویا دلو نہیں تھا لطف کلام

نجاشی فی رو کر لیا حق کا نام

سما پر فلک سیر رونی لگی

کہ عیسیٰ کی حق میں ہی کیا اعتقاد

بنایا سخن رشک قند و گلاب

پیمبر ہی تھی او خیر البشر

رسول خدا تاج فرق دیار

ادا کرتی ہیں وہ شہِ خوشِ صفات	نماز و عبادات و حج و زکوٰۃ
نماز و عبادت سی خرسند ہیں	عدالت کی ہر لحظہ پابند ہیں
شراب و قمار و زنا و غرور	بُری ہیں یہ نزدیکِ نکی ضرور
حسیم و کریم و سخی خوش بیان	نہیں کی کوئی بات بیجا عیان
جنہیں وہم او نکی رسالتیں ہی	جنہیں شک کچھ او نکی نبوتیں ہی
نہیں یہ عرب میں کسی پر نہاں	کس معجزی او نکی آگے عیان
زبان او سلی کوئی نہیں پاتا،	کلامِ خدا جوا و نہیں آتا ہے
کلامِ خدا میں ہیں سب معجزی	نبوت کی اثبات کی واسطی
مطابق وہ اہل ہنر کی نہیں	زبان وہ مشابہ بشر کی نہیں
کہ اوس طرح ہم ہی کہیں مومبو	عربی فصیحون فی کی جستجو
نہ اک لفظ ویسا ادا ہو سکا	زبانِ انون فی قصد اسکا کیا

کہی نور میں جسم دیکھا نہیں
 رُخِ سیم و اموال تاکا نہیں
 نہیں مال کچھ جمع اپنا کیا
 نہیں منہسی کہتی کہی کچھ دروغ
 زبان پر کہی سحر آ یا نہیں
 وہ واقف نہیں ایسی آئین سی
 چہل سال کی سنیں یہ ہر کمال
 شریعت کی حکمنوسی کہتی ہر کلام
 وہ مصروفِ معوت ہیں بہر جہان
 بتاتی ہیں وہ دین و اسلام سب
 وہ تلقین کرتی ہیں دینِ مبین

خدائی کیا ہی اونہیں مہ جبین
 جہلی آنکھ کیا دخل اونکی کہیں
 رہ حق میں جو پاس تھا ویدیا
 نہیں جھوٹ کو اونکی آگے فروغ
 خطابِ کہانت ہی پایا نہیں
 مگر خوب آگاہ ہیں دین سی
 کسی سی نہیں اونکی دلمیں دلال
 سوا اسکی کرتی نہیں کچھ کلام
 وہ بہر اطاعت ہیں بہر جہان
 خدا کی لئی کرتی ہیں کام سب
 سکھاتی ہیں اقوام کو اپنا دین

بہت ساحر و شاعر خوش بیان
 سنا تھا کسیکو نہ ہمیں ہی
 نہ چھوڑا کہی جد و آبا کا دین
 سرشتہ انصاف کا ہی ہی
 سنی شاہ خود و وار داتِ گروه
 محمد ہی جنکا کہ مشہور نام
 بہت صاحبِ عدل و انصاف ہیں
 تمام عرب میں ہیں و راست گو
 لقب سنی او نکا ہوا ہی میں
 کہی آج تک انسی ی پادشا
 حقیقت میں پتلی ہیں انصاف کی

ہیں موجود اس قوم کی درمیان
 نہ ہرگز کسی سی ہوئی ملتجی
 کسی پر نہ آیا دلون کو یقین
 بنی ہیں ہماری جو یہ مدعی
 تامل سی بچا پی ذاتِ گروه
 صفاتِ حمیدہ ہیں انہیں تمام
 سب اقوام سنی میں و صاف ہیں
 امینِ جہان رہبرِ نیک خو
 سنی ہی نہیں ایسی سچی کہیں
 برائیلی دیکھی نہیں رسم و راہ
 کہیں وصف کیا طینتِ صاف کی

نہ ثابت گنہہ کچھ ہمارا ہوا
 یہ سنن کی کہنی لگا عمر صل
 گمان کون تیر یہ لیجیا ایگا
 تمام اہل بطحا کی سردار
 کیا ہی مگر ترک اصنام کو
 پسند اور منی کیا ہی دین
 اسی سی تو جھگڑا یہ آپس میں
 یہ دعوا ہی دین تم چوڑو
 نہ مونہہ پیر داو کی طرف پھر
 سنا جعفر پاک فی جہ جہ
 ہمارا ہی پہلی ہی دین تھا

نہ ابروسی کوئی اشارا ہوا
 حقیقت میں کہتی ہو تم ختصاص
 تو تم کر گیا تو پچتا ایگا
 محمد علی کی تہسین یا رہو
 برا جانتی ہو تم اس نام کو
 نہو گانہو گانہو گانہسین
 اسکا تو قصا یہ آپس میں
 رخ اپنا او دہری او ہرور
 نہ اونکی کرو پھر گہی پیر
 تو کی شاہ زنگیسی یہ قیل قلا
 یہی رسم تھی یہ ہی آئین تھا

تو دی جعفر پاک فی یہ صدا

یہ کیا رسم ہی کیسا آئین ہی

نجاشی فی جسم سنایہ کلام

بھیک رہ گیا انکی اطواری

بہت دین سہما جو تھا دہا کسی

کہا آئی ہیں دا وخواہ عرب

عنایت طلب ہیں وہ سب شیعو

دیا جعفر پاک فی یہ جواب

نہ بہاگی نہ ڈر کر ہوئی ہیں مقیم

نہ مقروض ہیں اور نہ مفلس ہیں ہم

نہ چور کی ڈرسی چہا پایا ہی رو

کہ غیر از خدا سجدہ کب ہی روا

بہلا کچھ نہیں یہ بُرا دین ہی

تو ہیبت سی و لکھ لیا اپنی تہام

اوڑا طائر رنگ رخساری

مخاطب ہوا جعفر پاک کسی

کہ وہ ہسی کرتی ہیں تلو طلب

بہت تحفی لائیں ہیں میری حضو

خطا کیا ہی امی خسرو کامیا

نہ ہو کہی نہ ہم ہیں بجا ل سقیم

نہ دزد اور نہ رہن ہیں ہمسی ہم

نہ خوئی نہ ظالم نہ ہیں تند خو

وہ دی شیشہ جسی کروین وضو	وہ ساغر پلا جسی ہو آبرو
نقطہ گرمی دین و ایمان کری	وہ ساغر پلا جو زمستان کری
وہ دی جام جسی فرحناک ہون	وہ ساغر پلا جسی مین پاک ہون
کرون اونسی کھل کھلی مین گفتگو	جو خمار مینوش مین بی وضو
اونہنیکا ہو سراونکی حق مین سپر	اونہنیکا کی ہو کفش اور اونہنیکا ہو
بہ مین ولای علی ولی	بفضل خدا و بطف نبی
خدیو جیش سی ہوئی جب تیرین	روانہ ہوئی جعفر پاک دین
جو ہی دین احمد مین پہلا کلام	بجالاتی آئین سی وہ سلام
کہ کس طرح آتی ہو ای نیکذات	کہی ایک خادم فی بڑہ کریہ بات
کرو سجدہ تم چاہی مرتبا	یہہ بی موقع آنا نہ ہوگا روا
رہین ہاتھ پابند آئین کے	نہ کیجی خلاف آپ اس دین کے

بیانم کرنگی اوسی سید رنج

پنکر روانہ ہوئی سوئی شا

اگر یہ گلی ہی ہین زیر تیغ

تکلف کی پوشاک عمدہ کلاہ

حکم کرنا جاشیکا اہل سلام کی حاضر کرنکی واسطی اور مبارک جعفر طیار کا
فرشتا ہائی شکی ساتہ اور غائبونا اہل ضلال و پیر اور مٹر و دھونا کا

گلی جسی و نکوز آفتاب

کہ کیفیت دین ہو ظاہر مجھی

مزا دین خوشکا چکھا دی ذرا

اڑا دون بطمی مین اقلیم

تمام اہل دین کامد و کار ہون

بد نکو توان پہلو مین حور دی

و کہا دی وہ دین محمد کا رنگ

پلا ساقی سیم تن وہ شراب

وہ دی ساغر پاک و طاهر مجھی

شراب طہور پلا دی ذرا

تفنگ مضامین سیای نیکرم

وہ ساغر عطا کر کہ سرشار ہون

وہ ساغر پلا جو رخ نور دی

وہ ساغر پلا جو دل مین اینگ

کہ حاضر ہوں اور ساتھ انجیل ہو
 جو عالمِ سرِ علم میں طاق تھی
 معاً رہیب ویر حاضر ہوئی
 بغل میں نہان و نکلی انجیل
 وہ صف بستہ بیٹی دربار میں
 طلب جبکہ اصحابِ ہجرت ہوئے
 حواس او نکلی جاتی رہی نفسی
 اس آغاز کا سوختی تھی ل
 کہا سبسی جعفر فی طلبتار ہو
 ولو نہیں نہو تم ذرا ہی ملو
 رسولِ خدائی جو فرمایا ہی

بس اس حکم کی جلد تعمیل ہو
 وہ سب حکمِ حاکم کی مشتاق تھی
 معلم جو تھی متنِ انجیل کی
 عدو کی لئی شکلِ تذلیل تھی
 کہ جب طرح ڈھرا ہوا کلا میں
 یہہ بخود و نہوی آپسی کہو گئی
 صدا ہی نہ نکلی ذرا جو نفسی
 کہ کیا کرتا ہی دیکھتی وہ سوا
 اوٹھو بس خبر دار شہسار ہو
 ہمیں یاد میں سب فروعِ صول
 خدا کی طرف سے جو کچھ آیا ہی

ہوئی ہم سب آما وہ حرب و جنگ
 نہ لائی لڑائی کی وہ ہمسی تاب
 جو بطن کی ہین نامور اور تیس
 بظاہر کچھ ایسا بہانہ کیا
 یہ نہ بھیجی ہین نذرین ملک کی ^{حضور}
 یہ نہ تھنی یہ نہ نذرین تو مقبول ہو
 وہ جاہل جو سکو ہماری ملین
 نجاشی فی جہدم سنایہ کلام
 اوٹھایا جو سر فکر سی شاہ فی
 کہ اب اہل ایمان ہی تشریف لائیں
 دیا حکم انجیل دانوں کو بھی

ندیکہا گیا یا وہ گوئی کارنگ
 یہاں آچھی ہین وہ بی برگ آ
 وہ شہ کی تصدق سی ہین اوٹھیں
 ہمیں چھپکی سببی روانہ کیا
 کہا ہی کہ ہم ہین بہت بقصور
 عواطف فقط ہمہ مندول ہو
 مطالب لی جو ہین ساری ملین
 کھڑی بہر وہ سو نچا بغور تمام
 دیا حکم یہ شاہ فیجانی
 جو کچھ این آں ہوز بانسی سنائیں
 حکیمونکو بھی اور سیانوںکو بھی

بہر و ساقط اس حکومت کا ہی

وہ ہیں تابعِ حکم اور خیر خواہ

اونہوں نے کیا ہی یہی التماس

کئی شخص ہیں جاہلانِ عرب

پہری ہیں وہ آبا کی سبب سے

پیمبرِ نبایا ہی اک شخص کو

نیا دین جاری کیا ہی وہاں

خدا و نہ کرتی ہیں تشنیعِ طعن

ہمیں روزِ مشرک بناتی ہیں وہ

تری ذات کو ہی سُن ای بادشاہ

سنا ہمیں جسمِ مہ اونس کی کلام

اونہیں آسرا تیری شروت کا ہی

اطاعت کی رکھتی ہیں سر پر کلاہ

رعایا کو ایشاہ ہی تیری آس

ہماری یگانگی قریشی نسب

نہیں باز آتی وہ تو ہیں سی

وہ کہتا ہی جو ہم کہیں وہ کرو

تو نگو برا کہتی ہیں ہر زمان

زبانِ ونہ رستی ہی ہر اک کی لعن

بنی اپنی کو اب بتاتی ہیں وہ

وہ دشنام دیتی ہیں شام و بچاہ

تری واطی ای شہِ نیکنام

جهانین تری عدل کی دھوم ہو
 بجواہش رہی گردشِ آسمان
 جو بدخواہ ہو سرمہ سان آج ہو
 سرِ حیر ہو مہر و مہ سی بلند
 قوی پشتِ دنیا رخِ تخت سی
 ہی جب تک کہ ارض و سما برقرار
 یہ افسر یہ تاج او تختِ فلکین
 ترا عہدِ دولت نہ بہائی جسی
 دلِ شاد او سکون ہوئی نصیب
 رہی خاکِ دشمن کا تیری لباس
 سنِ ایشاہِ بطحا کی سب نادر

زمانہ شہنشاہ کا محکوم ہو
 رہی تابعِ حکم سارا جہان
 فلک سی ہی اونچا ترا تاج ہو
 کہ ہی تو دوامی دل در دوند
 فریدون ہی محسوسِ مہوخت سی
 چمنِ مین عیان ہی جمالِ بہار
 رہی تجھسی آباد ای مہِ حسین
 یہ لطفِ حکومت نہ بہا جسی
 عدا و سکی ہو چوین و سکی
 نہ چرخِ خوشی ہو کبھی آس پاس
 تمنائیں تیری مین لیل و نہا

عیان صبحکوشا خاور ہوا	نمایان رخِ محضِ انور ہوا
کہلا جب کہ دروازہ قصرِ شاہ	ہوئی پہلی در پر ہی دادخواہ
ہوئی عرض حاضرینِ دادخوا	بزرگانِ بطحاسی ہین خوش کلا
بہت تحفہ ہائی فراوان ہین ستا	بہت پیشکشے ہی سامان ہین ساتہ
طلب و نکو شاہِ حبش فی کیا	یہی حکم اوس ماہ و ش فی کیا
کہ لی آؤ دو نو نکو با عز و جاہ	ستاری نمایان ہوئی پیش ما
یہی رسم جاری تھا اوس ملک	جو آتا تھا پیشِ نظرِ مہ لقا
جو کرتا تھا وہاں قصدِ دربارِ شا	وہ کرتا تھا سجدہ پی عز و جاہ
جو آیا وہاں فرقہ بد جمال	جھکا بھر سجدہ وہ مثلِ ہلال
و عادی کی کی مدح تاج و نگین	اکہا ای شہنشاہِ روی زمین
نگین نامسی تیری خالی نہو	اکہی رنجِ مین طنبِ عالے نہو

گروہ مسلمان کو لی لیجی
 کئی شخص آخر کئی اختصاص
 عربین وہی دونو اشرار تہی
 ہوئی اپنی عہد یہ مامور وہ
 وہ بیدین نہ کچھ دلمین خائف ہوئے
 بتعجیل پہنچی وہ اوس شہرین
 یہاں تک کہ پہنچی وہ دونو رفیق
 جو دریاسی اصحاب ہجرت گئے
 غریب الوطن ناشناسا یہ تہی
 موافق کناری ہی رہ تہی مقیم
 وہ شب باش باشخفہ ہا ہو گئی

اونہیں لاکے بطحائین زند کجی
 چہٹی اونہیں عمار اور عمر عاص
 وہی دین احمد سی بزار تہی
 ہوئی اور بہی اسپہ غرور
 روانہ وہ لیکر تحائف ہوئے
 نہ ٹہری کہیں وہ اسی لہرین
 ہوئی بوم جوق ہما کی رفیق
 تو بیچھی سی اہل شقاوت گئی
 نہ لوگ انسی آگاہ تہی شہر کی
 کہ داخل ہوئی شہرین سب لیم
 وہ شہر جس میں بلا ہو گئی

یقین تہا شرف ہو اسلام سی

خبر عام جہدم ہوئی شہر میں

حبش کو روانہ ہوا اک گروہ

کیا مشرکوں نے ہی باہم یہ طو

کہ ہم ہی کچھ ایسا بہانہ کریں

وہیں سب جلیسوئی چرچا کیا

پہر آپس میں یہ مشوری بھی کئی

حبش کو یہاں سی چلی جائی

تحائف عجائب اوسے دیکھی

ملی روغن قاز کچھ یہ گروہ

کچھ اس طرح کا مکراب کیجئے

وہ محفوظ ہو شاہ کی نام سی

ہوا تذکرہ جا بجا دھرمین

اور فرموی جعفر پر شکوہ

نہ آئی جو کچھ ہاتھ تدبیر اور

منافق اودہر کو روانہ کریں

گروہ شقی ایک سپا کیا

ہمارا ہی فروتہ وہاں پر رہی

نجا شکیو ہر طرح سمجھائی

نظام اطاعت بہت کیجی

نہ کنجشک ہو پیش ٹبل ستوہ

کہ شاہ حبش کو ملا لیجئے

مجھی پر دکھا غنچہ و گل کی سیر
 کروں چھپی کھل کی اس باغ میں
 دکھاؤں وہ رنگین گلون کی بہار
 ہوا گوش زد شاہ کی یہ کلام
 بنی کو نہ خوش آیا یہ اضطراب
 پہراوس جعد مشکین میں شانہ کیا
 کیا ساتھ پہر فرقہ دین اک ور
 پئی فرقہ جعفر ہوئی سرگروہ
 کری تانکونی کہی خود سرے
 نجاشی جو تھا بادشاہ حبش
 یہ معلوم تھا اوسکی کردار سی

میسر ہو گلشن میں بلبل کی سیر
 جلیں زاغ غم آتش داغ میں
 کہ ہوں دامن دشت سی دورِ خا
 مہاجر پہر آئی حبش سی تمام
 کہا ہو گیا کام بالکل خراب
 حبش کو اونہیں پہر روانہ کیا
 کہ سر زد ہوو و نونسی اک نیک طو
 بن عم احمد تھی وہ پیش کوہ
 نہ ہو حکم جعفر سی پھر کشتہ
 جسی لوگ کہتی تھی ماہ حبش
 خوشی ہو گا جعفر کی گفتار سی

وہ سابق سی زائد عدد ہو گئی

جو ملک حبش تک گئی یہ خبر

نہ دیندار ونسی ضبط اسکا ہوا

ہوا اونکا فرط خوشی سی یہ حال

نہ اونس ہوا صبر اوس شہرین

وہ نزدیک بطحا کی جب آگئی

جو یہ مکر ابلیس ظاہر ہوا

نجات سی پوشیدہ داخل ہوئے

وہ مشرک تو تھی تند خو ہو گئی

فریقین آگہ ہوئی سرسبز

ہوا گوش زد لفظ جب صلح کا

کیا قصد بطحا وین بی ملال

جلی آئی بطحا اسی لھر میں

تو حیلی سی شیطانی شرمائی

مہراک ل نہامت سی ماہر ہوا

بہت دشمنوں سی وہ بیدل ہوئے

بہینا دوبارہ حجت اصحاب کو جعفر طیار ساتھ زنگبار کی طرف

قریش کا اک گروہ کو تعاقب اہل اسلام میں شاہ زنگبار کی پاس معہ ہدیہ وغیرہ

کہان ہی تو ای را و خمی ش بیا

کدہری نگارندہ داستان

وہیں جانب حق سی روح الاین
 معافی کروں التماس اب سُنو
 بظاہر معافی محبت کی ہیں
 کہ فرماتا ہی یوں خدائی جلیل
 جسی تمسی ہی آگی پید کیا
 جو بہر ہدایت روانہ ہوا
 عداوت عزازیل فی اوٹی کے
 ولاکن محمد تمہاری لئے
 نہوگا کبھی پیش یہ مکرو فن
 نبی فی پڑ ہا جب بصوت بلند
 جو اوس قوم بدنی یہ آہ سنا

یہ پڑہنی لگی آیہ شہ کی قرین
 ذرا گوش دلسی اسی سب سُنو
 سراسر اشاری یہ آیت کی ہیں
 کہو جا کی احمد سی ای جبریل
 جو مُرسل جہانین ہوید اگیا
 وہ تیر قزح کا نشانہ ہوا
 عجب کہللی قوم میں ڈال دے
 نہیں تاب و طاقت یہ کچھ کر سکے
 کہ آگاہ تر ویر ہی ذوالمنن
 یہ آیہ جلے سب مثال سپند
 بہت او چلی کو دی بہت سُر دہنا

قول امام صادق علیہ السلام
 کہ فتح نام شیطان است

جو مسجد سی او ٹھکر گہرو نین گئی	وہ سب مکر پیر گہرو نین گئی
وہاں جا کی کی مشورت بالیقین	ہماری ہی مذہب میں ہی شایین
بصحت ملی ہمواسکی خبر	کہ مشکور بت میں شہر بحر و بر
جو مسجد سی او ٹھکر روانہ ہوئی	وہ شہ سی دلو نین یگانہ ہوئی
کہا اب ہمیں کہل گیا راز دور	نہ طاعت میں ہرگز کرنی قصور
ہماری توفسی موافق ہیں شاہ	عزیز اب ہوئی اور مطابق ہیں شاہ
جو داخل ہوئی گہر میں شاہ جلیل	اوسی وقت دیکھا رخ جبریل
انہوں نے کہا حال ایمان کا	وہ سب مکر و فن جبل شیطان کا
کہا ای شہر ذیخرد حق شناس	مہ چرخِ حشمت شریا اساس
منافق یہ سب یوں موافق ہوئے	وہ اس زعم سی شہکی شایق ہوئے
سنا جب محمد فی اونکا یہ حال	دل پاک سرور میں آیا ملال

بتائی تھی لکھو وہ راہوں کو راہ
 لکھا ہی یہ اکن ہوا اتفاق
 اور شاہ دین رہنما زمین تھی
 کہ ابلیس مرد و دنی ناگہان
 کہ کرتی ہیں تعریف بت شاہ دین
 کلام ایسا سنکی وہ شیطان کا
 محمد تبون کی صفت کرتی ہیں
 ہوئی شاد مشرک وہ حدیسی یاد
 کیا شہ فی سجدہ جو بہر خدا
 جہا کا جو سر شاہ و سردار نے
 جہا کی بہر سجدہ سب اہل نفاق

وہ غول بیابان خضر حکم شاہ
 کہ تھا مجمع عام اہل نفاق
 جماعت کی وہ پیشوا زمین تھی
 کیا کانوین کا فر و نی بیابان
 دلوین نہ تم لوگ ہو کچھ حنین
 یہ سمجھی کہ ہی وصف ایمان کا
 ہماری ہی مذہب کا دم بہر ہیں
 بہ نیکی وہ کرنی لگی شہ کو یاد
 نزول شریا زمین پر ہوا
 تو تقلید کی جملہ گفتارنی
 ہوا ایک ذرہ دلوین نہ شاق

کیا اون سبھون نی ہر افشاں

کہا ملکی اور ونسی سب ماجرا

سر راز سی سب کو آگہ کیا

ہوئی مطلع جب شہ انس و جان

جو بد باطنو نسی کہلی شکل کین

جمال مبارک رہا غمسی ہو

بطون معلّے رہا غم پسند

وہین شاہ فی ایسی تدبیر کی

اوسے جاننا کرا و نہین راز دار

موافق منافق چلی ساتھ ساتھ

ہدایت نصایح یہاں صبح و شام

نہ خوفِ نبی نہ غمِ بی نیاز

نبی کا جو اصحاب کو حکم تھا

وہ بیدین تو تھی اور گرہ کیا

غم کشفِ سر نی کیا نیجان

ملول اپنی دلیں ہوئی شاہدین

وہ شمسِ ہدایت ہو اچرخ نور

نظامِ مفرحِ رخِ ارجمند

کہ چیدہ کیا اک گروہ شقی

روانہ کیا جانبِ زنگبار

رخِ انکی منور سیہ انکی ہاتھ

سوالِ غنِ تنگی نہ تھا اور کام

د مادم پلاس اغر شكناب
 قح جام می رشك بحر گلاب
 یہ لکھتی ہیں راوی شیرین دین
 ہوئی جو رجب فرقہ دین پہ خوب
 ہوا چپ دل سرور کائنات
 ہی اک شہر مشہور جو زنگب
 ہوا چند اصحاب کو حکم شاہ
 رہو جا کی چندی تم اوس شہرین
 یہ احکام والا تھا مخفی مگر
 اگرچہ باخفا ہوا تھا یہ کام
 بظاہر موافق جو تھی شاہ سی

پری شیشی مین ہو رخ آفتاب
 شرابِ حلال اور سنج کباب
 بڑی حدی جب شکل ظلم و محن
 جو ایام گزری اس آئین پہ خوب
 کڑی بہر اصحاب وہ نیکذات
 وہ اک ملک ہی مثل چین و تبت
 کہ اوس ملک مین جا کی لو تم پنا
 یہہ جو رو جفا کم ہو اس دہرین
 زروئی تحبس کہلا شہر پر
 مگر کہل گیا مشرکون پر تمام
 بہ باطن منافق تھی گمراہ تھی

ستہائی پر غم ہلاکتِ نال

بیان کرنی سی اوسکی موعنین

تہی عمارِ یاسر جو اک نیک نجت

شہید اونکی مان باپ ہی ہو گئی

کیا اونکو اعدائی دین فی شہید

وہ کرتی تھی ہو جس سی لگو ملال

دلِ خامہ شق ہو نجائی کہین

کتی اونکی مان باپ پر ظلم سخت

وہ خوابِ عداوت میں سب گئی

خوش اقبالون کو اہل کین فی شہید

بہجنا سید ابرار کا شدت ایذا اثر سی ایک جماعت

اصحابِ اختیار کو طرفِ حبشہ اور زنگبار کی اور

کوشش فرمانا آپکا بیچ دعوتِ کفار کی ورہیرا نا مہاجر و نکا

کدہری تو ای زائدِ خم شکن

کدہری تو ایسا قی می پرست

سرزمِ خوش ساغر پاک دی

کدہری تو ای مہروش مہ بدن

کدہری تو ای عابدِ بت شکست

نہ ڈر محتسب سی تو بیاک دی

نیا تاہا کوئی رخ شاہ کو

مگر باخداؤ نکو کرتی تھی تنگ

جہان پاتی تھی راتکو و نکو وہ

کوئی شخص گراہل و نیسی ہاں

ہجوم اوسپہ کرتی تھی وہ بیدار

کبھی ہنکتی تھی سرو پروہ خاک

مسلمان کو کرتی تھی بی پیر

بٹھاتی تھی کہہ آگ کی ریت پر

کچلتی تھی اوسکو پس و پیش سے

کبھی اونکو کرتی تھی زندانین قید

کبھی بند کرتی تھی آب و طعام

حفاظت سی رکھتی تھی اوس ماہ کو

ستاتی تھی گاہی لگاتی تھی سنگ

بہت تنگ کرتی تھی مونسکو وہ

گذرتا تھا بازار میں ناگہان

لگاتی تھی پنجوٹ و غم ضرب سنگ

کہ مونسکی ایذا میں ہو جان پا

کہ ہوتا تھا اوسکا برہنہ بدن

لگاتی تھی کوڑی بھی بہ ضرر

عداوت تھی اونکو اسی کیش سے

ستم کرتی تھی گاہ با مکر و کید

ستاتی تھی ہر روز صبح و شام

ملاقات کرتی تھی جب خاص و عام

سوائی بدی کچھ نہ تھا اور کام

سیہ خانمین اوسکی زوجہ جو تھے

خس و خار جا روٹہ جیفہ خوا

وہ مرغی کریدا جو کرتی تھی روز

گڈرتی تھی جب سرور کائنات

وہ جاہل او وہ ہر نیکی تیا تھا خاک

اسی طرح سب دشمنان و لعین

روادار ایذائی احمد درے

ابطالِ ذی ہم باکرم

بہت وہ حفاظت میں مشغول تھے

وہ شاکی تھا سبسی ہی تھا کلام

رقیبانہ دیتا تھا سب کو پیام

عداوت سی کرنی لگی سرشی

مہیا تھی رکھتی پتی شہر یار

نجاست سی بنچو نکو بہرتی تھی روز

رسولِ خدا اشرف المملکت

کہ ہو جائی آلودہ سب جسم پاک

عدو بنی اور اعدائے دین

حفاظت میں لاکن محمد درے

انگھبان سرور رہی و مبدم

نبی کی محبت میں مشغول تھی

بہنی سینی اور دل پر شتہ چلی
 چلی جب وہ اوس مجلس پاک سی
 رخ صوت خوش سی ہوئی کان بند
 لگی مشوری کرنی آپس میں وہ
 یہ تدبیر سوچی لعین بیونا
 وہ بیدین جو تھا بولہب عم شاہ
 مقدّر جو بد بخت کا سو گیا
 کہیں جاتی تھی جب رسالت مآب
 کہی خار رہی ستا تہا وہ
 سرِ رخس خیرین کہتا تھا وہ
 جو کہتا تھا کاہن تو ساحر کہی

بد اطوار تھی بی سر شتہ چلی
 تپاک و نکو حاصل ہوا خاک سی
 کہلا باب شیطان تھا ایمان بند
 ذلیل و نگون ہو گئی دس میں وہ
 ستاؤ کہ ناراض ہو مصطفیٰ^ص
 وہ سبسی زیادہ ہوا تہا تباہ
 وہ پر خاش پرست ہو گیا
 یہ کہتا تھا افعی سا خوچ و تبا
 کہی تن پہ تیر لگاتہا وہ
 رخ شہد سی زہر حکیتا تھا وہ
 بد اطوار و مجنون و شاعر کہی

سواا سکی ارشاد عالی جو ہو

سناجب شهنشاه فی یہ سخن

یہ غم طبع اقدس پہ طاری ہوا

کہا نذر لاؤ اگر قرص مہر

روار کہون ہرگز نہ ایسا طریق

پہر ونگانہ میں حکم اللہ سی

زیادہ کرونگا میں اب لعن و طعن

علیم و حکیم واحد ایک ہے

وہی خالق ارض و آفاق ہی

یہ کلمی سنی جب کہ کفار فی

اوٹھی اپنی اپنی جگہ سی وہ سب

سر و چشم پر ہی بجالی جو ہو

ہوئی ترشہر و شاہ شیرین دہن

کہ یک تنفس کٹاری ہوا

مہیا کر و سیم دور سپہر

کہ پہر بحر عصیان میں تم ہو غریق

کہی ہو نگا کجرونہ اس راہ سی

سُنو گی مری مونہہ سی ہر وقت لعن

بشیر و حلیم و صمد ایک ہے

صفت او سکی تیر بہت شاق ہی

تو پکا سرخس ہر مار فی

ملول و مفکر برنج و تعب

محمدؐ فی ارشاد اونس کی کیا

بدی انسی کیا کی جو آزرده بین

وہ اندازو آئین سو نچا ہوں آج

گروہ عرب اور اہل عجم

رسول اور خدا کی ہو فرمان بر

ابو جہل بولا کہ کیا امر ہے

کہو ہمسایا و سکو بجالائین ہم

کہا شہنی کلمہ پڑھو پاک ہو

وہ معبود ہی خالق انس و جان

یہ کعبہ رضوان سببی بالاتفاق

نچھوٹیکا ہمسایا تو دین قدیم

کہ ای عم عجب عذر ہی بیہ نیا

مثال گل خشک پڑ مرد مہین

بڑ ہی جسکا یو ما فیو مارواج

بجالائین احکام دین مہم

اور ادنیٰ و اعلیٰ کی ہو جانبر

بتاؤ کہ وہ کونسا امر ہی

جو کچھ ہو سکی ہمسایا کہلائین ہم

ملی تمکو جنت جو تم خاک ہو

کریم و رحیم و عزیز جہان

یہ کلمہ بڑ ہائیکا شر و نفاق

نچھوٹیکا متروک امر عظیم

وہ بس عہسی اب ست بردار ہو

جو مذہب وہ چاہیں کین اختیار

ہمیں کیا غرض اونکی آئین سی

اگر یوہین ہکو ستائنگی وہ

عجب کیا کہ ہوا آتشِ فتنہ تیز

نہوئیگا پھر آتشِ خموش

یہ ہی مذہبی امر کیجی نظر

ابیطالب خوش لقب فی کہا

میں ظہار کرتا ہوں پیشِ رسول

بلا یا وہین شاہِ لولاک کو

بیان سب کیا حال قومِ سب

نہ ہم اونکی پابندِ رفتار ہوں

کہ موسیٰ بفرعون و عیسیٰ بدار

نہ مطلب کہیں اور اونکی دین سی

اور ادیان میں فتنی اوٹھائنگی

لیک جس کے تاجِ ہونا ریز

یہ امواجِ قلم میں ڈالیکا جوش

بہت طول ہوئیگا ای نامور

بہت بہتر اچھا چہ خوشِ محبا

جو کچھ حکم ہوگا کرونگا قبول

درجِ عرفانِ فرحناک کو

وہ آرزوگی اور وہ رنج و تعب

ستم ہمہ بین ظلم بین ہمہ کلام
 غریب و نہیہ و کہلاتی بین اپنا زور
 تبرک ہی بہر لات و منات
 سوال عن کی بات کرتی نہیں
 نہیں سنتی گوش حمایت سی عرض
 غضب ہی بزرگی ملی خاک میں
 کرو استغاثی یہ ہم سبکی غور
 ذرا اونکو تفہیم لیجئے حضور
 سراسر یہ تحقیق اصنام
 کہ وہ باپ دادا پہ کرتی ہیں لعن
 رہیں آپ ہی اپنی مختار ذات

تشدد ہی ہم لین بتونکی نہ نام
 ملاقی ہیں شیرینی میں آب شور
 مسلمان جڑتی ہیں کافر پہ لات
 وہ دست عنایت ہی ہر تہی نہیں
 یہ اظہار ہمہ ہوا عین فرض
 نہیں تاباب جان غمناک میں
 کہ کو تا ہو ہمہ پابست جور
 ستانا غریب و نکاہی کیا ضرور
 او نہیں دین و ملت سی کیا کام
 سبھونکی تمنا پہ کرتی ہیں لعن
 تحکم سی فرماین ایسی نہ بات

اور آتی شیشی مین آب آفتاب

بط آب طاہر کا ہوئی شکار

اری پیر مسجد برای خدا

جو پونچھی مرا شاہ خیر کشا

خدا تیری کی ہیں کہوں ایک

روایت ہی اگر روزِ سن اشقیا

ابو طالب نامور کی قرین

یہ کب عرض آئی ہیں ہم داد خواہ

ہمیں اب کہاں طاقتِ صبری

تخل کی طاقت نہیں اب ذرا

رعایا ہو تم اور ہم تاجدار

پری نیکی صورت دکھاتین جبار

ہوس میری ہو دام مین مدار

جو انہیں جلدی تونسی چٹا

علی ابن عم رسول خدا

وہ ظاہری باطن ہی اور نیک

ہوئی جمع آپس مین بہر دغا

گئی سبکی سب پر بجانِ حنین

محمد کی ہم پر نہیں ہی نگاہ

بڑا جبر ہی جبر ہی جبر ہی

وہ فرماتی ہیں تم ہوا ہل دغا

ہم افلاک ہیں تم ہو گرد و غبار

وہ نعماتِ خلد برین سی ہیں سیر	نہ ترس گزندہ نہ کچھ خوفِ شیر
سنی جب کلامِ شہنشاہِ دین	ہوئی تشنہ خون وہ سب شکرین
ابو طالب و سچا ہی سردار قوم	اسی وجہ سی کٹ گئی چند یوم
کہ وہ حافظِ شاہِ لولاک تھی	تہمتن جبری مردِ چالاک تھی
اونہیں کی سبب سی نہ پہنچی گزند	ہوئی بندشہ کی نہ اندرز و پند
ندی تھی تکلیف احمد کو پر	براجاتی تھی وہ اونکو مگر

شکایت کنائش کا ابو طالب سی حالِ جنابِ رسالتا بوسی و جواب
سنائے بشری خلا مدعا و مستعد ہونا ایداد ہی حضرتِ غیرہ پر

گلابی وہ دی جو دین اُننگ	و کہاؤں بہارِ نبوت کا رنگ
کرون سیرِ خجائنہ خلد کی	تمنا ہی پیما نہ خلد کی
پلا سا غریاکِ حُبِ علی	شرابِ ولایت و صی و نبی

ہر اک باپ دادا جو بیدم ہوا
 غذا شاخین تہو ٹہری کہانی ہین
 ملا ہی لباس بدن رال کا
 وہ سب نارود و زخسی جلتی ہین روز
 من صاحب ہین ونکی جوار و ر بدن
 عقارب سیہ سانپ و راز دہی
 وہ آتش جہنم کی بحر بلا
 محیط اونکی آتش ہی و بیچ مین
 مطوق ہین اور پاؤن مین بٹیرا
 یہہ انجام اس بت پرستی کا،
 نتیجہ ہی اسلام والو نکا خوب

مقام اونکا قعر جہنم ہوا
 بہت آب گرم او سپہ پانی ہین
 بنا سانپ ہر روز نگٹہ کہاں کا
 تن و عضو و راونکی گلٹی ہین روز
 وہ آتشکی نہنی ہین سب پیرن
 وہ دریائی آتش مین ہین بہر ہی
 دھن اپنا کھولی ہوئی اژدہا
 ملا کرتی ہی سپہ و نہین سچ مین
 پڑا کرتی ہین اونپہ گزر گران
 یہہ بعد فنا حال ہستے کا،
 منترہ ہین اون مین نہین مین عیوب

وہ دیندار و نیک زمرہ میں دلسی تھی
 بدل شہکی کرتی تھی طاعت قبول
 اگر وہ ضلالت کا یہ حال تھا
 زبان مبارک سی احمد کی وہ
 سنا کرتی تھی بت پرستوں پہ طعن
 جلا کرتی تھی اپنی آتش میں خود
 حقیقت میں غول بیابان تھے
 کئی واسپہون فی مصیبت لب
 پنچوٹی کا اب جد و آبا کا دین
 کہا شاہ فی تم کو کیا یاد ہی
 نہیں تمکو معلوم انجیام کار

وہ اس دشمن جان مائل سی تھی
 اونہیں دو جہان کی تھی نعمت حصول
 کہ دین نبیؐ اور نکو خجالت تھا
 وہاں مبارک سی احمد کی وہ
 ہمیشہ نبیؐ اونپہ کرتی تھی لعن
 وہ بیہوش تھی رنجی غش میں خود
 وہ شیطان تھی ابن شیطان تھے
 پنچوڑین گی ہم دین آبا کو اب
 نہ آئین گی ہم دین شہ کی قرین
 جو احوال آبا و اجداد ہی
 کہ مان باپ دادا کی پٹی بن مار

نہر کا ہنوس یہ سنتی تھی لوگ

یہ ثابت تھا دین ہی جو آج

زمین ہوگی دنیا کی زیر نگین

اسی وجہ سے دین کیا اختیار

اسی وجہ سے قرب حاصل کیا

نبا کوئی داماد سر کوئی

کیا اختیار اس سے اسلام کو

خلاف انکی تھی اور یہی نیکذات

وہ لذاتِ عقبیٰ سے مسرور تھے

سمجھتی تھی دنیا کو نقشِ سراب

اونہیں استدر تھا عبادت کا شوق

بہت دل ہی میں اپنی بہتی تھی لوگ

یہ پائیکار وہی زمین پر رواج

نہ باقی رہی گی جہان میں کہیں

نبی یا راغیار تھی تین یا ر

زبردستی سے دلو مائل کیا

کوئی یا ر غار اور خلیفا کوئی

کہ سنتی تھی احمد کی وہ نام کو

سمجھتی تھی دنیا کو جوبی ثبات

خدا کی قسم وہ بہت دور تھی

نمایان تھا اونپر عذابِ ثواب

کہ دین کو سمجھتی تھی دنیا پہ فوق

جب یات پڑھتی تھی اور قوم پر
 سمجھ لیتی تھی ایک دو گاہ گاہ
 خبر ہی نہ تھی راہ اسلام
 بہر اتہاد لو نہیں جو کینہ سوا
 مذمت تو نکلی جو کرتی تھی شاہ
 جو کرتی تھی شہت پرستو نہ طعن
 دلو نہیں تھی جنگی محبت بسی
 محبت سی دنیا کی بعضی پھر
 کری گروئی اعتراض قوی
 محمد نہ تھی کچھ امیر کبیر
 تو یہ شبہ سچا ہی اوشخص کا

کہی ہوتی تھی ایک دو کو خبر
 یہہ مصروف اندر ز شام و پکا
 تنقرا و نہیں دین کی نام سی
 پہلی کو سمجھتی تھی بالکل بُرا
 پریشان ہوتی تھی سب سیاہ
 خفا ہوتی تھی کینہ جو بھر لعن
 مسلمان ہوتی تھی بعضی کہی
 مسلمان ہوتی بزم میں آنکر
 کہی از رہ طعن ہو مدعی
 جولاح سی بعضی ہوتی جانگیر
 سراسر تو ہم غلط ہی دلا

بنو آپ مخلوق مخلوق کے

تراشوجو ہاتھوں سے اپنا خدا

کر و لعنت اسپر یہی حکم رب

اسی طرح وعظ و نصایح کی بعد

یہہ فرماتی تھی شاہ خیر الانام

جو حقانہ احکام فرماتی تھی

سیہ تھی از لسی دل مشرکان

دلون میں نہوتاتہا کچہ کارگر

سمجھتے تھی بد بیان سعید

زبان مبارک خبر دیتی تھی

اثر کچہ نہ اون سخت قلوبیہ تھا

بدن سینی پٹری ہوں صندوق کے

اوسی سجدہ کرنا نہیں ہی روا

نہوتا گرفتار لعن و غضب

بصد حسن کشف قبایح کی بعد

بٹ سنگ ہیں انسی کہونہ کام

جواب ایکسی ہی نہ کچہ پاتی تھی

نتہا مہر راز اونپہ ذرہ عیان

وہ بیدین تھی دین سی خیر

نفاق اون و لونین تہا ہوتا فرید

نصایح کو کانوین بہر دیتی تھی

نبی کو سمجھتی تھی دل میں بُرا

نبتاتی ہوتی سی اک سنگ کو

نہ کچھ فکر پر سر کو دہنتا ہی وہ

خدا سی تمہیں شرم آتی نہیں

بتونسے نہ حل ہوگی شکل کوئی

یہ تہ پہلا کیا کر گیا تمہیں

نہ بچا نیکا یہ کہی خوب بہت

یہ اعمال میں کیا کر گیا تمہیں

عوض اس سی نیکی کا ہرگز نہو

بد کی سزا اس سی ہرگز نہیں

کر چشم انصاف سی گر نظر

کہ جس شیکلی تم آپ خالق تبو

الگاتی ہو پہراوسمین ہر رنگ کو

نہ کہتا ہی کچھ اور نہ سنتا ہی وہ

یہ بیہوگی دلسی جاتی نہیں

یہ تہر کہ ہر پہر گیا دل کوئی

نہ بیگانہ سمجھی نہ اپنا عزیز

نہ جوتی نہ بوی نہو کار کشت

یہ تہ یہاں کس کو دیگا تمہیں

اسی توڑ ڈالو تو اچھی رہو

یہ تہ کہیں ہی عمارت کہیں

یہی حرف ہی مانع خشک تر

اک دلی سی تہر کی عاشق نہو

تمہیں پنی میں لیاقت نہ تھی

کیسے حکمی تم میں طاقت نہ تھی

کیا شیرستانِ مادر میں خلق

سبب شیر نشوونما کا ہوا

ضرور اب تمہیں شکر حق چاہئے

اوسے ایک پچانو سو چا کرو

کرو ترک اب پارہ سنگ کو

کہ کہتی ہیں ناپاک سپر قدم

زمین کی جواک خاک ناپاک ہو

اوسے اپنا معبود سمجھو غضب

جو ہاتھوں سے اپنا بنائی خدا

خدا مخزنِ شیریں تگمودی

نوالہ بنائیکی عادت نہ تھی

خدا قبل خلقت ہوئی گہر میں خلق

وہ باعث تمہاری غذا کا ہوا

اطاعت کا تگموسبق چاہئے

تمہیں چاہئے روزِ سجدہ کرو

کرو پاش پاش ایسی بدرنگ کو

اور اسکا ہی یکساں وجود و عدم

تم اوسے پروان روزِ بیابان ہو

سمجھ کر و دل میں رنج و تعب

تو خود اوس سے کیوں کر بنی واہ

پرستش او سیکو سزاوار ہی
 کہ اکقطرہ آب سی جسم و جان
 کئی اوسنی ظاہر بنا آدمی
 کیا جسم میں نگِ خون اوسنی خلق
 مسلسل ہوئیں جسم میں استخوان
 عنایت ہوئی ہوش و عقل و ذکا
 کوئی بدناما کوئی شکل حسین
 وہ بانی شکل و شمائل ہوا
 عنایت سی اوسکی ملی والدین
 ولد پر بڑی الفت والدین
 دلوئیں یہ مان باپ کی مہر دے

وہی خالق یار و اغیار ہی
 وجود عناصرِ رگ و پی زبان
 عنایت سی حیوان ہوا آدمی
 کیا سب رون برون اوسنی خلق
 ہوئی ہڈیوں میں کرختی عیان
 ملاگریہ و خندہ آہ و بکا
 کوئی مہر صورت کوئی مہر حسین
 وہی مہر زبانِ خالقِ دل ہوا
 ادا ہونہ محشر تلک جنکا دین
 کہ دم بہر نہیں ہوتا بی اوسکی چین
 کہ تازیست اولاد سب پالے

یہ تہہ کب آسان کرین مشکین

ان اشکالوں سی کیا ملی مدعا

نباتات قدرت نامی کرین

صد افسوس تہہ خدائی کرین

وہ پاؤں کہاں جو کہ ہوں نہما

ان آنکھوں کی بینائی ثابت

تمہاری سنن کی یہ کس طرح را

نہ سنی کی لائق نہ ہی جسم و جان

یہ ممکن نہیں آہ وزاری سنن

مناسب یہ ہی ملین اب کی غور

پرستش کی لائق وہی ہی ہی

سلین کس طرح اپنی جاسی ملین

یہاں پست کیونکر ہو جو صلا

جمادات عفت وہ کشائی کرین

یہ اشکال حاجت روائی کرین

کہاں جائین کیونکر ہو حاجت روا

جو کثرت ہو کیتائی ثابت کرو

بت سنگس نہجی ہوں گزار

یہ تہہ سماعت کی قابل کہاں

کوئی بات میری تمہاری سنن

یہ سمجھو کہ خلاق ہی کوئی اور

زمانیکا خالق وہی ہی وہی

یہی تھا کلام شہ تاجدار
جو آتا تھا گہرین کوئی اونکی پاس

کہ چوڑ و ضخم خانہ دہر کو

کر و ترک اب بت پستی کارنگ

جہنم نتیجہ جہالت کا ہی

بتوں سی تبر اگر و مارولات

صواع و ٹہل جملہ بد رنگ ہیں

پریش سی انکی نہیں کچھ حصول

بناتی ہو پتھر کو اپنا خدا

اوہا لکی کا ندھی پتھر کی سل

لب دست ابرو و پا چشم و گوش

کر و تم مرادین اب اختیار

تو فرماتی تھی شاہ گردون اس

ملاؤ نہ تم شہد مین رھر کو

نہ پو جو زما نہیں تم چوٹ سنگ

سفر فرودہ ایسی عبادت کا ہی

نکام آئینگی ایسی لات و منات

یہ سب سنگ ہیں سنگ ہیں

نہ حق اسکو ذرہ کریگا قبول

کر و جسکی تم دست و پا خود جدا

دلون کو کیا او سطرف بمضحل

بنا کر کیا قلب مین اپنی جوش

شہنشاہ جنابِ رسالت

جو بخوفِ جور و جفاسی ہمیں

بطاہر تباری لگی حکمِ حق

عبادت کی آئین سکھانی لگی

انکرتا تھا کوئی اطاعت قبول

سنود و ستود شمنِ جان تھی وہ

غرض کافر و مشرک بت پرست

چچا اک محمد کا تھا بولہب

وہ سب سی زیادہ عُدو ہو گیا

عداوت پہ باندھی شقی فی کمر

بدستِ عدوتی شرِ انبیا

رسولِ خدا پر تو آفتاب

قرینِ مردم با و فاسی ہوئی

گلون کو دیا بلبلون کا سبق

موحد تہون کو بنانی لگے

مُلول اس سہتا تھا وہ با اصول

کہ سب بت پرست اور نادان ^{تہو}

خصومت سی کرنی لگی بندوبست

ہوا دشمنِ جان شہِ بی سبب

تخالف کیا سُندھو ہو گیا

ہوا اوسکو مطلق نہ خوف و خطر

خدا پر تھی شاگردِ رسولِ خدا

پلا سا قیادہ مشکنا

مئی حُب حیدر پلا سا قیا

پلا سا غر عشق شیر خدا

سر دست پیر مغالکی تم

صبوحی پلا دین کی دمبدم

بہت چپکلی دنیا کی سب سیر کھے

کئی سال مخفی رہا شہریار

کہ احکام ظاہر کرو مصطفیٰ

مناسب ہی بند و نیہ افشائی

رہن فائدہ مند سب خاص و عام

سب ایمان ظاہر ہی ہوں کیا

کہ خالی ہیل بی پرستونکی جام

شراب سخنور پلا سا قیا

مئی الفت پاک خیر الود

نچوٹین جوانو نیہ ہو گر کرم

ہوا امت پہ شاہیدی کا کرم

شبامت نمایان ہوا ب خیر کھے

کہ ناگہ ہوا حکم پروردگار

نماز و عبادت کرو بی یا

محافظ ہی خود خالق بی نیاز

زمانین مشہور ہو نیکنام

ہلو نیسی ہو نیکی بد و نیہ عذاب

قلم لنگ ہی اوسکی وصائین

وہ ہی رحمت کبریا خلق پر

ایا بکر ہمراہ ہوگا ضرور

جو دنیا سی رحلت وہ فرما لگا

کہانت پہ نازاں تہا وہ بخیر و

جو حاضر ہوا خدمت پاک میں

یڑ ہا اکی کلمہ حضور بنے

بہ تدبیر کج پھر چپہ اشخاص اور

ہدایت کئی سال مخفی رہی

درو دین پڑھ لگی پری قلائین

وہ ہی نور مہر حسد اخلق پر

اور احکام حق میں کر گیا قصور

حکومت ابا بکر ہے یا لگا

ہر اکدم پہ شیطان کی تہی مدد

نتہی شرم کچھ چشم سفاک میں

ہوا رنج سی کم سرو بر نہ

مشرف ہوئی دین سی بفکر و غور

نہ ظاہر کیا دین نہ تاکید کی

پہنچنا حکم خداوند عالم کا اظہار دعوت کی اسطی اہل ضلالت کی و کمر باند

سید انبیاء کا ارشاد اہل جور و جفا اور صاحبان غاک و اسطی

بہ تدبیر کج پھر چپہ اشخاص اور

دعائی نبی ہو گئی جو قبو ل
 ہوئی جن دونوں میں کہ جعفر شہید
 بہشت برین میں ملی او نکو پر
 اسی سی لقب و سکا طیار
 ہوا زید پر تابع شاہ دین
 مگر مثل فرزند ہا وہ پلا
 ابابکر تہا جو کہ ہون کا پدر
 سنا تہا یہ کا بن سب جو م فی
 اوس تہا جو زور کہانت سی علم
 کہ بطحائین ہو گا بنی نامور
 وہ مبعوث ہو گا نبوت کی سائہ

تو بعد شہادت ہوا یہ حصول
 گئی سوئی خلد برین وہ سعید
 وہ پر کیون نہون او کی حقین سپر
 وہی طائر خلد سردار ہی
 غلام نبی تہا عبادت قرین
 پر خواندہ شاہ تہا مہ لقا
 قحافہ کا بیٹا ملامت کا گھر
 نبی کا دیا ساتھ اوس شوم
 پیمر کی رکھتا تہا بعثت سی علم
 محمد کہین گی اوس سب بشر
 حکم کریگا وہ حکمت کی ساتھ

شالِ برادرِ تم اسی خوش سیر

بحکمِ پدرِ جعفرِ خوش نہاد

برادرِ کی خدمتِ حاضر ہوئی

وضو بھی کیا اور ادا کی نماز

فراغتِ عبادتِ سی حبیبِ چکی

کہ پروردگارِ خدائی کریم

مری باز و کو حبیبی قوت ہوئی

کیا اسی میرِ طاعت کو تیر

اسی طرح اسکو صلہ دی خدا

اسی باز و و نہرِ عنایت ہوئی

پروسی اڑی خلدِ مین یہ دم

بنی کی کرو پیروی بی خطر

لگی کرنے احکامِ دینِ دلیں

رہ و رسم و آئین سی ماہر ہوئے

تو راضی ہو خالقِ بی نیاز

بنی فی دعا و نکی حق مین ہم کی

عبادت سی جعفر کی تھی علیم

برادر سی صادرِ اطاعت ہوئی

رخِ خنجرِ مہرِ الوفت کو تیر

بہشتِ برین مین ملی اسکو جا

کری سیرِ خلدِ برین نامور

یہ فرو و سمن نہی رہی نیک نام

قرین شہکی میری یہ حالت ہے
 ابوطالب نامور مہ لست
 وہ تھی والد شیر حق بالیقین
 اونہیں مانتی تھی سب اہل عرب
 لکھا ہی کہ اگر وزیر البشہ
 پہاڑ و نین مشہور تھا ایک غا
 علی پچی پڑتی تھی اونکی نماز
 ابی طالب نامور فی یہ حال
 علی کی بڑی بہائی جعفر جو تھی
 تمہیں ہی اجازت یہی ہے مر
 کرو پیروی مصطفیٰ کی ضرور

نماز و عبادت رہا
 وہ عم محمد تھی مہر سما
 وہ عالی نسب تھی وہ و دشمن
 جری تھی بہادر تھی عالی نسب
 عبادت میں مصروف تھی خیر
 نماز او سجا کہ پڑتی تھی شہریار
 خدا سی تھی مشغول راز و نیاز
 جو دیکھا تو حرم ہوئی خوشخصا
 ابیطالب اونسی یہ کہنی لگی
 اطاعت کرو ابن عم کی یون
 ملین تاکہ جنت میں غلمان ہو

وہ تہا شلِ فرزندِ خیر الانام	اتھن جبری حیدر نیک نام
امیر عرب پر بھی احکامِ دین	کئی جاری شہنی اصدق و یقین
علیٰ نی بدل وہ کئی سب قبول	ہوئی دولتِ دین و دنیا حصول
یہہ دو کیون نہوں ایک مشہور ہے	علیٰ اور محمد رکاک نور ہے
یہہ فرماتی ہیں شاہ شیر خدا	ہوئی جب مبعوث خیر الورا
کمر پہلی طاعت پہ حسنی کسی	ہمین ہین ہین ابنِ عم نبی
وہ ہم ہین کہ اوسد نستی تہفت سال	چہپی کبک ہم تہی وہ بدر کمال
جو سجادی پر ہوتی تہی شہکین	مین پروانہ سان گرد شمع جبین
قرین جب کہ ہوتا تھا وقت نماز	پس نشست شہ مین سوئی بی نیاز
عبادت جو کرتا تھا وہ مقتدا	نبی کو سمجھتا تھا مین پیشوا
اوسے جایہ ہوتا تھا مین مقتدا	سوانیکی کی تہی نہ دل مین بد

چراغِ ہدایت ہو ماہِ منیر
 یہ لکھتی ہیں اربابِ اخبارِ گل
 ہو اساتہ فرمانِ ربِّ حلیل
 کہ پوشیدہ دعوتِ کرو خلق کو
 زمانینِ ہن اہلِ جور و جفا
 روادار ہوں وہ نہ آزار کی
 خدیجہ جو تہین بانویِ ارجمند
 خدیجہ کو دی شہنی تکلیفِ دین
 بصدقِ دل ایمان حاصل کیا
 ید اللہ خیر شکن نامور
 وہ پروانہ شمعِ ہدایت کی پاں

شبِ قدر ہو مثلِ خورِ فی نظیر
 ہوئی جبکہ معوث ختمِ الرسل
 نبی سی کہو جا کی ای جبریل
 چہو اور ہدایتِ کرو خلق کو
 نہوں در پی طنیتِ با وفا
 نہ گل پر تعب ہوں رخِ خاکی
 وہ فرمانِ شہ سی ہوئیں ستمند
 وہ خود منتظر اسکی مدتی تہین
 رخِ کبک کو مہ پہ مائل کیا
 نبی سی شبِ روز شیر و شکر
 گشادہ جبینِ حیدرِ حق شناس

مُروِجِ مَوْ دُنْیَا مِیْنِ دِیْنِ آہِکَا	جہانِ عینِ مَو تاج و نگین آہِکَا
تَبْدِیجِ جَارِی مَوْنِ احْکَامِ شَرْعِ	رہینِ تاقِیامتِ یہِ اَیامِ شَرْعِ
مَحِیْطِ زَمَانِہِ مَوْ دِیْنِ آہِکَا	بِجَالائیِ فَرمانِ زَمینِ آہِکَا
یہِ احْکَامِ جو جو بَیَانِ کَر دَئی	مطابقِ مِیْنِ سَبْقِ اَلْاَنْجِلِ کِی
سُنَا آئِنِی ہِی یہِ حَبِیْلِ سَے	بِیَانِ جو کِیَا مِیْنِ اَنْجِلِ سِی
و ہانسی جو رَحْصَتِ مَوْ اَشَاہِ دِیْنِ	ضِیَا نَخْشِ خانِہِ نِیامِہِ حَبِیْنِ

مامور ہونا سید عالم کا بند و نکی رہنمائی کی عطا کی چھپر اہل
 عباد سی اور کیفیت اسلام لانی حضرت خدیجہ کبریٰ
 اور علی مرتضیٰ اور کشتی اور اصحاب بیوفا و باوفا

مَی پَاک و اَطہر پِلَا ساقِیَا	کَفِ آبِ کُوشِ پِلَا ساقِیَا
و لا فِکْرِ نَحْمِ نَانِہِ دَویرِ کَے	بَہْتِ لاؤِ بَالِی پَہرا سِیرِ کَے

وطن میں بہت رنج و نیکی تھیں	بہت زغمہ غم میں لین گئی تھیں
کرنیکی ستم پیہ ای شاہ پاک	یہہ مخبر نہو نیگا روحی فداک
صدا فسوس و رقبہ ہی جتیا کر	فدا کر تا جانِ حزمین شاہ پر
ستم حدسی زانند پیہ ہو جائیں گے	کہ ترک وطن آپ فرمائیں گے
اندھیر میں سلطان شاہِ زمیں	کرنیکی صدا فسوس ترک وطن
ادھر قصد شرب کرنیکی حضور	او دہراہل شرب ملنکی ضرور
تعجب نہیں جان نشاری کریں	کہ سرمہ وہ گردِ سواری کریں
خدا دیگا پرشہ کو حکمِ جہاد	سزا پائیں گی قومِ اہلِ عناد
یقین ہی پہنچ جائی نوبتِ جنگ	کریں قتلِ عدا کو شہِ بید رنگ
یقین ہی کہ شمشیرِ حیدر پہنچی	یقین ہی کہ نوبت بہ خیمہ پہنچی
یقین ہی کہ رہ کفر سی پاک ہو	عدوئی خار و خاشاک ہو

خدا کی قسم ای شہ نیکذا

تمہیں کو خدا فی یہ رتبادیا

بنائی زمین آسمان تھی ہی

یہ دین گذشتہ مٹاؤ گی تم

یہ گداری جو ہیں انبیاء کی شرف

جو ہی دین عیسائی انکار واج

وہ موسائیوں کا جو آئین ہی

مٹاؤ گی سب دین آئین کو

قیامت تلک اب ہی دین ہی

مگر دو گی جب سب کو تکلیف دین

منافق عداوتی اور بغض سی

ہو تم علت غائی ممکنات

ہو می تم بس اب خاتم الانبیاء

سردشت و آب روان تھی ہی

نیا دین اپنا بتاؤ گے تم

مٹی دین ہی اونکی سب لا تحف

پرستش تو نکلی جو کرتی ہیں آج

وہ باطل ہی سب بس یہی دین

مروج کرو گی نئی دین کو

یہی رسم و رہ یہ ہی آئین ہی

تو ہو تنگی و رپی تمہاری لعین

لعین سب شقاوتی اور بغض سی

حضور شہنشاہ گردون مقام
 یہ کعرض چلی شہ خوشخطاب
 قرین ورقہ کی جب دانہ ہوئی
 جو آئی شہنشاہ گردون اساس
 بتعظیم اوٹھا کر غبار قدم
 بچھایا ہر اک مسند پاک کو
 یہ کعرض بعد از درود و سلام
 جو تھا حادثہ گذرا اوس شاہ پر
 تو اوس وقت ورقہ اوٹھا نیم قد
 لیا قدموں کا بوسہ اور عرض کی
 حبیب خدا بالیقین آپ ہیں

خدیجہ گئین بادل شاد کام
 دزا ورقہ کی پاس عالیجناب
 فرخاک شاہ یگانہ ہوئی
 پہ اگر دشتہ ورقہ خوش قیاس
 لگاتا تھا آنکھوں سی وہ دمدم
 بٹھایا وہاں شاد لولاک کو
 بیان کجی ای شہ شکیں نام
 بیان پیش ورقہ کیا سرسبر
 درود اونپہ بھی کیا لاتعد
 حقیقت میں ہیں آپ حقیقی نبی
 یہ دین آپکا اور امین آپ ہیں

خبر ورقه سی موبووه کسے

تبسم کیا اوستی بولا کہ و ا ه

خوشاوه زمین حبیبہ جبریل ہو

خوشاوه زمین او خوشاوه سکی قدر

وہ ناموس اکبر ہی اللہ کا

فرشتہ مقرب ہی درگاہ کا

نبیون کو پیغام اوستی دیا

خدیجہ تم اسکا کرو افتخار

یہ ہی فخر آدم نبی ہو گئی

محمد ہوئی رازدار حرا

محمد کو لی آؤ تم میری پاس

جو گزری تھی گل ہو ہو وہ کہی

خوشا سوز زمین حبیبہ ہو تی یہ شہ

خوشاوه زمین حبیبہ تنزل ہو

کہ جبریل ساجیبہ طالع ہو بدر

برادر ہی وہ شاہ دیجہاہ کا

بڑا راز دان ہی وہ اللہ کا

وہی کہد یا حکم حق جو ہوا

محمد ہوئی حق کی مختار کار

یہ اب باعث خرمی ہو گئی

محمد ہوئی خاتم الانبیا

کہی خود ز بانسی شہ حق شناس

<p> بڑا اونکو مرده دیا شاہ فی وہ سب سانحہ تھا لطیف عجیب مبارک تمہیں ای شہ انبیا مری عزت اب آسمان پر گئے شگفتہ ہوا چہرہ مانند گل کھڑی ہو گئی جسم پر ساری بال وہ نجم فلک ماہ تابان ہوا وہ نام محمدیہ دلدادہ تھا وہ تھا علم انجیل میں نیک نام وہ سب علم رکھتا تھا انجیل کا خدیجہ وہیں رونق افرا ہوئیں </p>	<p> رخ مہر کھولا سرمایہ فی کہا جو کہ گذر اتہا امرِ غریب یہہ مرده خدیجہ فی سنگر کیا کلاہِ تفاخر کہاں پر گئے سنا حال حبریل جب ڈوکل ہوا اونکا فرط خوشی سہی حال وہ نورانی چہرہ درخشان ہوا خدیجہ کا بہائی حیا زادہ تھا اوسی ورقہ کہتی تھی دنیا تمام وہ ماہر تھا احوال حبریل کا اوسی کی مکائین روانا ہوئیں </p>
---	---

خدیجہ کبریٰ سی اور ظاہر کرنا بانوی محترم کا ورقہ
 اپنی چچا کی بیٹی سی اور پانا خوشخبری رسالت و حقیقت
 جبریل کی اوس عالم علم انجیل یعنی ورقہ سی

کدہری تو ای ساقی مہروش	چہ داری برون آگن مشکش
کری آج دوزخ شرار و نکونبند	کری روی مہراب ستار و نکونبند
زلال مصفا پلا دی مجھی	روہ خانہ دین بتا دی مجھی
جو بہکون تہو جائی وہ رہنما	علی شیر ابن عم مصطفیٰ
ملا مجھسی معشوق وہ رشک خور	جو بہر بہر کی دیوی شراب طہور
یہاں راویان صداقت شعاً	رقم کر گئی ہین یہ انجام کار
چہی جبکہ نظرو نسی روح الاین	چلی شاہ دولت سرا کو دین
خدیجہ جو تہین بانوی محترم	بنی کی وہ زوجہ بہت ذی کرم

وہین خشت آب پیدا ہوا	وضو کا قرینہ ہویدا ہوا
وضو پہلی روح الامین فی کیا	بہ آئین نیک اور باقا عدا
ہوا انسی جسطرح صادر وضو	اوسی وضع سی پر شستہ نگو
بہ ترتیب کر کی وضو سی فراغ	سوئی قبلہ استادہ ہی باغ باغ
بتایا وہ جس سی جلی سب حُصود	قیام و قعود و رکوع و سجود
کہون کیا کہ آگی تو روح الامین	پس شیت ختم الرسل شاہ دین
دور کعت جو جبریل فی کی ادا	ہوئی مقتدی اونکی خیر الورا
ادا کر چکی جب شہ دین نماز	کہا شکر اسی خالق بی نیاز
امامت سکھائی ہی جبریل فی	رسالت بتائی ہی جبریل فی
بگریہ بجالابی سب شاہ دین	تو روح الامین چپ گئی ہر وہین
اظہار کرنا سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ کا صورت حال کو حضر	

کئی خیر سی مہ کو چالیس سال
 روان آگی آگی تو وہ خوش سیر
 نمایان ہوا خانہ کعبہ ہے
 انتہا وہ جوان ایک ذرہ ستوہ
 مگر اوسنی اک طرفہ سامان کیا
 کیا اسقدر اپنی فت کو دراز
 زمین پر کف پاسر افلاک پر
 زمرہ کی پرد و نون بازو پہ
 دراز زمین تہی شرق غریب
 اور اک پرچہ لعل زیب گلو
 گلی پر عجب عالم نور تھا

یہہ ظاہر ہوا آخر اوسکا کمال
 چلا پیچھی پیچھی یہہ رشک قمر
 قرین کوہ مرو کچھ پیچھی بنے
 کہ احمد سا ہمراہ تہا پر شکوہ
 قد و قامت اپنا نمایان کیا
 کہ دنیا کا دیکھا شیب فراز
 پڑا اوسکا سایہ شہ پاک پر
 کہ و طعنہ زن باغ خوشبو یہ تہی
 زمانی یہ پڑتی تہی اونکی چمک
 وہ تہا کان یاقوت کی آبرو
 وہ سینہ نہ تہا سینہ طو تہا

نظر باز تہی کا حلاق پر
 کہ ناگاہ اک مرد روشن جمال
 محمد کی آگے نمایان ہوا
 جو گدرا پیٹیر پہ یہ حادثہ
 کہا دلین اسی مالک نیک و بد
 عجب ہی یہ ہی کون صاحبِ حال
 وہ اتنی میں آیا قریب رسول
 تبسم کنان بادلِ مہربان
 کہا ای نبی زمان و زمین
 اٹھو میری ہمراہ آؤ چلو
 لکھا ہی کہ یہ مرتباجب ہوا

تعجب کنان خلق و آفاق پر
 ستارہ جبین و نجمہ خصال
 دل پاکِ شہ او سی حیران ہوا
 وہیں نام نیروان زبانِ لیا
 فناسب میں باقی ہی تو تا ابد
 مجھی وہم ہی یا یہ ہی کچھ خیال
 سفیر و کلیم و حبیبِ رسول
 کشادہ جبین او خندہ دہان
 مری شہریار اور خدا کی امن
 کھڑی ہو مری شاہ آؤ چلو
 تو تھا شاہِ دیشان چل ساکا

مئی پاک ایسی پلا ساقیا
 بس اک جرعه حوض کوثر پلا
 بهشتی ہیں ہم ایسی مینوش ہیں
 مکرم ہیں نجسانہ دہرین
 نہیں بکھو دم بہر ہی غفلت پسند
 توصل ہی عشق شہ پاکسی
 نہ مشغول عیش و طرب وری
 طیش قلب مین لب پہ نام خدا
 ادھر آدھر آدل درو مند
 یہ لکھتا ہی راوی خوش نہا
 شرف بخش کو نین خیر البشر

دکھائی رنج دین شاہ ہدا
 ملی آبر و رشک گوہر پلا
 غم دین و دنیا فراموش ہیں
 پینسا تو نہ پیر معن ان قہرین
 نہ غم بی زریکا نہ ثروت پسند
 نہیں کام انکور کی تا کسی
 نہ کچھ عیش باقی ہی اب وری
 منقش جگر پر کلام خدا
 سنجگو نیسی گوش سامع ہو قند
 تو میری زبانی کہہ اب اسکو یا
 روا یر مکن قتل کو ہ پر

<p>سب ادیان ملت کو کہو نیگا وہ بتائیں گے کہ وہ اسلام و دین بڑی دیر کی بعد آئیں گے وہ نبوت ہی اوس شاہ کی بعد ختم وہ پیغمبر آخر زمانیکا ہے نظر آیا وہ امر مجھ کو درست خبر یہ تمہاری نبوت کی ہی نہ جن اور نہ دیو و پریکا ہی کام</p>	<p>جو اگلی نوشتی میں دھونیکا وہ بڑا رتبہ ہو گا حد کی قرین بہت دور سی نامہ لائیں گے وہ شب غم ہی اوس ماہ کی بعد ختم یہہ دین گذشتہ دکھائیں گے ہے کرو گی تمہیں سب کی دینوں کو مست علامت یہہ بالکل رسائی ہی فرشتی یہہ کرتی ہیں تمہیں سلام</p>
<p>کیفیت نزول روح الامین بفرمان حضرت ابی العالمین او مبعوث ہونا سید الانبیاء علیہ افضل التحیۃ و الثنا کا</p>	
<p>لگا آتش ایسا تیر شہاب</p>	<p>کہ ہو مرغ روح معاند کباب</p>

وہ تہین بندہ نیک اللہ کی	وہ تہین زوجہ پاک و شاہ کی
پیمبر کی وہ خاص مطلوبہ تہین	حبیب خدا کی وہ محبوبہ تہین
یہ آوزین آتی جو ہین راہ سے	وہ یہ عرض کرتی تہین اوس شاہ سے
نہ دیو و پری نہ ہوا جانئی	نہ آپ اسکو جن کی صدا جانئی
پہنچتی ہین اخبار یون ہم تلک	شہا عہد آدم سی اس دم تلک
تو اتر یہ اخبار صحت بہم	زمانیسی عیسیٰ کی سنتی ہین ہم
خدا کا نبی قاصد نامور	کہ ہوگا اک آخر میں پیغام بر
حقیقت میں ہی خوب بیارمین	زمانمین ہی یہ جو بطحازمین
کہین گی ہم اوس گلکو ختم الرسل	اسی سر زمین میں ہو لیکا گل
کریگا پہر اوس مہ کو بدر کمال	وہ خلاق اور قادر و الجلال
نیادین جاری کریگا یہاں	کہ وہ ناسخ دین شاہ جہان

سَنو وقتِ بَغت جب آیا قریب
 کہ جس پایہ چلتی تھی وہ شاہِ دین
 شجر اور حجر اور درخت و ثمر
 سلامٌ علیک ای رسولِ خدا
 وہیں منکر کرتا تھا وہ شاہِ دین
 کہی اتفاقِ اسطرح کا ہوا
 توجہ جو فرمائی یا یا نہ کچھ
 نپاتی تھی جب کچھ شہِ انبیا
 یہہ کتھی تھی سجا گزاری ہیں دین
 پہر آتی تھی جب سوئی دولتِ سرا
 وہ اہلِ حرمِ بانوئی نامور

تو آنا رطاہر ہوئی یہ عجیب
 اک آواز سنئی تھی محسوس
 صدا و سی سنتا تھا یہ داد گر
 سلامٌ علیک ای شہِ رہنما
 نہو قومِ جن سی صدائی زمین
 کہ اسم مبارک سینی لیا
 سوایِ عجب ہاتھ آیا نہ کچھ
 تو دلیں تحیر کو دیتی تھی جا
 نہ انسان ہی یہاں نہ کوئی ہی
 حرسی یہہ کتھی تھی سب ماجرا
 خدیجہ مہ چرخِ رشکِ قمر

بنی و مکتبی تہی تا مل کی ساتھ

نہ خالق کو دیکھا شہنشاہ فی

مُفکر ہوئی اپنی دلمین رسول

کہ ہی صانع پاک اس گلکا کون

بنایا ہی کسی مہ و مہر کو

مقامِ فلک کسی برتر کیا

شہنشاہِ چرخِ خوش اسلوب

کہی کون کیفیتِ حادثا

اسی منکر میں وہ شہرِ شکوہ

وہ مہرِ عرب منکر سی و شیب

تو پہرہ و سری روزِ وقتِ سحر

گلون کی نمائش تہی بلبل کی ساتھ

نہ تار کی پائی رخِ ماہ فی

تحریرِ چپ مثل غنچہ بلول

نگہبان ہی جانِ بلبل کا کون

حسین کرو یا ہر پرچہ کو

رخِ مہر کو کسی فکریا

کیا کسی روشن چراغِ سحر

پتا کسی پوچھوں میں اس حال کا

سرِ صبح جاتی تہی بالائی کوہ

پہر آتا تھا گھر میں برنج و قعب

اوسی منکر میں تہی شہرِ بحر و بر

دو گرگس و گرگدن مورد مار	بروئی زمین وسعت سپیدار
زمین و زمان ابر تار یک راه	وہ نور و ضیائی رخ مہر و ماہ
فلک نصف ظاہر شکل کمان	سیرج و بطی سیر سیارگان
بلندی و پستی درو بام کے	دورنگی کہین صبح اور شام کے
کہین تندرستی کوئی در و مند	کہین کوہ و دریا کا پست و بلند
کہین اُمّ حیوان کہین اونکا باپ	عناصر کی اجزا کا باہم ملاپ
نباتات اکثر کہین رنج و بیز	کہین بارش ابر تر لطف خیز
کہی فکر تن کی کہی جان کی تھی	کہی جستجو نطق حیوان کی تھی
کہی جمع اضداد سی ملین تک	کہی خیر و شر سی زمان کی دنگ
کہین نازنین اور کہین دیو سخت	کوئی نرم دیکھا تو کوئی کرخت
ضرور انکا ہو گا نہ کر خوف و بیم	کہا دل سی شہنی کہ رب عظیم

رُخِ عقل سی وہ شریا مکان
 ستاروں کی ضو سی تحریر طلب
 درخت اور پہاڑ اور رُخِ سبزہ
 وہ منہہ کا برسا کر کنی کی دہوم
 خرامان خرامان کہین جانور
 کسی جایہ تالاب چقر کہین
 سمان شام کا گاہ اور گاہ دن
 درختونہ کہہ بلبون کی صدا
 فلک کی صفائی وہ شان و شکوہ
 نئی قسم کی ہر جگہ جانور
 شب روز اک گردش آسمان

منکر تسبی می وہ محمد و جان
 نہالونکی جانبسی حیرت کا ڈھب
 وہ چشمی وہ چیلین وہ ابر بہار
 چمک برق کی ہوشونکا ہجوم
 گل اور بوٹی او پرنی بیشتر
 زراعت میں آب و ان کہین
 کہین شکل حیوان کہین ترس جن
 چمن میں نمایان گلوں کی ہوا
 بیابان کہین گاہ دامان کوہ
 پہاڑوں پہ ہر جاشجر پر ثمر
 وہانکی یہان اور یہانکی وہان

یقین ہی خدا سی سرور ہو غلط گر کہیں ہو چہا نا اسی	جو یہ نظم دنیا میں مشہور ہو کسی سی نہ کہنا بنا نا اسی
آغاز داستان مبعوث ہونا سرور کا نسا کا ہدایت خلقیوا	
نگارندہ داستان کہن جو لکھتی ہیں میں ہی اویس کو لکھوں وہ قصہ سناؤں کہ ہو حسین وہ قصہ کہ دل حبیبی سرور ہو وہ قصہ چنکی دکھائی بہار یہ عادت شہ دین و دنیا کی پہاڑ ایک تھا اوسکا حراتا نام سروہ مثل بہ آسمان	خوش انداز و خوش خلق شیرین دہن بنی کلک فوارہ سرنگون طبیعت میں ہو دستونکی انگ وہ قصہ سراسر جو پُر نور ہو وہ قصہ بہا میں رہی یادگار نہ رہتی تھی دولتسرا میں کہی وہاں جاتی تھی شاہ گردون مقام نگاہ کرم آفتاب جہان

ای طرح جب کٹ گئی ہفت ماہ
 لگاتار تہا میں نظم میں اپنا دل
 اوسے فکر میں اور بجانِ طیار
 کہ وہ کر جو ہو بعد نام آوری
 ز بس فارسی نظم ہی بشمار
 مری دلمیں تجویر یہ آگئی
 مضامین خوش چنکی بہر لچبی
 خلاصہ ہوا اور نیک تہنید ہو
 مروج زمانہ میں ہو یہ کلام
 فراموش ہوں داستانِ روع
 مجھی نام کج فکری کج آگئی

طبیعت ہی کچھ ہو چلی رو براہ
 کہ یہ ہو بخا تھی کہیں مضحک
 خیال آگیا دلمیں یہ ناگہان
 لگا دیکھنی حسیلہ حیدر
 دکھاتا تھا باغِ امامت بہار
 الم سے طبیعت جو گہرا گئی
 اسی نظم آرد وین کر لچبی
 خدائی حقیقی کی تائید ہو
 مزاج ہی اسکو پڑیں خاص و عام
 نہ ہو جھوٹ باتوں سی و لکھ فروغ
 کہا دلنی کہہ ہیت حیدری

نہ کچھ ملک کی فکر نہ مال کی
 شب روز بیوش گرد شمعین تھا
 نہ کہا تا تھا کہا نہ پیتا تھا آب
 مری یار روتی تھی اوس حال پر
 کوئی نخلخہ کی سنگھاتا تھا بو
 کوئی ہاتھ سی پاؤں سہلاتا تھا
 پلاتا تھا کیوڑا کوئی گلبدن
 کوئی کہوتا تھا کلام مجید
 نجومی و رمال بی انتہا
 کوئی کہتا تھا میری مشک کشا
 مرشاہ عادل سلامت ہی

نہ تھی کچھ خبر اپنی احوال کی
 فلک شل سر پوش گرد شمعین تھا
 حرارت سی دلی جگر تھا کباب
 جوانی پہ میری سن و سال پر
 دعا مانگتا تھا کوئی با وضو
 کہا نیسی قصی سی بہلاتا تھا
 طلا کی جوارش کوئی سمین تن
 تفارسی لیتا تھا نام مجید
 ہوئی صاحب ملک و مال عطا
 گرہ غم کی کہو لو ملی مدعا
 سلامت رہی با کرامت ہی

مقدّسی اسدِ جہِ ناچار ہوں
 مگر شکر ہی شکر ہی ای خدا
 ہونی جب یہ تالیفِ نکتہ سنج
 طبیعت مری تھی نہایت علیل
 بہت دل آلتا تھا اور رنج تھا
 نہ لگتا تھا دل بوستانِ کبھی
 طبیعت کا بزرگ سامان تھا
 عناصرِ مین تھا اس قدر اختلاف
 نہ کچھ لطف باقی ترانہ مین تھا
 کہانیسی قصّی سی مین بزمِ مزاج
 نہ محسن تھا یا رِجانی کوئی

کہ زنجیرِ غم مین گرفتار ہوں
 ابھی تک ہی حاصل وہی مرتبہ
 تو ہجرِ قسی تھی بارہ سو شصت پنج
 نکلتی تھی بسط کی کچھ سبیل
 کہ کانٹا سا نظر و مین ہر گنج تھا
 نہ گلچین رہا گلستانِ کبھی
 کہ آنکھوں مین صحرا گلستان تھا
 نہ آتا تھا گلشنِ نظر مجھ کو صاف
 نہ نغمہ سراؤنکی گان مین تھا
 مفرّجِ ادا مری اور اختلاف
 نہ کہتا تھا شکوہ کبھی کوئی

مجھی دوستی اسی حاصل نہ تھی
 بچار تہا تہا اسی کشت فقیر
 مقدر نہ سمجھا جہان میں حقیر
 جو طالع ہمارا عیان ہو گیا
 پنچوڑا ذرا مجھ کو تفتدیر
 فقیر کا جبکہ دکھایا بہت
 مقدر کیا تھا جو اللہ نے
 عنایت ہوا جسی تہا احتراز
 مقرر جو تہا وقت وہ آ گیا
 بنامیری زیرِ تسلیم سب دودہ
 خدانی مری شریہ رکھنا یہ بار

طبیعت حکومت پہ مائل نہ تھی
 کہ ہی جاتی دنیا فقط دار و گیر
 نہ دستِ تحسّری چھوٹی لکیر
 وہ سب فقر چوری ہوئی کہو گیا
 دیا ساتھ ہرگز نہ تدبیر
 حکومت سی مونہ کو چھپایا بہت
 لیا نورِ خورشیدی رخِ ماہ نے
 عطا ہو گیا عدل کُنجشک و باز
 پکڑ کر سخت پنچا گیا
 ہوا قبضہ و ملک میں اب دودہ
 مگر دیکھتی اسکا انجام کار

او هر آدل نو جوان سخن
 سن ای میری سرمایه زندگی
 نوشتی کا بهی حشر تک نام هی
 کچه احوال آبا و اجداد کا
 مری اب جو تهی ابن سلطان^{تو}
 خدا انکو بخشی او نهین دی جنان
 او نهین کاپ پر به سر ایا قصور
 زمانه مصنف سی خرم رهی
 جو واجد علی شاه هی میرانام
 غلام حسین و حسن دلسی هون
 به دنیا هی مشهور نخوت سر

وه پیر معان متد روان سخن
 همیشه خدا کو بهی پائندگی
 اس آغاز کانیک انجام هی
 عماد السعادتین بهی هی لکها
 خدا کی قسم اهل ایمان تهی وه
 او وه مین مین مشهور جنت مکان
 سلطان هی مشهور نزدیک و دور
 لقب اسکا سلطان عالم رهی
 تو آخرت تخلص هی ای خوش کلام
 تبار ره پختن دلسی هون
 نهین بلکه کهتی مصیبت سر

گنہ از من و عفو باید ترا	ز خوردان خطا و ز بزرگان عطا
بس آب بخشیدی رب گنہگار مہون	گرفتار زنجیر است را مہون
ہر آغاز بد کا ہوا نجبام نیک	ز مانعین مشہور مہونام نیک
رعایا کا دل مجھسی خورند کہہ	گروہ عدو قلعہ میں بند کہہ
عدالت کی راہ میں دکھا دی، مجھ	لب گور مہون اب بچا دی، مجھ
رعایا دلو میں رہی مجھسی شاد	بہ نیکی ہمیشہ مہون او نکو یاد
مصیبت میں اس قلب کو صبر دے	سرکشت امید پر ابروی
عبادت کرو نہیں تری تاحیات	زکوٰۃ و دعا سچہ صوم و صلوا
کروں بی ضرر سیر و راقمیب	سکندر کی مانند ہوئی نصیب
مراجہ و اقبال صد چند ہو	ہر اک دل محبت سی خورند ہو
سبب تالیف اس کتاب مستطاب کا و بیان مختصر ماعظم عنہ	

تجھی عسلم ہی ای سمیع و بصیر
 ہوئی مجھسی کب ترک صوم و صلوٰۃ
 تو ہی عالمِ غیب ای کبریا
 اگر کیا کروں سخت ناچار ہوں
 کبھی صبح کی اور کبھی شام کی
 نہیں رکھی روزی کئی سال سے
 غمِ جرمِ دل کسکا سہتا نہیں
 خطا بخشدی میری امیری رب
 گنہگار ہوں پیچ کارا ہونین
 اسی بخشدی ای کریم و رحیم
 برآرندہ جملہ حاجات ہے

تری ذات تو ہی عظیم و خیر
 میں ہر سال دیتا ہوں خمس و زکوٰۃ
 نہیں مجھ پہ ہرگز نمازین قضا
 کہ زنجیرِ غم میں گرفتار ہوں
 نمازین قضا ہیں ان ایام کی
 تو واقف ہی ای رب ہی حال سے
 مرض میں تو کچھ ہوش رہتا نہیں
 جو طاقتِ ملیگی ادا ہو گا سب
 خطا ہی عیان آشکارا ہونین
 مسلط ہو مجھ پہ یہ دیورِ جہیم
 شفا بخش عالمِ تری ذات ہے

پئی حشمتِ جعفر پاک دین

پئی موسیٰ کاظم ای بی نیاز

خدا یا بحق امام رضا

خدا یا محمد تقی کی لئی

خدا یا طفیلِ شہِ عسکر

مجھی عقل اور ہوش دی استفاد

خدا یا کریم مہدی دینِ ظہور

ولایتِ ائمہ مجھی دی خدا

مددگار ہوں میری بارہ امام

مجھی صحت اور تندرستی ملی

علاقتی ہوں آشنا زور و شب

علاقتی میری بہری ہر زمین

بنامیری کامونکو ہو کار ساز

عنایت ہو میرا دلی مدعا

خدا یا علی النقی کی لئی

بہ مہدی بروحِ نبی و علی

کہ ہو ہفت تسلیم پیشِ نظر

دکھا دی مری آنکھ کو اونکا نو

جہان میں ہمیشہ بڑھی مرتبا

بحق محمد علیہ السلام

مری قبحِ بنیون کو سستی ملی

حرارتیں ہوں مبتلا زور و شب

کرم مجبه په سبسی زیاده هوا
 مجهی دین احمدین سپید کیا
 کیا شیرستان دایه من خلق
 مجهی پاته او پهانیکلی طاقت هاستی
 سبهای جهانکی نشیب و فراز
 مگر سال بهی من ناچاره یون
 الهی طفیل رسول کبار
 الهی طفیل علی ولی
 الهی بروح بتول هدی
 الهی بروح حسین شهید
 بجاده شه پاک باقر امام

مسلمان مرا باپ دادا هوا
 وه سب دین روشن هویدا کیا
 که وه تر کره خرد سالیمین خلق
 نواله بنا نیکه عادت هاستی
 تو هی هی تو هی خالق بی نیاز
 حمایت کاتجیسی طلبکار هون
 الهی طفیل شه نادر
 الهی بروح وصی و نبی
 الهی طفیل شه محبتی
 پی سید الساجدین ای سعید
 رهون عمر بهر عدل مین نکی نام

<p>سزاوار سرخفی و جلے کہان منقبت اور کہان پیہ زبان کہانتک کروں مح حیدر نہان تری راہ تکتا ہوں مین دیری</p>	<p>علی ہی علی ہی علی ہی علی^۴ علی ہی ید اللہ خوشرو جوان عیان ہی عیان ہی عیان ہی^{عیان} بچایا ہی سلما نکو شیر سی</p>
<p>زمانیسی بندہ جو واقف ہوا قرین جب ہوا مجھسی سن تمیز بطاہر اگر وہ نگہبان تھی تو ہی ای حد امجھکو پالا کیا وہ دی عقل باقی ہی جس سی^{پوش} بشر کو بہا تم سی افضل کیا</p>	<p>منہجات بدرگاہ خالق زمین زمان قاضی حاجا انس و جان تری حُسن عظمت سی خائف ہوا نگہبان رہی میری ساری عزیز بباطن کرم تیری ہر آن تھی دو بالاتن و تدو بالاکیا عنایت کنی دست و پاچشم و گوش کہ اشرف کیا جز اول کیا</p>

منتقبت حضرت ولایت مرتبت مطهر عجل علی ابن ابیطالب

بس اب منتقبت لازم دین سمجھہ

علی سی ملا جو علی ہی علی

علی شیر حق ہی علی شاہ حق

علی اسم علی سی مشتق ہوا

جو عقل گران مایہ کی اسمین صرف

اشارہ ثلاثہ یہ لعنت کا ہی

یہ ثابت ہی ایامی عین علی

ابو بکر و عثمان و غاصب عمر

علی ولی شاہ خیر شا

علی مالک خانہ احمدی

یہی گردش چرخ آئین سمجھہ

وہ شیر خدا ابن عسم نبی

علی مہر حق ہی علی ماہ حق

یہ نام علی حق ہوا

تو لفظ علی میں ملی تین حروف

علی یہ یقین صاف بیعت کا ہے

عمرنی بگاڑی رو پیروی

تبری کی قابل ہیں ای فی نہر

علی ابن عسم رسول خدا

علی وارث و ابن عسم نبی

<p>سعادت ہی تعریفِ احمد کروں ملی صفحہ صبح شب کی ورق نہو تا قیامت و جب بھی تلم بہم تختہ و تخت شاہی کی ہو نہ کافی پی مدحت پاک ہو مجالِ تسلیم نعتِ احمد کہان کہ اوس شاہ کی عرش تک ہی اوس کی تو فرمانین ہیں ماہِ مہر نقطہ حمدِ ہجائی ای خوش سیر احدی ملا ہی شہِ خوش خصال محمد سی حمد آبرو پا نیگے</p>	<p>مناسب ہی نعت محمد کروں سیاہی سفیدی کی ہوں رنگ پڑ ہائیں ملک نعت خیر الانام بہم سات دریا سیاہی کی ہوں اگر صفحہ ہفت انداک ہو یہ بڑ ہجائی گہٹجائیں ہفت آسمان اک ونا سا یہ رتبہ شاہ ہی اوس کی تو تابع ہیں ساتون سپہر جد اہو الف اسم احمد سی گر الف کی جدائی ہی حدیہ دال نقطہ حمد ہی حمدِ ہجائی نیگے</p>
---	---

توی تن کوئی اور کوئی نازنین

کوئی کوہ تن اور کوئی مہ چین

کوئی صاحبِ علم و فہم و ذکا

کوئی مالکِ تخت و تاج و لوا

کوئی مہر تن اور کوئی ماہرو

کوئی بیدار اور کوئی خوش گلو

کوئی عابد و زاہد و نیک بخت

کوئی دزد و خونیر اور کوئی سخت

کوئی شاد اور کوئی غمگین ہے

یہ ہی رسمِ دنیا یہ آئین ہے

وہی خالقِ نور و طلبات ہی

بڑی کنہ او سلی بڑی ذات ہی

وہ اوّل ہی ہی اور آخر ہی ہے

وہ باطن ہی ہی اور ظاہر ہی ہے

حکیم و علیم و حلیم و تدبیر

وود و ورو و و غفور و رحیم

علی و عظیم و سمیع و بصیر

کریم و عزیز و جلیل و خبیر

کہا تک کروں حمد رب العباد

بڑی دین و ایمانِ محدثِ یار

نعت جنابِ سالتماب سید عالم اشرفِ اولادِ آدم محمد

فرشتہ وہ ہی مثل انگشت ز
 اوس آواز سی خوف کوئی ہیں سب
 خدائی کہا کن ہوئی آشکار
 کہیں بہت پیدا کنی شور و شہت
 عجب و سنی پیدا کنی نازنین
 کوئی ماہ پیکر کوئی زشت رہ
 کوئی سانولا اور کوئی لہو رنگ
 کوئی چنپی اور کوئی گندمی
 کوئی نیکدامن کوئی زشت بخت
 کوئی مرد خوش رو کوئی نیک دل
 علالت میں کوئی کوئی تندست

خفا ہوتا ہی وہ ملک ابر پر
 وہی رعد ہی جس سی ڈرتی ہیں سب
 زمین آسمان نجم و کوہ و بحار
 کہیں دیو ظاہر کئی ہیں درشت
 کوئی خوبصورت کوئی بقرین
 کوئی نیکو اور کوئی تند خو
 کوئی سرخرو اور کوئی قوم رنگ
 بہشتی کوئی دوزخی ہی کوئی
 کوئی موم دل و کوئی سنگ سخت
 ہر اک کو دیا اک نیا پیر ہیں
 کوئی تیز چالاک و کوئی مست

بے نظیر غنایات اللغات
 بی بی سہیل

ہر اک پھول اوسنی ترا عجیب
 نہ ساکن نہ مسکن ہی گہرین
 بنایا ہی بی پایہ ہر آسمان
 فلک سی فلک تک اگر ہو گئے
 ہر اک چرخ کا جسم ہی اس قدر
 اوڑھی آدمی پانچ سو سال
 فلک پر ملک اوسنی پیدا
 کہیں بحر موج و ذخار ہی
 جو سنتی ہیں سامع گرجنی کی دھوم
 تڑپتی ہی اور تیز ہوتی ہی برق
 یہ مشہور ہی اک فرشتہ ہی سعد

شجر ہی بنائی عجیب و غریب
 نہ الی طرح آبر و ہر کہیں
 مدور رخ بیضہ طائران
 نہو پانچ سو سال تک طئی و گہر
 فلک ایک اک ایسا ہی گندہ
 نہ پائی پر اوس چرخ کا حال
 ستاری ہی اوسپر ہوید اکنی
 کہیں ابر و برق شر بار ہی
 جو ہوں ہی باد لکی بجنی کی دھوم
 چھپا ہوتا ہی ابر سی غربت شر
 فرشتوں کہتی ہیں سب اوسکو

وہی خالقِ خاک و آب و ہوا

وہی خالقِ آتش و دود و نور

وہی خالقِ مور و مار و گس

وہی خالقِ سرخ و سفید و گل

وہی خالقِ عشق و محبت و حسین

وہی خالقِ ارض و آفاق و کواکب

وہی خالقِ نخل و خجریں

وہی خالقِ برق و آتش و سحاب

وہی خالقِ نور و ضیائی

وہی خالقِ صورت و گراں و فیل

جو خواہش ہوئی سامنی مہر دیا

وہی خالقِ برگ و بار و دوا

وہی خالقِ روح و غلمان و خور

وہی خالقِ ہم و غم و دا و رس

وہی خالقِ معدنِ جزو و کل

وہی خالقِ جلوہ و مہ جبین

وہی خالقِ خوب و زشت و شکوہ

وہی خالقِ ہر طوطی و خوش سخن

وہی خالقِ مرد و زن و شیخ و شہ

وہی خالقِ شمس و صفائی قمر

وہی خالقِ قلزم و رود نیل

نیا رنگ پہو کو نین بہر بہر دیا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

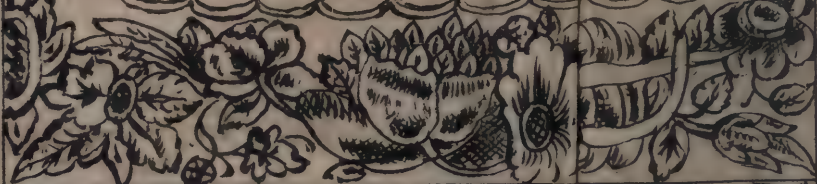


محمد حضرت کردگار عز اسمہ

شروع سخن صاف ہی محمدی	دور لعل بن صاف ہی محمدی
خداوند دنیا و دین و زمین	ضیاء بند دنیا و دین و زمین
وہی خالق عرش و مہ و سپہر	وہی خالق اختر و روئی و مہر
وہی خالق شمس و افلاک و طور	وہی خالق جن و انس و طینور

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ط

الحمد لله والمنتهى كتاب الاجواب لاصنيفات حضرت سلطان عالم



و شهر رمضان المبارک ۹۲۰ ھجری بداری الحکومت کلکتہ

در مطبع سلطان اہتمام رئیس الدولہ زیو طبع آراست

Shāh, Vājīd 'Alī

Haibat-i Haydarī

PK

2198

S43H3

1875



PK
2198
S43H3
1875

Shah, Vajid 'Ali
Haibat-i Haydari

PLEASE DO NOT REMOVE
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY
